بہ فیض خالق زمن و زمان فضل ربانی مکین و مکان

نسخہ صحت یافتہ نظر ثانی مصنف نظامی مرتبت منشی شنکر دیال فرحت مسمیٰ بہ

پریم ساگر

بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے سد باب قصد طبع اور ارباب مطابع کے

مطبع منشی نولکشور میں مطبوع [illegible] چھاپا ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس حال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مذہبی اہل ہند زبان اردو و نظم و نثر بخط فارسی و کتب زبان بھاکھا خط فارسی نظم و کتب فقہ جانب نثر و نظم اردو ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھاوین —

کتب مذہبی اہل ہند زبان اردو و نظم و نثر بخط فارسی

اردو نظم

کاشی استت منظوم — یہ نظم دلکش حالات سری کاشی جی تصنیف منشی چھیمن لال صاحب تخلص آفرین سے —

رامائن فرحت — منشی شنکر دیال صاحب لکھنوی فرحت تخلص کی تصنیف ہے مع تصاویر عمدہ ہے —

ادمان پت دیپکا — اردو مصنفہ منشی لالجی کاکوروی —

سدامان چرتر — منشی گردھاری لال صاحب کی تصنیف ہے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے اس مین حال سدامان چرتر کا لکھا ہے

ایضاً خرد — موسوم بہ منظومہ فرخ —

سدامان چرتر — مولفہ جگناتھ سہاے —

پوتھی ست نام نظم — منشی جے کرن صاحب کی تصنیف ہے —

مثنوی چتر گوپت تصنیف منشی جگناتھ خوشتر

شیو پران خرد منظوم تصنیف منشی شنکر دیال فرحت

گنیش پران نظم ایضاً سری گنیش جی کی [illegible] ہے —

بھاگوت منظوم تصنیف منشی جگناتھ صاحب خوشتر

رامائن خوشتر کئی مرتبہ طبع مین چھاپی گئی —

پہلاد چرتر سری پہلاد جی کی کتھا کا بیان ہے مصنفہ منشی رام سہاے صاحب تخلص تمنا —

پریم ساگر نظم — مصنفہ منشی شنکر دیال صاحب فرحت تخلص —

اکادشی مہاتم کتھا اکادشی جی کی مطبوعہ مطبع ثمر ہند

مہابھارت اردو نظم یہ کتاب تالیف و تصنیف منشی ہلوطا رام مرحوم متوفی تخلص تابان ہے —

جانکی بجے نظم ایضاً سری جانکی جی کی حالات مین

سیتا سومبر نظم اردو تصنیف بابو گوبر نرائن —

اننت کتھا اردو منشی رام لال کی تصنیف ہے —

ادھیاتم رامائن از منشی شنکر دیال فرحت تخلص

کتھا ستنرائن مسمی بہ دافع عذاب —

ایضاً مصنفہ لالہ جگناتھ سہاے —

گیتا مہاتم و گنیش چترتھ منظوم —

سنکٹ چالیسی از منشی شنکر دیال فرحت —

سورج پران اردو منظوم معروف و مشہور کتاب نادر ہے

گجیندر مکٹ مصنفہ جگناتھ صاحب

اردو نثر

بہار بندرابن — سری مہاراجہ سچتانند سروپ بری بندرابن جی اچارج کی عمدہ تصنیفات سے ہے —

ثمر بہار بندرابن مصنفہ سری صحیاراج بندرابن جی اچارج نتیجہ بہار بندرابن جو بطور لکچر کے فرمایا —

مجموعہ مدن ملکھہ جیتا تصنیف لالجی کاکوروی —

کاشف دقایق مذہب ہند — تصنیف حکیم نکھن لال صاحب —

بفیض خالق زمین و زمان و فضل بانی مکین و مکان

نسخه صحت یافته نظر ثانی مصنف نظامی مرتبه منشی شنکر دیال فرحت مسمّی به

[illegible]

بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے سد باب قصد طبع اور ارباب مطابع کے

مطبع منشی نولکشور میں مطبوع اہالی جہان ہوا



سری گنیش آی نہ

ہری ہر روش سی ہو شاخ قلم
نئی گل کھلائی پھیلے ہر دم
قلم اپنا گلدستۂ گل ہے
زباں اپنی منقار بلبل ہے

ہر اک مصرعہ شعر ہو نخل نور
روش کی روش ہو بہ مین سطور
مر اتختۂ کاغذ زر فشان
ہی تختۂ غیرت گلستان

بہار مضامین برجستہ ہو
عیان سو بہ از سر بستہ ہو
جسے رنگ مضمون آراستہ
ہر اک مصرعہ ہو سرو نوخاستہ

ہر اک نقطہ ہو خال روئی نگار
چھپی مردم چشم دنبالہ دار
فدا دائرون پر ہون چشم و قد
وہ مد ہو جو مردم کو مد نظر

وہ مرکز جو ہو مرکز چشم جان
وہ نقطہ جو ہو تحفۂ تختۂ دل
کشش کھینچ لی عقل و حد سے گزر
اور ہی رنگ از رنگ نقاش چین

ہی چرخ چارم زمین سخن
چمک جائی نقش نگین سخن
نہ حرف آسکے معنی و حرف پر
شفق ہو فدا رنگ شنجرف پر

بظاہر مزے دیدہ و دل کھلیں
جو باطن کی اسرار کامل کھلیں
مر اسینہ صاف بی کینہ ہو
ہر آئینہ مانند آئینہ ہو

جانا راجہ پریچھت حاکم ہستناپور کا صحرا مین شکار کیواسطی اور ملاقات ہونا کلجگ سی

ہوئی گردش چرخ جب نظر سی نہاں
ہوا دورہ گردش آسمان
شہ پاند فرماروای عظیم
ہوئی مبتلائی بلای عظیم

وہ سوئی حمالہ جو راہی ہوئی
پریچھت سرفراز شاہی ہوئی
سپہدار و سر حلقۂ خسروان
خلیق و لئیق و فصیح البیان

نہ تھا دور مین اوسکی نام گزند
ہی شیر بی دایۂ گوسفند
جما عدل کا چار پایو مین نگ
پلنگ غزالان تھی حرم پلنگ

جو بستی مین ہی بند و بستی نہتی
تو ویرانئی خلق بستی نہتی
کسی دن بہ رنگ صبا بہر گشت
پریچھت ہوئی رونق آرای دشت

نہ دما دہ اک جفت گاو سفید
گریزان تھی آشفتہ و نا امید
پس گاو اک مردم تیز دست
سیہ مست تھا صورت چشم مست

کہا شہ نی تجھکو نہین کچھ خطر
یہ ہی دور شاہنشہ بحر و بر
صدا دی اگر تشنہ ہیچ کاٹ
اوتارون اسی آب خنجر کا گھاٹ

کہا اوسنے کلجگ مرا نام ہی / مری آمد اک شہرہ عام ہی
مگر ہر زمانے مین ای شہریار / قدم کمٹ گئی چار ناچار چار
بس اب تن وہ یارو قائم نہین / مجھے طاقت استقامت نہین
کہا مرنی مجھکو ہوا امن جان / عطا ہوئی استقامت مکان
یہ تفصیل تو ان تہا مو نہین رہ / یہین مشتغل اپنی کامو نہین رہ
جو فرق پریچھت پہ تہا تاج زر / جگہ پائی کلجگ نے بالائی سر
گئی قرب تو مس رکہند ہی ہم / جو مشغول طاعت تہی بیخوف و غم
بنہا اوسکی گردن مین زنار وار / گیا گہر کو سلطان دہی ہتدار

کہا گاؤ نے دھرم ہی میرا نام / مری شان زدہ پاتچھے بہر حرام
ہوئی مادہ آمادہ گفتگو / زمین ہون مین ای شاہ فرخندہ خو
سنی جب یہہ کیفیت شور و شر / تو کہینچے پریچھت نی تیغ دو سر
کہا بیسوا خون و قتل بشر / قمار و جی و دزدی و کذب و زر
ئی زر مگر شرط ہی تجہسے ایک / نہو لائق مصرف کار نیک
کسی دن ہوئی شست مین شہ کو پیاس / اوڑا طائر عقل و ہوش و حواس
نظر مار مردہ پڑا ایک سو / بنایا اوسے رکہہ کا طوق گلو
پسر اوکی تشنگی رکہہ نامور / لب گوشکی پر جو تہی جلوہ گر

شب پہ راجہ پریچھت کا شکارگاہ کو جانا اور ملنا کلجگ کا دیہی آزار ہوتی ہوئی دھرم اور زمین شکل گاو



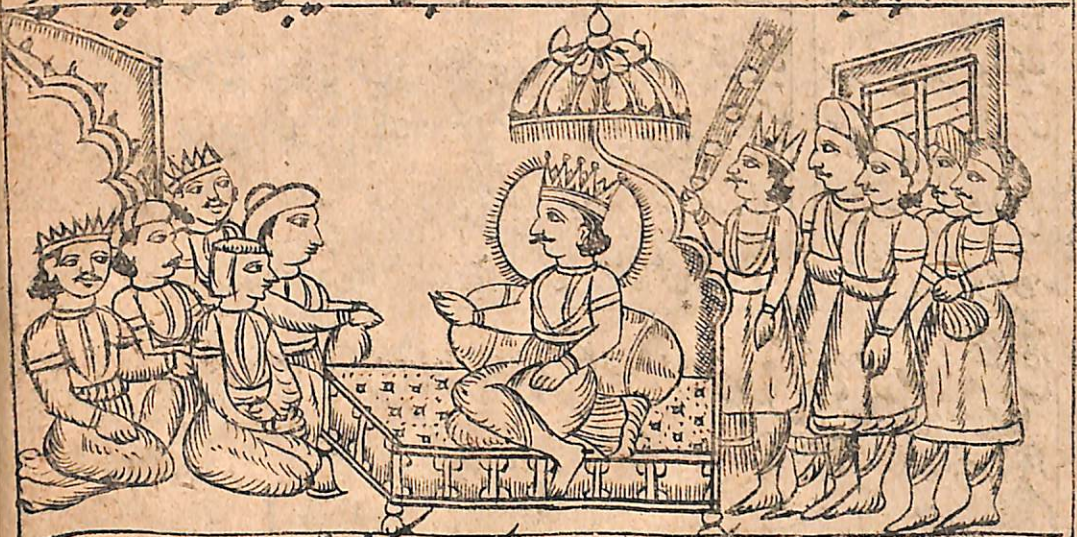
کسی نے کہا دیکہیے اک نگاہ / گلوئی پدر مین ہی مار سیاہ
یہی مار خونخوار کاٹی اوسے / زبان اجل جا کی چاٹی اوسے
کیا رکہہ نی آئینہ دل مین غور / تو سمجہے کہ آیا ہی کلجگ کا دور
کسی سے کہا شہ کو کر دو خبر / ترے حق مین ہی بد دعا ہی پسر
دیا جنمجی کو وہ تاج و سریر / لب گنگ بیٹہا بشکل فقیر
کہا تا ابد زندگانی نہین / بری ہو یہ وہ دار فانی نہین
نہ کر اپنی کچہہ زندگانی کا غم / کہ درپیش ہی سبکو راہ عدم
اوٹہی سب وہ نیک اختر باکمال / جہکی سامنی اونکی مثل ہلال
کہ واقف ہین ہر عبادتی یہ / مغزز ہین روز ولادت سی یہ

کہا رکہہ نی مجہکو دیا جسنے سوز / فنا ہو بس از عرصہ ہفت روز
گئی دست بستہ حضور پدر / کہا قصہ بد عا سر بسر
کہا شہ نہین اسمین تقصیروار / کہ ہے تاج پر اوسکے کلجگ سوار
سنا الغرض جب پریچھت نی حال / ہوا غرق دریائی رنج و ملال
بنشست و بر آشفت و نا دو پیاک / گئی پاس الفت سے سلطان کے پاک
بشر ہیچ ہے با وجود وجود / کری گر نہ سر سے ادائی سجود
اودہر گفتگو تہی یہ باہم گر / ہوئی آ کی سکہدیو جی جلوہ گر
رکہو سے پریچھت نی پوچہا جب / تو بولی وہ از راہ آداب ادب
نہین جسکو خواہش نہین خواہش زن نہیں / پسند آئی عریانی تن اوسکو

لگا کہنے شاہنشہ نیک ذات
کہ دکھلائے مجھکو راہ نجات
کہا رکہہ نے اب کلمہ پنڈتن
سری بھاگوت کی سب اسکند تن

سنائی غرض شہ کو سگند نو ۹
کہ دی شعلہ آرزو جس سے لو
کہا پھر کہ ای سرور ارجمند
سنو حال اوتاری کشن چند

بیٹھنا راجہ پریچھت کا اور سُننا بھاگوت کا زبانی سکھدیوجی کی لب دریا پر سات دن تک



ادھیائے پہلا بیان راجہ اوگرسین حاکم شہر متھرا کا

کوئی شہر متھرا مین تھا تاجور
شہ اوگرسین اہل علم و ہنر

جہاندیدہ و گرم سرد آزما
جوانمرد و مرد نبرد آزما

محل مین تھی اک بانوی سبزہ فام
گل باغ خوبی پونریکہ نام

پئے دید کیفیت سبزہ زار
گئی سوئے صحرا وہ رشک بہار

ہوئی اپنے ہمصحبتون سے جدا
لگی پھرنی ہر سو برنگ صبا

وہان ایک ہستا تھا دیوی جبر
ہوا دل مین مشتاق ہمبستری

بدل کر غرض صورت شہریار
کیا عزم بالجزم بوس و کنار

وہ کہنے لگی پھر کر اک آہ سرد
نہین دونکو صحبت روا ہمرد

مگر چشم دل ہوگئی تھی جو کور
تو آغوش مین اوسکو کھینچا بزور

مبدل کیا اوسنے اصلی جو رنگ
وہ گل غنچہ سان ہوگئی جی مین تنگ

ہوئی زن جو آمادۂ بد دعا
تو بولا وہ خجلت سی گردن جھکا

کہ مین کال نیم اگی مشہور تھا
کہ ابش سے ایسا مغرور تھا

پر اب مشتہر در ملک نام ہے
مری طاقت اک شہرۂ عام ہے

پسر تیرا ہوگا شہ نامور
سپہدار و فرمان دہ بحر و بر

گئی باری وہ ہمنشینونکے پاس
مگر مضطرب و ششدر و بدحواس

یہ پہل پایا جس سے ہو ہمکنار
وہ رشک سہی ہوگئی باردار

پہلا جب کہ سلطان کا نخل امید
تو تھرائی گا وہ مین مثل بید

گر چھپاتا تھا یا دل تڑپتی تھی برق
زمین ہوگئی آب طوفان مین غرق

ہوا کنس جب رفتہ رفتہ جوان
ادب سی جھکی گردن آسمان

چڑھا جا کے دیو جراسندہ پر
کیا زور بازو سے زیر و زبر

جو تھین اوسکی دو دختر اہل وقار
ہوئین تابع حکم و خدمت گذار

ٹڑا دل مین اندیشۂ شور و شر
چڑھا لشکر راجہ اندر پر

یہ تجویز وزرا سے گردن فراز
ارادے سے باز آگیا حیلہ باز

بیدہ کو دیا صدمۂ قید سخت
ہوا کنس خود رونق آرای تخت

زبس تھا کل تیز دستی ہوا
رعیت ہوئی غرق بحر ملال
زمین جب ہوئی غرقہ بحر یاس
دعا کی یہ با عرض احوال غم
بڑہائینگی ہم رتبہ جسم خاک
بندہی گا جو سر رشتہ بند و بست
گئی الغرض کرکے فکر مآل
کہ سیتا ہون رکمن بنین کشن رام

فقط مذہب خود پرستی ہوا
یہی شعر سعدی ہوا حسب حال
گئی اندر برہما سدا شیو کی پاس
کرم ہو کرم ہو کرم ہو کرم
مجسم یہ ہو جائیگی روح پاک
سر سرکشان ہونگی عالم مین پست
بنی سب وجد سنتی گوال و بال
وہ لچھمن ہوئن بلبہدر عالی مقام

جو ہم چشم تہی صاحب و وزر
چو خواہد کہ ویران کند عالمی
وہ سب مشورہ کرکے باہم دگر
غرض آئی ساگر سی آواز غیب
کوئی کشن اوتار ہوگا نمود
یہ کہہ من جو ہین خاوند جناب
وہ ذات نرنکار وحدت پرست
سری بہرت جی جا کی ہین پرپن

گئی مثل مژگان کی زیر و زبر
نہ مد ملک ور پنجہ ظالمی
ہوئی چہیر ساگر کو گرم سفر
کہلا پر محل پردہ راز غیب
سنا ادار آداب و داب سجود
اب اوتار گوکل مین لین شتاب
ہوئی پھر یون آمادہ بندوبست
وہ انند و مشہور ہون سترہن

ادہیای دوسرا بیاہ جانا دیوکی خواہر کنس کا بسدیو جی کی ساتھ اور سننا آکاش بانی یعنی الہام غیب

کوئی شہ کی تھی دیوکی دخت عم
شہ سورسین ایک تھی باوقار
عیان قدرت آسمانی ہوئی
کری یکقلم تاخت تاراج اج
کہا آکی بسدیو جی نی کہ شاہ
یہ بی عقد نائی کر اوسکی ساتھ
درون برون دیو جب وارش پیشتر
کہا شہ نی لیجائی اوسکو گہر
زمین پر اوسی کھینچ دکھلائی خط
رکہیں ستر لشکر اٹھاسی ہزار
سری کشن جی کا بہی ہوگا ظہور
کیا اسطرح خون ناحق چہ بار

چہوئی خود جیا جسکی جہنگر قدم
پسر او کی بسدیو دی قتدار
پی کنس آکاش بانی ہوئی
ترا دم ہدم سر ہو محتاج تاج
ہلی خوان ہمشیرہ بیگناہ
پسر آکی ہوگا تجہی ہاتہون ہاتہ
مقر کئی مردم کفر کیش
کہ ہی طفل ہشتم سی خوف و خطر
وہی آٹہ تعداد مین آئی خط
ہوئی آکی گوکل مین مین شکار
جو ہین قلزم فیض و دریای نور
ہوا صاف ششدر دل روزگار

جوان جبکہ وہ شاہزادی ہوئی
بہن تہی جو اوس دیو کی دیوکی
فنا ہشتم اولاد خواہر کری
وہین کھینچکر اوسنی شمشیر کو
روا مذہب خود پسندی نہین
سنی کنس نے جب یہ کلمات پند
ہوا جب عیان مہر برج حمل
اوسیدن سو نارد اہل فن
کہا غافل و بی خطر تم نہ ہو
جو آئی نہتی وہم و ادراک مین
غرض شہ نی جہنجہلا کی بار السیر
ہوا اسکو بہی انتظار امید

تو پہر فکر تجویز شادی ہوئی
ہوئی باہم عقد بسدیو کی
سب اسرار مخفی کو ظاہر کری
ارادہ کیا قتل ہمشیر کو
یہ اندیشہ عقل مندی نہین
کیا صاف دونون کو محبوس زار
محل سی اوسی لا دیا پر محل
گئی قرب ہر حلقہ انجمن
کہ شاید یہی طفل ہشتم نہ ہو
وہ آئی ہین اب قالب خاک مین
کیا خون عصیان مین اپنی سنگوتر
پہلی ہفتمین بار بار امید

ادہیای تیسرا قتل ہونا چہ بیٹونکا اور جانا روہنی کا نند گہر مین اور ظہور فرمانا سری بلدیو جی کا

دیا دل نی یہ مشورہ کنس کو
سنا جب یہ تو ہم جیا بنس کو
بحکم شہنشاہ عالی وقار
روانہ ہوا لشکر بے شمار

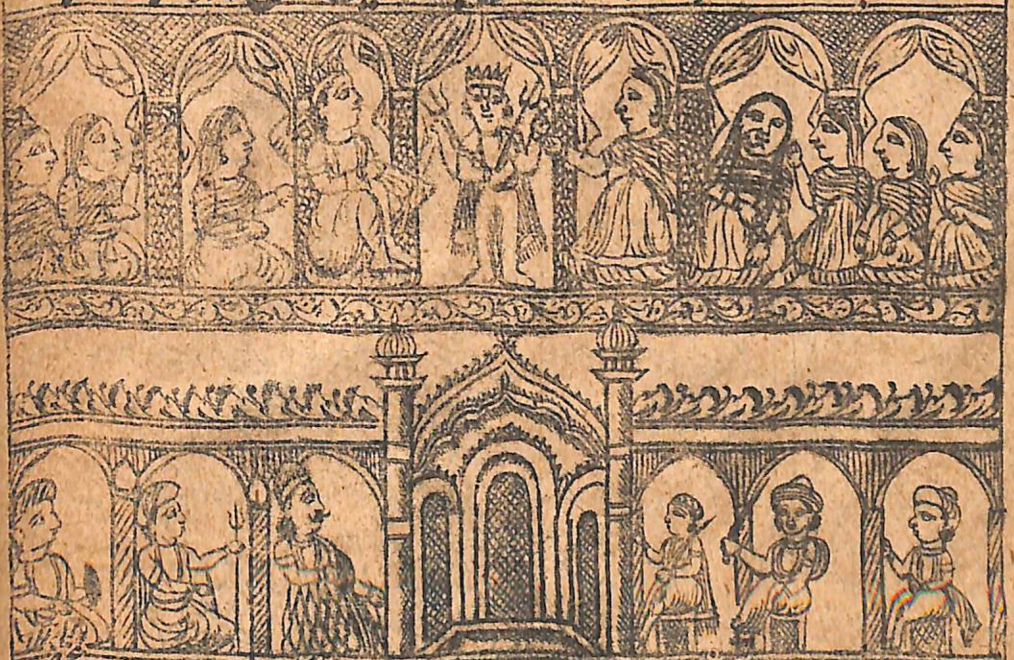
گئی سیکڑوں غرق نا ہی خون
ہوا قید جب شوہر نامدار
امید ہر تازہ قدرت ہویدا ہوئے
گرو پہلوئی روہنی مین نہان
وہ مایا جو نور گرانمایہ ستے
کہ نور نظر گو جدا تم سی ہے
غرض پہلے بلدیو کا شل نور
کسی شب ہوا قید یونکو یہ خواب
کھلے دفعۃً چشم پر انتظار

قمر تیا تہا جلی ساگر دون دون
سوی برج لی اوسنی راہ فرار
کہ اک شکل مایا کی پیدا ہوئی
رہی صوت دل وہ آرام جان
قمر طلعت و آسمان پایہ تہی
ولیکن نہان چشم مردم سی ہی
ہوا خانۂ روہنی مین ظہور
کرو تم ہم آ کی لین گر شتاب
ہوئی محو حیرت وہ آئینہ وار
ہوئی قول و اقرار باہمد گر

زن روہنی اک نالو کا تہی
جگہ اوسکو دی نند نی اپنی گہر
کہا دیوکی کی شکم سے پسر
نمایاں ہو بطن جسومت سی تو
کیا اوسنے تعمیل ارشاد سب
کہا شہ سی جسدیو نی ہو ملول
ہوئی پہر جو یان بار ہشتم امید
تمہین دینگے اب نقد آرام ہم
نہانی گئی دیوکی ایک سر روند
بدل لین گی آپس مین بخت جگر

جو بسدیو کی زوج ہشیار تہی
کہا دیسی آنکہون مین شل نظر
اوڑا صورت بوئی گل جلد تر
شگفتہ ہوتا گلشن آرزو
دیا خواب بسدیو کو ایک شب
کہ کہلایا باد مخالف سی پہول
لگی دیوتا پہر سنے خوش ہوکی ہید
کرینگی کرم بخشنی عام ہم
ملی نند کی بانو دلفروز

اودہیا ئی جو تہا ظہور فرما ماہیری کرشن جی کا درمیان مجلس کے اور سوجانا سب دربانون کا



چلی بار ہشتم جو باد بہار
وہ تاریخ ہشتم وہ ابر بہار
گئی تا کمر زلف لیلائی شب
لیے ہاتہ مین خشنکہ و جگر و گدا

تو پہر نخل امید مین آیا بار
وہ کیفیت سوہم خوش گوار
ہوئی کشن جی ذوق آرائی شب
بدم وہ جو مرغوب شاہ و گدا

عجب بہادوں کی تاریک شب
فلک سی ملک گلفشانی مین تہے
وہ ذات مقدس ہی عجب ہے
سراپائی الطاف و جود و کرم

عیان جلوہ برق تابان
بجوش طرب نغمہ خوانی مین تہے
نمایان ہوئی پردہ غیب سے
قدم سی عیان جسکے نور قدم

ہوئی محو حیرت وہ مادر پدر
محافظ جو تھے سو گئے مثل بخت
کہاں آج نند و جسومت کی گھر
پس از عرصۂ چند آئیں گی ہم
لب بحر پہونچی جو وہ اہل فن
گھٹا جھوکی پائی سیر کشن چند
وہاں چھوڑ کر اپنا نور نظر
ہوئی بند در صورت چشم وا

قدم پر گری صورت شہک تر
کٹی اونکی پاؤنکی زنجیر سخت
تولد ہوئی دخت فرخ سیر
تماشائی قدرت دکہائیں گے ہم
بڑہا پائی بوسی کو آب جمن
ہوا اصاف دریا وہ کوزہ مین بند
پھری گھر کو در پردہ با چشم تر
پڑی پاؤن منت سی زنجیر پا

تہنا کر گے بعد از دم چند وہ
جو در بند تھی شل چشم خمار
ہمین دیکی دختر کو لاؤ یہان
پڑا جب وہ گفتگو گوش مین
ہوئی جبکہ بسدیو جی محو یاس
گئی نند کے گھر بصد پیچ و تاب
وہ مایا جو تھی دختر لاجواب
ادھی خواب غفلت اٹھی پاسبان

ہوئی دام الفت مین پابند وہ
کھلے صورت دیدۂ انتظار
کہ ہو ہمکو راحت تمہین اس جان
چلی مثل دل لیکی آغوش مین
قدم سر نے لٹکا دیے پہر اسے
جو دیکھا جسومت کو سرگرم خواب
اوسی لیکی آئی بصد اضطراب
شہنشہ کو دی سب نے جا کر خبر

ادہیای پانچوان برہم ہو کر جانا کنس کا طرف محبس کے اور پٹکنا لڑکی کو پتھر پر اور سننا آواز غیبت کا

خبر سنکے سلطان ہوا بیقرار
تڑپ مین یہ بجلی سی تہا او سمین شرق
ہوا سنکے حیران و دلگیر وہ
دیا حکم پہر شہ نی با صد ملال

گیا سوی محبس بصد انتشار
اوٹھی سر سی پا لا بصد رق و برق
رہا دم بخود تن پہ تقدیر رہ
کرو قتل جد بستی گوال بال
چلی موج شاہی تجسس کنان

نظر آئی جب دختر سبزہ رنگ
کہا لو کا مل ہو پیدا ہوا
کیا قید یون کو رہا جلد تر
رکھی تیشہ منشیر بر ہمن فقیر
ہوئی دم میں آفت زمین و زمان

تو پٹکی ستمگر نے بالائی سنگ
ترا قاتل اسی کنس پیدا ہوا
پہ منت دیا خلعت و سیم و زر
کرو سبکو دام بلا مین اسیر

ادہیای چھٹوان بیان مین جانی نند کی کنس سی ملاقات کو

ادہر جب سری کشن والا گہر
ہوا گہر وہ ہم پایۂ لامکان
یہ ہی کشن اوتار جو تس سروپ
جسومت نی صدقی کیا سیم و زر
لیے شکر و شیر و خیرات و قند
کنار جمن آکی بسدیو جی
کسی دیونی کی رسائی نہو

ہوئی خانۂ نند مین جلوہ گر
زمین کو ملا رتبۂ آسمان
جناب نر نکار جو تس سروپ
دی نند نے خلعت پر گہر
گئی گوال متہرا کو ہمراہ نند
ملی گوال بالون سی با صد خوشی
کوئی بیچ پر آفت آئی نہو

زمانہ مین نور آشکارا ہوا
لگی کہنے انجم شناسان نیک
وہیون کو پابند خواری کری
کئی روز تک وان ہی اترے ہام
وہ تحفی کئی پیش کش حا کی سب
کہا شہ کو ہی دل مین خوف و خطر
ہوا اسکو اندیشۂ خوف و بیم

جسومت کی پتلی کا تارا ہوا
کہ ہے وسعت دو جہان مین اکیلا
غریبونکی مطلب بر آئی کری
جما جشن عشرت مچی دہوم دہام
ہوئی کنس مفسد سی خود طلب
لہذا دیا حکم قتل لپسر
چلی سوئی گلشن زرنگ نسیم

ادہیای ساتوان مارا جانا پوتنا دیونی کا سری کرشن جی کی ہاتھہ سی

کوئی دیونی پوتنا نام تھی
سراپا ہوئی شعلۂ نور وہ

سیہ شکل زلف سیہ فام تھی
ہی مشک سی شکل کافور وہ

شب تار سی گم تھی رو سیاہ
بلا کا وہ قامت قیامت کی چال

سحر بن گئی حسب تجویز شاہ
کری دل کو شل حسنا پائمال

لا بر لاد اوسنے پیتا نہیں ہم
گئی نند کی گھر مین بخوف و غم
جسومت کو تھی کثرت کار و بار
اکیلے تھی شی کشن عالی وقار

پسر کو لیا اوسنی آغوش مین
بلانی لگی شیر تر جوش مین
دبایا مگر اوسنی اس قہر سی
کہ بھاگی وہ خود رتبہ شہر سی

اسی کشمکش مین ہوا دم تمام
زمین پر گری مچگیا شور عام
رعیت جو تھی غرقہ بحر یاس
ہوئی جمع مانند بیہوش و ہواس

سری کشن تھی دیوتی پر سوار
اوٹھایا جسودا نی بی اختیار
تصدق بہت لعل و گوہر کیے
در اشک سر پر نچھاور کیے

اوسی شہر متھرا مین آئی جو نند
کیا شکر صحت ہوئی شادمند
غرض پوتنا ہو چکی جب ہلاک
جلا کر گیا گوال بالون نی خاک

اوٹھی مشک عنبر تن اوس سی بو
نکلتی ہی جسطرح گلشن سی بو
پریچھت نی پوچھا رکھی پاک سی
اوڑی کیون وہ بو قالب خاک سی

کہا کشن کی مہربانی ہوئی
جو وہ دست اقدس سی فانی ہوئی
ہوئی غرق رحمت بڑہی آبرو
برنگ گلستان اوڑی اوس سی بو

ادھیائی آٹھوان مارا جانا اجہسو کا برج مین

غرض نور جب بست و ہفتم ہوا
بپا شور رقص و ترنم ہوا
ہوئی جمع باشندہ شہر سب
ہوئی میہمان انکی حسب طلب

سری نند جی نی ملاقات کی
ادا سب سی رسم مدارات کی
عنایت کیا سر زمین کو زر
عزیزان کو پیراہن پر گہر

جو تھی کثرت کار و بار طرب
جسودا تھی محو بہار طرب
قضارا کوئی راچھسن خروشان
ہوا بر اوسا صورت غم خوشان

نظر آئی شی کشن عالی تبار
جو تھی نیب گہوارہ خوشگوار
عوایہ شکستہ پڑا تھا وہان
ہوا بیٹھکر اوسپہ سرگرم کین

جٹی ہر نی اک پا مردی سی لات
فنا ہو گیا راچھس بد صفات
گرا کر کی غل مثل شور نشور
طرف گل کی ہو گئی چور چور

جسودا بھی جھٹ اوٹھکین متصل
پسر کو بغل مین لیا مثل دل
سنو ماجرا جسم کی اک واردات
کہ آیا کوئی راچھس بد صفات

بس تھا شریر نابکار وہ
بنا آگی تشکل بو تیار وہ
سمجھتے تھی کشن اوسکی ہمت کو پست
بو تیار کشتن بود پر بدست

مگر دور اندیشی و ہوش سے
اوتر آئی ہر کی آغوش سے
مچا شور و غل چھا گیا ابر تار
اوٹھا ایک طوفان گرد و غبار

سری کشن کو لیکی از راہ کین
اوڑا سوی بالا وہ دیو لعین
جسومت تجسس مین تھی جا بجا
مگر اپنی گل کی نا پاتی تھی بو

سری کشن نی جبکہ دیکھا یہ رنگ
تو تیر یہ بیٹھا اوسی بی درنگ
ہوا صاف شیدی گتھا گہٹ گئی
سر دشمنان سی بلا ہٹ گئی

ادھیائی نوان جانا گرگ منی کا برج مین بسدیو جی کی تجویز سے

کوئی جو تشی گرگ منی نام تھی
جہان دیدہ و شہرہ عام تھی
بہ تجویز بسدیو عالی وقار
گئی نند کی گھر بصد افتخار

ملی آکی نند از رہ بندگی
بجا لائی رسم پرستندگی
کہا تم ہو سرمایہ افتخار
کرو نام سخت جگر آشکار

کہا آپکا ہی جو نور نظر
پسندیدہ دیدہ و دیدہ ور
بہت نام مین اسکی ایک نام
اگر باسدیو اب ہی مشہور نام

پسر دوسرا شہرہ عام ہی
یہ بلدیو و بلبیدر و بلرام ہی
دئی نند نی تحفہ خوشگوار
کیا اوسکو رخصت بصد انکسار

یہان دو نو سرمایہ برتری
بڑہی صورت لفت مادری
لکھون کیا مین ایام طفلی کا حال
کہ لگنے سی شاخ قلم ہی نہال

بلکسہر پہ بیٹا سر بسر دوش
وہ کنڈل اتھی کانو مین حلقہ گوش
کبھی بیٹھنا ہنسکے چلنا کبھی
بہی شیر مادر مچلنا کبھی

کبھی پائی ناز کسی اگر نا بسل
کبھی ہنسکے چلنا وہ گھٹنونکی پل

گئی دنکو دیکھ وہ گوالن کی گھر
چرا لائی جغرات و شیر و شکر

کبھی نی کسی دن کیا دستگیر
کبھو نند کو گھر لیے ظرف شیر

لگی کرنی شکوہ جو وہ غنچہ لب
کہا کھلکھلا کر جسومت نے تب

ترا ہی یہ نور نظر یا کہ چور
اری ڈھونڈہ لا نسخہ چشم کور

کبھی ان سری کشن نی کھائی خاک
جسومت ہوئی مضطر و خشمناک

ہوا دل مین اندیشہ بیگمان
کہ ہی یہ سرافراز کون و مکان

لگی چلنے پھر سے جو وہ اہل فن
تو سیکھائی چال کا اک چلن

جو قرب آیا کوئی گئی دور وہ
اوڑہی جسومت ہوئی کا غور وہ

کیا ہری نی اعجاز تو اوسکی ہاتہ
پسر کا دیا ہاتہ مین اوسکے ہاتہ

مجھے کب یہ باور ہو کہنا ترا
سراسر غلط ہے او لہنا ترا

وہ گوالن ہوئی سنکے محجوب
سراسر گئی بحر خجلت مین ڈوب

جو کھولا دہن ہو گئی اندوہگین
نظر آئی پاتال و عرش برین

مبدل کیا پہر جو قدرت کا رنگ
وہی جوش الفت وہی ڈہنگ ہو گیا

ادھیای دسوان باندہی جانا ہاتہ کرشن کے رسن مین

سری نند کی بانو نے الغرض
ستہانی ہی تہی تہی شیر اک روز

دبی بوسی اوسنی لب و گوش پر
سر و سینہ و گردن و دوش پر

مگر چھوڑ کر راحت دیدہ کو
گئی دیکھنے شیر جوشیدہ کو

بہم ایک جا شل شیر و شکر
لگے کہانے ہنس ہنس کی جغرات تب

رسن سب ہوئین کم گی گو وہ تہا سب
ہوئی ان سری دست بد دسترس

سری کشن ورد کی بی اختیار
لگی لینی مادر کے زنار وار

کیا ہری نی پہر شکوہ اشتہار
دیا میوہ و قند بہر غذا

سری کشن چی توڑ کر ظرف گل
لگی اپنے ہمرازون کی متصل

پکڑ لائی مان وطین کہا پیچ و تاب
لگی باندہنی اوس رسن مین شتاب

جو دیکہا کہ مادر ہوئی دردمند
ہوئی شوق سی خود گرفتار بند

ادھیای گیارہوان بیان دو رختون جملا ارجن کا جو کہ بد دعا مین مبتلا تہی



کوئی دو جوان خردمند تہی
کبیر دلاور کے فرزند تہی

عبادت جو کی شب کی شام و سحر
ہوئی فائق و لائق و سیم و زر

چہلکی جام نخوت سی جو وہ کباب
ہوئی دخت انگور کی اونکو تاب

گئی بہول کر ساغری جو نوش
تو رم کر گیا آہوی عقل و ہوش

یہ مستی مین جامی سے باہر ہوئی
کہ بی ننگ عریان سراسر ہوئی

جو اوتار دواپر مین ہو کرشن کا
تو سرسبز ہو گلشن مدعا

رہی دونون یہ پر دیہ چلنی کی بن
ہوئی برج مین نخل جملارجن

بچا کر نظر کر گئی چال وہ
گئی قرب نخل کہن سال وہ

گری نخل تر مثل برگ خزان
مبدل ہوئی صورت نوجوان

کسیدن جو محفل مین باہر آئی تہی
نہ اون تہور بختون کو راس آئی تہی

لب گنگ لہرا کی مانند موج
نہانی لگی دونون ہمراہ زوج

قضارا سری نارد آگئی اودہر
کہا برج مین ہون بشکل شجر

بنائین بشر بد خصالون کو وہ
کرین خود نہال اون نہالون کو وہ

کہ جب بندہی کرشن کی ہاتہون سی ہاتہ
رسن تہی سلسل وہ اوکہل کی ساتہ

وہان جا کی آہستہ بہر نجات
بصد پامردی اوکہڑی جڑ سی لات

اوڑی مثل بو ہو کی شکل بشر
کہلا باغ مطلب تری نخل تر

ادہیای بارہوان [۱۲] مارا جانا بچہاسر اور بکاسر دیتون کا سری کرشن کی ہاتہ سے

مچا شور آفت گری جب شجر
تجسس لگی کرنی مادر پدر

ہوا کرشن کی جب لا دلکا روز
ہوئی اقربا کی رونق فروز

کہا نند نے مجمع عام سے
رہین سوی بندرابن آرام سے

ہوئی جب یہ تجویز منظور عام
چلی صبحدم سب بقصد اقتشام (نام شہر)

کسیدن بس از عرصہ پنج سال
گئی کرشن جی بن کو ہمراہ گوال

انیسان جانباز بازی مین تہی
مگر کرشن جی کارسازی مین تہی

بکاسر تہا اک راچہس روسیاہ
بچہتار بنکر ہوا سد راہ

فنا کرکی اوس مردم آزار کو
نکل آئی شوق کرکی نظار کو

سری کرشن کو لی کی بی اختیار
لگی کرنی آنکہون سی موتی نثار

گرہ جب بندہی کہل گئی عقد دل
سر اک نی تصدق کیا نقد دل

یہان آفت تازہ ہی سر پر کہڑی
بلا مثل گیسو ہی سر پر کہڑی

وہ صحرا بنا رشک باغ ارم
ہوا بن وہ چشم چراغ ارم

بچہاسر بنا صورت گاو نر
ملا گلہ برج مین بے خطر

تہلکہ زمین پر بصد عقل و فن
کیا طعمہ گرگ و زاغ و زغن

گئی ہر خرامان جو سوی چمن
کیا اوسنی مخفی درون دہن

ادہیای تیرہوان [۱۳] مارا جانا اگہاسر راچہس کا

اگہاسر تہا دیو اک بلا مہیب
بنا صورت اژدہای مہیب

گئی سب ... مین سب اوسنی کہینچا جو دم
نظر آئی ہستی مین سیر عدم

گیا کرشن نی قد بلند اسقدر
کہ شق ہو گیا اژدہی کا جگر

جب آئی وہ روح مجسم نکل
عدم کو اوس دم گیا دم نکل

چہٹی پنجہ دیو ناپاک سے
ہوئی بارش اوس پر افلاک سے

قریب جمن آپڑا مثل کوہ
لگی دیکہنی ہمدم ذی شکوہ

شکم خانہ گور سی کم نہ تہا
وہ گرمی کہ دم لینی کا دم نہ تہا

گئی تہی جو لیسان بی دم ساتہ تہ
دہن سی بر آمد ہوئی دم کی ساتہ

غرض مار کر مار خونخوار کو
شفا بخشی یاران بیمار کو

وہ تریاک تہا بہر تاثیر سم
بدستور سب ہو گئی تازہ دم

ادہیای چودہوان [۱۴] لیجانا سری برہما کا گوالون کا صحرا سے

منقط رفتہ رفتہ ایکدن کی یہ بات
گئی بن کو تہی کرشن والا صفات

بہم بارہ کان و حضرات تہا
لگی کہانی گوالی مین ابر بیو ...

رفیق آگی آگی ہوی دشت مین
مگر جا رہائی رہی گشت مین

گئی رفتہ رفتہ جو وہ دور تر
چلی گھیر لانی کو خود اوسکی ہر

ہوا دلمین برہما کو تب احتمال
وہ غائب کئی گلہ و گوال بال

اوڑا کر بیابانسی مثل غبار
چھپایا تہ درّہ کوہسار

سری کشن نی اور پیدا کیے
بصد زور قدرت ہویدا کیے

وہی بینی و ابرو و گوش و خد
وہی رنگ و خسارہ و انداز قد

وہی صورت و سیرت و طرز و خو
وہی روزمرہ وہی گفتگو

ہوا منقضی اسطرح اکسال
کھلا کچھ نہ اعجاز قدرتکا حال

خیال کرم کرکی انبوہ پر
برہنچ آئی اوس درہ کوہ پر

نظر آئی سب خواب آرام مین
یہ راحت تہی اوس مجمع عام مین

گئی بن کو پہر بہر تفتیش حال
تو دیکہی وہی گلہ و گوال بال

یہان برہما کی تازہ قدرت عیان
بنی صورت کشن پیر و جوان

جناب برہنچ و مہادیو سب
کہڑی دست بستہ تہی با ادب

یہ قدرت دکہا کر جو بدلا خیال
وہی شکل اصلی وہی گوال بال

ادہیای پندرہوان [15] عذرخواہی کرنا سری برہما کا

ہوا دلنشین جب نشان ادب
تو برہما نی کہولی زبان ادب

کہ ای بانی آسمان و زمین
سرافراز و سردار بالا نشین

عطا کیجئی آب براہ کرم
خطا پر مری ہو نگاہ کرم

غرض قافلہ تہا جو سرگرم خواب
کیا لاکی حاضر بصد اضطراب

جو تہی جام غفلت سی سرشار وہ
اوٹہی دفعۃً ہوکی بیدار وہ

سمان تہا وہی اونکی پیش نظر
وہی لذت قند و شیر و شکر

ہر اک نی براہ تعجب کہا
ہمین تہی زبس شدت اشتہا

مگر گلہ و گاو کو گہیر کر
بہت جلد دی آئی تم پہیر کر

ادہیای سولہوان [16] مارا جانا دہینوکا صحرا مین

کسی دن سری کشن بن کو گئی
بر رنگ بہار اک چمن کو گئی

دکہاتی تہی سکو نئی فن کے کہیل
وہ جوش طبیعت لگی کہیلنے کہیل

اوٹہی بیٹہی جہاں دلمین موج
لٹانی لگی اپنی گوالونکی فوج

وہین قرب دشت ایک تہا سبزہ زار
قریب چمن رشک باغ بہار

بہار گل و سنبل و یاسمن
وہ کیفیت لالہ و نسترن

ہر اک پہول باغ جنانکا پہل
دکہاتا تہا اک زندگانیکا پہل

وہان ایک تہا راچہس شکل خر
سراپای خودبینی و شور و شر

سنی جب یہ بلدیو جی نی بہار
خرامان چلی جانب سبزہ زار

ہوئی دل سی محو بہار شجر
لگی نوچنی برگ و بار شجر

جو دیکہی یہ کیفیت بر ملا
عدو مثل باد مخالف چلا

ہوئی دلمین بلبہدر جی خشمناک
کیا اوسکو آغشتہ خون و خاک

نجات اوسکو بخشی مظفر کیا
خر نامسخر مسخر کیا

سنی جب یہ کیفیت جد و کد
سری کشن بہی آئی بہر مدد

رفیق اوسکی اگر ہوئی کینہ خواہ
اسند آئی مانند ابر سیاہ

کیے ہر نی سب زور بازو سے شل
کیا اونکو سرگرم خواب اجل

کسیدن ہوئی ہمنشینونکی پاس
لگی پینی آب چمن بدحواس

اثر کرگئی تن مین تاثیر سم
رہی تاب جنبش نہ اوٹہنے کا دم

نگاہ سری کشن والا صفات
جو تہی بہتر از وصف آب حیات

رفیقونکو دیکہا بچشم کرم
ہوئی جیت و چابک اوٹہی تازہ دم

ادھیای تیرہوان ناتھا جانا کالی ناگ کا

کوئی مار کالا دل آزار تھا
میان چمن تھا وہ خلوت نشین
وہ بحر روان اگ کا گھر بنا
تہ آن گھر مین گھر پال پیچ و خم
شجر جل گئی تھی بتا تیر سم
گرا قطرہ زہر جو وقت مقال
لگی کھیلنے گیند گوالون کی ساتھ
اوسی دم سری کشن عالیجناب
لگی کہنی ناگن بصد اضطراب
یہ سنکی سری کشن نے ذی جمال

سیہ صورت زلف خمدار تھا
پر از فتنہ و بغض و آزار و کین
ہر اک مرغ آبی سمندر بنا
مگر سنگ شیون پہ تھا بار غم
فقط ایک باقی تھا نخل کدم
لہذا شجر رہگیا تھا سنبھال
سر دست دینی لگی ہاتھو ہاتھ
کدم پر قدم رکھکی پہونچی شتاب
کہ آہستہ لو یان سی راہ فرار
تو جاگا وہین افعی بد خصال

بلائی مجسم سراپای سم
یہ پھیلایا تھا سم چار فرسنگ تک
غضب کا وہ گھر تھا بلائی مکان
اگر جا پڑی اوس مین مرغ نظر
امرت ایکدن اپنی منہ مین دبا
کسیدن سری کشن پانی مین تھی
مگر گیند اوچھل کر گرا ناگہان
گری کود کر بحر زخار مین
سباد ایہ سوتا ہوا ناگ اوٹھی
رگ تن سے لپٹا وہ ارسیا

دم آتشین رہنمای عدم
کہ خاک اوس مین ہو تختہ سنگ تک
وہ تھی جارون کی فنا کی نشان
حرارت سی جلتی لگین بال و پر
ہوئی تھی گر اوس پر رونق فزا
کرم بخشی وہ دل نوازی مین تھی
ہوا غرقہ موج آب روان
گئی رقیبہ مار خونخوار مین
کہین فتنہ بد غضب جاگ اوٹھی
ہوا حلقہ زن صورت دود آہ

شبیہ ناتھنا سری کشن جی کا کالی ناگ کو دریای جمن مین اور ناگنیون کا دست بستہ معذرت کرنا



وبس اژدہی نی کیی مار پیچ
دبا سر بسر گو سر و سینہ تہا
کہا دیت مرگ کو جانی نکل
کہا اب تجہی خوف بی سود ہے
رہا جبکہ باقی نہ خوف و خلل
برنگ حباب اسطرح سر کو کوٹ

مگر ہو گئی سب وہ بیکار پیچ
مگر سر یہ کالی کی گنجینہ تہا
بی زندگی ورنہ ہوگا خلل
نشان قدم سر پہ موجود ہے
گیا سانپ بحر جمن تئی نکل
سب احباب رونی لگی پہوٹ پہوٹ
بر آمد ہوئی جب وہ بحر کرم

پہنہون پر لگی ناچنی کر کی چیت
غرض ناگن اگر ہوئی مدح خوان
قدم چہو کی کالی نی کی التماس
گرڑ کو بلا کر کہی پہر یہ بات
جہان سی نکالی وہ کالی بلا
تڑپتی تہی مادر پدر بیقرار
پہڑک اوٹہی سب آگیا دم میں دم

کیا اوسکو ہمت بلند کیسی پست
دعا کی بی بخشش و امن جان
گرڑ سی میں ہوں غرقہ بحر یاس
رہو اس سی تم بہرِ سرِ التفات
سرکشی نی سر سی ٹالی بلا
روان اشک تہی مثل ابر بہار

ادہیای اٹہارہوان حقیقت بود و باش کالی ناگ کی

پر بچیت ہوئے کہہ سی گرم سخن
گرڑ کا وہی ہی مقام قرار
شجر پر گرڑ آکی مثل بہار
کسیدن وہ زور آزمانی لگا
نہ پائی کہین جبکہ جائی امان
کہا ایک تہی عابد نکتہ بین
وعا دی کہ یہ پہر جو آئین اِدہر
نکل آئی دریا سی جب کشن چند
بچہی چاند نی نور مہتاب کی
لگی گوال کہنی بصد درد و غم

رہا کیون وہ کالی یہان جمن
جو کہا جاتی ہین مار کو مار مار
بصد شوق کہا جاتی تہو اوسکو مار
غذائی گرڑ جاکی کہانی لگا
ہوا سوی ندرابن اگر نہان
کنار جمن تہی وہ خلوت نشین
جلین آتش قہر سی بال و پر
تصدق ہوئی مادر در بہند
وہین رہ کی طی منزل خواب کی
سری کشن جی ہی یہ وقت کرم

کہا ملک رمرگ جو مشہور ہے
نکالا تہا کالون نی وستور نیک
مگر مار کالی جو پر شور تہا
گرڑ نی پکڑ کر کیا جبکہ پست
تر بچیت نی پوچہا بصد ذوق و شوق
گرڑ ایکدن جا کی بی اختیار
لہذا میان جمن جا کی بس
ہوا مشورہ پہر کہی وقت شام
ہوئی مشتعل آتش اوٹہا غبار
ہوا گرد اوسدم وہ گرد و غبار

وہ اندازہ و وہم سی دور ہے
کہ رکہتی تہی رو اژدہا جا ایک
قوی ہیکل و صاحب رہتا
بجای غذا اوسنی کہائی شکست
کہ تہا کیا یہان آیہ ودہا مین فوق
لگی کرنی وہان مچلیون نکاسکا
بسا بی بسی سی وہ بی دسترس
یہین پر کرین قصہ شب تمام
شجر جل گئی مثل نخل چنار
ہوا بہی ہوا ہو گئی ایکبار

ادہیای اونیسوان مارا جانا پرلمب اچہیس کا

جہان میں ہوا فصل گرما کا دور
مگر یہان تہی اک قدرت آشکار
کوئی دیو پر لمب تہا پر چہال
کہی ہرنی بلبہدر جی سی یہ بات
ہوئی محو بازی بصد شان اوج

تو بازآئی ذوق شہر سی جکور
کہ ہر فصل مین تہی بسنتی بہار
بنا مار و فطرت سی ہمشکل گوال
مقرر یہ ہی راچہیس بد صفات
برابر ہی تقسیم کی ہرنی فوج

ہوئی شدت حدت آفتاب
کسیدن سر کشن جی بن مین تہے
رہ راستی کو گیا دل سی بہول
کری شکل اصلی جو دیو پر بول
بتائی جو نام گل و برگ و بار

پرندون کو تہا آدمین تہا بہینا
وہ روح روان جا تن مین تہے
ملا غول احباب مین آکی غول
کر دا اسکو آغشتہ خاک و خون
وہ ہو گردن و پشت و سر پر سوار

سری کشن ہاری جو بلدیو سے

وہ اچھیں اونہیں ڈال اوڑ ایو سے
غضب سی وہ ہلدہر نے دی ضرب مشت

ہوا الغرض رفتہ رفتہ بلند
ہوا غرقہ خون وہ دیو درشت

قد خم کو بالا کیا چار چند

ادہیای بیسوان[20] جانا چارپائوں لکا مونج بن مین

کسیدن سری کشن یارونکے ساتھ
ہوئی منتشر سب برنگ جو اس
چرہی کشن بالای نخل کدم
کسینی جو دیکھا سوی سبزہ زار
ہوا تب یہ حکم سری کرشن سنا
جو تھی گوال صحرائی گلگشت مین
پر پھیت سی رکہہ ہین گرم مقال
جہانسی جو بدلی ہوائی ستم
پہلی پہولی گلشن مین سب پر وبار
وہ قمری کی کوکو پپیہونکا شور
ہوئین قمریان نغمہ زن پہول پہول
برنگ حباب ایک چہالا تہا

لگی کہیلنی غمگسارونکی ساتھ
رہی خوش گہر غرقہ بحر یاس
بجانی لگی بنسی تازہ دم
تو تہی مشتعل آتش شعلہ بار
کہلی راز قدرت کرو آنکھہ بند
ہوئی جلوہ گر اک نئی دشت مین

وہ گائین قدم با قدم چل رہی ہین
سنائی یہ اک باخبر نے خبر
لگا گوش دل پر وہ ساز پر
وہ آتش وہ گرمی وہ تاب شرر
تماشای قدرت کرو آشکار
غرض آنکھہ کہولی تو سکتا ہوا

حجاب نظر سی سب اوجہل ہوئین
کہ ہین مونج بن مین وہ جلوہ گر
چلین گائین جنبی کی آواز پر
چلین طایر ہوش کی بال و پر
ہوا ہو گئی آتش شعلہ بار
ہر اک رکہیا منہ کو تکتا ہوا
سنو لطف و کیفیت برشکال
بڑہا جوش ہستی گہٹا ابر خم
جوانی پہ موسم ہوا کا عمل
زمانہ تہا مثل چمن باغ باغ
نہ ہر ورق تہا شور دریای شور
دکہاتی تہی قدرت جہاں کی کہیل

ادہیای اکیسوان[21] بیان موسم برسات

روان ہر طرف چشمہ خوشگوار
وہ سبزہ وہ باد بہاری کا زور
اکڑ نا گئی سرو قد اپنا بہول
کبہی لب پہ ندی کی نالا تہا

گہری چار سو کالی بادلکی دل
نہ تہا لالہ رویونکی فرقت کا داغ
نہ تہا چشمہ چشم گریان کا زور
سری کرشن وان رہ گئی کرتی کہیل

ادہیای بائیسوان[22] بنسی بجانا سری کرشن کا

کسیدن سری کرشن جی بہر گشت
شجر پتی پتی سی دیتی تہی تال
سنی جب صدا ہو گئی گوال سہم
یہ تہا عالم بیخودی دم بدم
خبر ساری بہولین تہیا دل مین عشق
کوئی بولی منہ لگ گئی ہی یہ ہاک
غرض جب وہ جاتی تہی وقت سحر

رفیقونکو لیکر گئی سوی دشت
کلی کہلکہلاتی تہی ہو کر نہال
ہوئی سنتی والونکو ہر تال سم
قدم پر گری جہک کی شاخ قدم
نہ چادر کی سدہ تہی نہ سارنگ کا ہوش
ابہی اور کیا جانی کیا رنگ لائی
سر راہ رہتی تہی سب منتظر

لگی گانی اک عشوہ و ناز سے
بشر ساری من ہو کی سننی لگے
جو تہی اہل ہوش اونکو سکتی ہوئی
سنی گوپیون نے جو میٹہی صدا
کوئی بولی ہم جسم ہماری ہوئی
بہلا ثمرہ زندگی کب ملے
اونہین کی شبہ ورکرتی تہی یاد

بجانی لگی بنسی انداز سے
دہنون پر سر وسینہ دہننی لگے
رہی مثل بسمل سسکتی ہوئی
اوڑتین بن کو بیخود برنگ صبا
یہ بنسی جو پیاری کو پیاری ہوئی
ہمین غم اسی بوسہ لب ملی
جو ملتی تہی درشن تو ہوتی تہی شاد

ادہیائی تئیسوان ۲۳ چیر ہرن لیلا کی بیان مین

ہوئی جا گزین جب کہ ایام سرد
یہ چلّی سی سبہی صغیر و کبیر
کنار جمن جا کی سب دلفروز
سری کرشن جا پہونچی در پردہ پاس
شجر پر نظر جا پڑی ناگہان
کوئی شوخ دیدے دکہانے لگی
کہا ہی اگر تم کو دو گی لباس
غرض جا بہ دیکہ ہوئی ہمکلام
تمہین اس نہانی ہی کردی خبر

تو بازار گرما ہوا گرد برد
کہ چلّا کی سب ہو رہی گوشہ گیر
نہانی لگین ماہ اگہن مین روز
کدم پر چڑہی اونکا لیکر لباس
تو دیکہا کہ ہین خود بدولت وہان
کوئی غنچہ سان مسکرانی لگی
نکل بی حجابانہ تو آکی پاس
کہ ہی یہ نہ دریا برن کا مقام
نہاؤ نہ بی پردہ بار دگر
عبث یون تہ سرگرم سختی ہو تم

درختون پہ شبنم کا جہالا پڑا
حسینان فی حشمت و خوش جمال
سحر کو جو اکدن نہانی لگین
ہوا اونکو جب جایہ تن کا ہوش
جو یہ موقع ناگہانے ہوا
کوئی بولی خیر اتو بی الس مین ہم
او ہمارا بدن سب ہی نشل حباب ہے
نہائی اگر آدمی بی حجاب
تمہین بہی از بس کہ ہی اعتقاد
کہ خود چشمۂ نیک بختی ہو تم

زمانی کو سردی سی پالا پڑا
ہوئین ہر کی مشتاق لطف وصال
بقصد جوش ہو بیٹہی آئین بگین
لگین کرنی دریا مین جش و خرد
بدن شرم سی پانی پانی ہوا
ہمین بہی ستا لیجی کوئی دم
نکل آئین بی پردہ و بی حجاب
سراسر وہ تہی غرق بحر عذاب
بہم ہو گا کاتک مین نقد مراد

نہانا گوپیونکا دریائی جمن مین اور سری کشن جی کا درخت پر بیٹہنا اونکی لباس لیکر



ادہیای چوبیسوان [۲۴] گرسنہ ہونا گوالونکا صحرا مین

کسی دن سر کرشن سی سب نی آ
بصد عاجزی اونسی بولی انام
برہمن مخاطب بہت کم ہوئی
پہری صورت بخت برگشتہ وہ
کہا آخرش اونسی جا کر پیام
وہ زنان چہوڑ کر قالب عنصری
سر کرشن خوش ہو کی لا انتہا
ہمین بہی ہی کچہ پنیر پانی ضرور
کہا گہر مین گہر والون کا سور ہے
کہا ہرنی ہنسکر براہ کرم
زبس خشک لب چشم تر پہلین
نمایان جو کار جہالت ہوا

کیا دشت مین شکوۂ اشتہا
عجب کیا جو کچہ تمکو بخشین طعام
مگر صورت زہد برہم ہوئی
پلٹ آئی حیران وہ سرگشتہ وہ
چلین سب وہ پوشیدہ لیکر طعام
اوڑہی ہو کی بیدم یہ جا کر گری
لگی کہنی صد مرحبا مرحبا
مگر تم تو نزدیک ہو گہر ہی دور
وہ گہر بد تر از خانۂ گور ہے
تمہین شوہر ونسی کچہ ہوگا غم
مگر جسم بیجان کو گہر لیچلین
ہر اک غرق بحر خجالت ہوا

کہا جا کی دیکہو کنار چمن
غرض سوی دریا چلی تشنہ لب
وہ جب مثل ماہی کشیدہ ہوئی
کہا اونکی ہمخوابہ ہین رحمدل
اوڑہی مثل قمری جو اک سرو قد
چلی اس روش سی وہ فرخندہ خو
کہلا ہم یہ سب جذبۂ اشتیاق
لبس اب جاؤ تا بدگمانی نہو
تمنا یہی ہی کہ لیل و نہار
چلین الغرض گہکی چہاتی پہ سل
او دہ شوہرونکی کہلی چشم سہا
کہا کرشن سی ہمنی انکار کی

پرستش مین تہی فرقۂ برہمن
کیا دست بستہ سوال ادب
تو سب خشک لب آبدیدہ ہوئے
سنین گی وہ حال دل مضمحل
ہوا شوہر آمادۂ جد و کد
اوڑہی جسطرح جامہ گل سی بو
چلین آئین صحرا مین بہر ملاق
کوئی آفت ناگہانی نہو
رہین آپ کی دلسی خدمتگذار
نہ سینی مین دم تہا پہلو مین دل
لگی کرنی رو رو کی جوش و خروش
خطا تہی یہ بخت سیہ کار کی

ادہیای پچیسوان [۲۵] بیان اندر پوجا کا

ہوا جب کہ اندر پوجا کا روز
لگی پوچہنی نندسی اکی ہر
کہ تا برکت تازہ ہو کام مین
ہری اندر کو صاحب تاج ہین
کبہی اونکو تاب طاقت نہین
مناسب ہی جن کی طاعت کرو
سنا جب یہ حکم سرفراز دہر
بوقت سحر ہو کی گرم خرام
لیی پیشکش تحفۂ بے بہا

بجا ساز عشرت گہٹا در دو غنر
کہی کیون یہ تیاری کر دو فر
رہین سال بہر امن و آرام مین
مگر کرشن و برہما کی محتاج ہین
ہمین دی سکین کچہ یہ طاقت نہین
سدا اگر گوبردہن کی طاعت کرو
ہوا دلپسند روشہا ہی شہر
گوبردہن کی پوجا کرین خاص و عام
پہری گرد پربت برنگ صبا

بصد عیش گہر گہر مچی دہوم دہام
کہا ماہ کاتک مین ہو کر بہم
سنا جبکہ یہ ماجرا ہو بہو
فقط دیوتون نی ہی انتظام
ہمین اونسی آسایش و امن و خیر
پرستش ہی جز و کل فرض ہے
پی جملہ خلقت منادی ہوئی
لیی میوہ و نقل شیر و شکر
وہان قدرت تازہ پیدا ہوئی

ہوئی خلقت آمادۂ احترام
سب اطاعت اندر کرتی ہین ہم
ہوئی کرشن تب جسطرح گفتگو
کیا اونکو شاہنشۂ خاص و عام
وہ کیا دی سکی ہو جو محتاج غیر
ہمین بندگی واجب الفرض ہے
کہ سب پربت سی ہی اعتقاد ہوئی
چلی صبحدم مثل باد سحر
گوبردہن سی شکل اک جوہ پیدا ہوئی

جسیم و قوی ہیکل و کوہ تن	کہ ہو جس سی چکر مین چرخ کہن	اُڑہی شل دریا یہ جوش و خروش	رکہا سمنہ مین سب تحفہ خورد و نوش
عجب ساتہا جشم انبوہ مین	چلا وہ سی غالب ہوئی گوپین	بس از رسم و طاعت کی پہر گر گوش	ہوا ہم بغل شاہد اعتقاد

ادہیای چہبیسوان ۲۶ غضبناک ہوکر بارش کرنا اور سیر گرشن کا گوبردہن اوٹہانا



بروز دوم تا ز دوری ہنر
بحکم سر گرشن عالم فروز
سرِ برج بیٹہہ بہ بین تمام
اوسی دم اوسند آئی تا بہ دل
کیا تب وہ کوہم گوبردہن کو گرام
اوٹہایا جو اوس کوہ کو شکل کا
کوئی شبہ کی خود ہاتہ دینی لگا
سری اندر خود آئی تا صبہ غضب

ہوئی محفل اندر مین جلوہ گر
گوبردہن کی پوجا ہوئی گل گی
کہ ہون غرقہ بجز خاص و عام
برسنی لگی کرکے سود و بدل
کہ ہو شکلہ بار کو جس سی شرم
ملی ساکنان زمین کو پناہ
کوئی کوہ کو سر پہ لینی لگا
ہوئی بارش ابر جور و غضب

کہا تابع حکم ہین خاص و عام
غضب غصہ آیا ہمارا جو
کرو آج گردونسی یون بند و بست
جو نازل ہوئی آفت آسمان
تب غمزہ سی اوسنی کیا تہا جو قہر
گرا بوند جو ازرہ دشمنی
ہر دست کرتی تہی تدبیر چند
بپا شور محشر ہر اک گہر مین تہا

مگر برج باسی ہین خود تمام
دیا حکم میگہون کی برتا جگو
کہ ہون ساکنان مین جس سی
کہا ہر سی سبہی پی حفظ جان
لیا بر سر خنصر دست چپ
بنا قطرہ تا بہ آسمنے
کہ پہنچی نہ پہنچی یہ درد و گزند
زمین کانپتی تہی ہر جگہ

پس از ہفت روز آخر شد وہ بہتا
ہوئی مینہ کی بدلی وہ بادل گہٹا

ادھیای ستائیسوان کہنا گوبردھن کو زمین پر

لکھا ہی کہ شری کرشن نی جا بجا
کسی نی کہا بس اوتار ہی
محبت پہ تھی ماں کو بیٹی کی ستا

اوتارا جو آہستہ کوہ گران
مجسم یہ نور نرنکار ہے
کہ ہاتھہ اونکی ہلتی تہی مل ملکی تا

تعجب سی کہتی تہی اہل شکوہ
سری نندجی جوش الطاف سی
نصیب عدو ہو بخوف و خلل

تہا کسطرح دست نازک کوہ
لگی بوسی لینی رخ صاف تہی
کہین دست نازک ہا ہوا ہو شل

ادھیای اٹھائیسوان عذر خواہی کرنا راجہ اندر کا

بوقت سحر شاد و مسرور کرشن
پی بار بوسی لیکا مہین
جھکایا پی بندگی اپنا سر
ہوا مین جو آمادہ نور و شور
یہ ہی تا طمع رشتہ زندگی
ادھر آ گئی گھر جبکہ پیر و جوان

آگئی دشت مین جب بستو کرشن
چلی عین خجلت سی بال اور جین
قدم پر گری اونکی باچشم تر
حقیقت مین چشم حقیقت تہی کور
ہی انجام کار اسکا شرمندگی
تو کی سرگذشت گذشتہ بیان

ہوا راجہ اندر کو تب یقین
ہوئی جب سرکشی سے چشم چار
دعا کی یہ سرعت نی دلگیر ہو
کہا ہنس کی خیر اب ہوا اونکی وش
غرض راجہ اندر والا گھر
یہ سن نندگی کیفیت کرشن چند

یہ ہین مالک آسمان و زمین
سواری سی اوترتی بصد
براہ کرم عفو تقصیر ہو
نہ کرنا غرور آئندہ بار دگر
اوڑتی سوی بالا بصد کر و فر
جسومت نہال و شگفتہ نند

ادھیای انتیسوان گرفتار ہونا نند کا دریا مین

سری نند سردار عالم فروز
وہان جندکس تھی پی انسداد
کمند گرہ گیر مین کر اسیر
خبر سنکی شری کرشن عالیمقام
زبس عذر خواہی سی چھوکر قدم
ہوا اسکی پیر و جوان کو یقین
وہین ہر نی بیکنٹھ پیدا کیا
وہی گھر وہی در وہی آب جو
مبدل کیا پھر جو قدرت کا حال

رہی برت ایکادشی ایکروز
برن دیو کی تابع انقیاد
حضور برن لی گئی وہ شریر
ہوئی تعر دریا مین گرم خرام
دی نذر یاقوت و لعل درم
یہ ہین بانی آسمان و زمین
گلستان جنت ہویدا کیا
وہی پہل وہی لذت رنگ و بو
ہوئی ہوشیاری وہ خواب خیال

جب وزدہم کچھ رہی جبکہ رات
مگر غسل ہو وقت سی ہو گئی
ملازم گئی تہی جو ہمراہ نند
نظر آئی جب دم وہ دریا جو
یہ جادو و چشم آخرش گھر پھری
لگی کہنی سب ہمدم و منفسر
وہی نخل ہر نوع ہی سبزہ زار
غرض محو حیرت بنایا اونہین
وہی مان جسومت وہی نند تہی

گئی غسل دریا کو وہ باکدات
دہن کہولی آ ہو گئی تنگ سی
پہری گہر کو آشفتہ و دردمند
برن دیوتا اوٹھی پہر جود
پدر کو وہ دریا سی لیکر پہری
ہی ہین سیر بیکنٹھ کی ہوش
وہی بانگ بلبل وہی برگ و بار
گلستان سر سبز دکھایا اونہین
اوسی دام الفت مین پابند تھے

ادھیای تیسوان جانا کرشن کا صحرا مین پاس گیو کی سطی

ہوا ہر کو اتر ارکانا مک جو یاد | گئی بن کو یکشب وہ نقد مراد
شب مہ مین کیفیت لالہ زار | گل چاندنی کی انوکھی بہار
وہ بوی عبیر وہ لطف صبا | فضای بیابان تھی رحمت افزا
سنی گوپیون نی جو آواز نی | چلین جھومتی صورت مستگی

قطار قدم تھی قدم بر قدم | وہ چھمکی ہوی چاندنی پر قدم
وہ سیدھی سیدھی سادی صدا | وہ البیلی بیلی کی بانکی ادا
بجائی جو وان بنسی خوش نوا | ہوا ہو گئی سن کی ہوش ہوا
پڑی تھی کوئی اپنی شوہر کی پاس | اوٹھی ہو کی مضطر چلی بدحواس

شبیہ آنا گوپیون کا صحرا مین سری کشن جی کی پاس آواز بنسی کی سنکر ہوکر بدحواس



ہوا شوہر آمادہ بغض و کین | تھالا اوسی ہو کی حسن جبین
بظاہر وہین چھوڑ کر جسم خاک | بہ باطن مجسم گئی روح پاک
کہا کرشن نی ہو کی سرگرم ناز | کہ ای ناز پروردہ و دلنواز
کسیلی اگر زلف مین دل اٹکا | ابد تک وہ نار جہنم مین جای
ہوئین تب وہ سرگرم افسانگی | کہ ای واقف رمز و ناز و نیاز
کرم کیجئی ہی یہ وقت مدد | کہ ہین آپ دانندہ نیک و بد
بنایا غرض اوسنی ایوان زر | جڑی تھی جسمین یاقوت و لعل و گہر
بدل کر وہ پیراہن بی بدل | شبستان مین داخل ہوئین برمحل
جما رنگ گانا بجانا رہا | خوشی کا وہان کارخانہ رہا
ہوا دل مین تب گوپیون کو غرور | کہ ہین دلسی طالب دریای نور

مگر رو کئی سی رو کا اوسکا کام | وہ آہو صفت گئی صحرا رم
دیا ہرنی سرمایہ مکت اوسی | عنایت کیا پایہ مکت اوسی
روا ہی پی زوجہ ہوشیار | رہی اپنی شوہر کی خدمتگذار
تم اس عالم ہوئین ہنگام شب | چلین آئین صحرا مین گھرون سی سب
ہنسا کر بولا نا نہین خوب ہی | یہ بات اہل ہمت سی معیوب ہی
کیا ہرنی پایا سی ارشاد تب | بنی خوشنما اک مکان طرب
اودہر نازنینان عشرت طلب | گئیں چشمہ مان سر بسر مین سب
اودہر ناز پروردہ اودہر نیاز | لگی چھیڑنی سازش دوستی ساز
گئیں رنگ شین د لگی ساری لگن | ملا سکو باغ جوانیکا پھل
اوسیدم کنہیاپی امتحان | ہوئی صاف چشم و لطف نہان

ادہیای اکتیسوان ۳۱ تلاش کرنا گوپیون کا صحرا مین



نظر سی نہان جب ہوئی کرشن چند
کوئی بولی کیا بدگمانی ہوئی
لگین پوچھنی ہر شجر سی وہ گل
ہمین کوچہ زلف کی دی خبر
کوئی گل سی تہی بر سر گفتگو
چھٹکتے تہی ہر دم پہ منہ کی گری
نظر آیا جب دوسرا نقش پا
ادہر کرشن تہی رادہکا جی کی ساتہ
ہوئین یون تبسم سی گرم کلام
رکہا دست نازک کو جو بالا دوش
ادہر فکر عشرت ادوہر فکر عیش

جلیبین ہوئین مضطر و دردمند
جو یون مجہپہ نا مہربانی ہوئی
کہلی تاکہ کیفیت جزو کل
پریشانی دل سا سر بسر
کوئی نیم پوچہتی نخل شبو سی بو
مگر آج کیا منہ پہ تہر پڑی
تو سکو یقین اپنی دلمین ہوا
نعل مین دی جوش الفت سے تہا
قدم مین نہین مری تاب خرام
سری کرشن غائب ہوئی شرم سی
کسیکا الم تہا کسیکو تہا طیش

اوٹہانی لگین سر بسر پہ خاک
کوئی بولی گیسو پہ ڈالا تہا ہاتہ
کوئی بولی سنبل سی تر و لید ہو
کوئی بولی نرگس کو انکہین کہا
تہا جب غنچو نسی باتین وہ
نظر ناگہان آیا نقش قدم
کوئی ساتہ ہی شاید برق دم
ہوا رادہکا جیکو دلمین یقین
کہا ہر نی تم زیب کا شانہ ہو
لگین رادہکا روتی زار زار
نہ دیکہا غرض شکل بہود کو

ہوئین صدمہ غم سی اندوہناک
ملا تہا فقط شانہ شانی کی ساتہ
اوجہکر نہ ہر بار لی بل کی تو
اشارہ مین ہمکو بتا دی تیا
تو یون مکلی سی سناتی تہین وہ
جہڑی ہی اور سر پہ بلای الم
کہہ ہی شاید اسکا نشان قدم
محبت مری ہر کو ہی دلنشین
الیس اب زلف سا ان بہشت نشانہ جو
تو آنکہین سب گوپیان بیقرار
پہرین مضطرب جا بجا ڈہونڈ کو

ادہیای بتیسوان ۳۲ بیان بیقراری سکہیون کا

ہوا صبن وہ سب باہم آپ سے
کوئی بولی ای محرم رازدل
جلاتا تھا گرسوز فرقت سے پھول
گرین پھر وہ سبزہ پہ بی اختیار
ہوی نہین تھی وہ گرد آب مین

کنارے چمن اوٹھین بیتاب سے
گرم کرکی آجائیے متصل
بچایا تھا صحرا کی آتش سے ہمین
لگین رونی شبنم سے زار و نزار
بھیہو لی پری سفینہ آب مین

اونہین چہلی باتونکو کرکی یاد
مریض الم کی دوا کیجیے
ریس سنی رورو کی گی گفتگو
بڑھا اسقدر اونکی نالونکا زور
درندا کی کرتی تھی جوش و خروش

لگین رونی وہ صاحب اعتقاد
مری گھر کو دارالشفا کیجیے
نہ پائی مگر نخل مطلب کی بو
بچایا لب آب دریا نی شور
پرند ونکی سنکی اوڑتی تھی ہوش

ادہیای تنتیسوان آنا کرشن کا گوپیون کی پاس

ریس گوپیان جب ہوئین درد مند
کوئی مثل گل کہلکھلانی لگی
لگی کہنی ہنس کر وہ عالی مقال

ہوی رونق آرا سیر کشن چند
کوئی کنکی یون مسکرانی لگی
یہ آزمائیش تہی دار دات

ملا جبکہ اوس نیشین کا نشان
کہ نازک ہین عضو بدن سربسر
بخوبی ہوی اب خبردار ہم

تن مردہ مین آگئی سبکی جان
بہلا کونسا ہی وہ سختی کا گہر
طریق وفا مین ہو ثابت قدم

ادہیای چونتیسوان بیان مین راس منڈل کی

جو صاف اونکی آئینہ دل ہوگئے
سر یکرشن جی بیٹھی انداز سے
سر یکشن تھی ہر سہیلی کی تاج
وہ لہنگی زری کی بصد آب و تاب
کرن عشرت پہ پرتو آفتاب
لگین ناچنی جب وہ انداز سے
وہ باجونکی ساز و ہنسی کی تان
کسی کی گئی پردہ داری نکل
کوئی فرط مستی سی کرتی تھی پیار
سنو تم یہ اعجاز کامل کی بات
تبھی یاد کرتی رہو بی ہراس

شبستان مین چلہل کی وہ آرائش تھے
اوسی بانکی جیتون وہ سی ناز سے
حمایل کیی اوسکی گردن مین ہاتھ
نہ وہیچی وہ تھی چادر ماہتاب
ستارو نسی تارونکو تھا پیچ و تاب
تو نکلی صدا پردہ ساز سے
انہین فرق عشرت اونہین وہ سیران
کسی کی گئی ساری ساری نکل
کوئی لیٹی گردن سے زنار وار
کہ شش ماہ کی ہو گئی تھی وہ رات
ہین ہر لحظہ تیتا ہون تم سکی پاس

وہان نخچو دلیسی ہوئی اک حسین
کیا ہر نی اعجاز نو آشکار
جلیسون نی جوڑونسے بدلا وہ رنگ
کناری کنارونکی مانند برق
زر گل جو چہکی سی آنکھین لڑی
نہ تھی سی موج اونکی تھیچ آئی
دونوں سی مٹی گرد وسواس سب
کوئی بوسہ لب سی خرم ہوئی
سری اندر نارد مہادیو سب
کہا ہرنی اب جائی اپنی گہر
غرض سب چلیسین گئی اپنی گہر

دوپٹہ کیا اپنا فرش زمین
کنہیا نمایان کیی بی شمار
کہ گل جامہ زندگی سی ہو تنگ
وہ جوش اونکی بحر لطافت مین غرق
تو باد صبا چلکیو نہین اور اڑے
کمربار انچل سی لچکانہ کہا ہی
لگی راس کرنی چہب راس سب
کوئی راز محرم سی محرم ہوئی
لگی دیکہنی آکی جشن طرب
نمودار تا ہو نہ جائی سحر
ہوئی شوہرونکو نہ مطلق خبر

تنارا اس منڈل کا اور گلفشانی دیوتون کی



اوہیای پینتیسوان ۳۵ بیان پرستش دیوی انبکا

ہوا تہا جب اوتار شری کرشن چند
پی طاعت دیوی آئی انبکا
وہان ایک تہا افعی پرگزند
رکہا ہرنی جب اوسکی سر پر قدم
چلا ناگہان ایکدن لگن مین
سری کرشن کا جبکہ اوتار ہو
کٹی رات باری تو وقت سحر
غرض گہیر کر گلہ گوال بال

یہ تہی لطمہ پر اتمنای نند
گئی جب نیت وہان اہل وفا
پکڑ کر لگا کہینچنی پانی نند
بنا اژدہا آدم تازہ دم
اوڑا انگہ رکہہ کی سر سے مین
عذاب گران سہی سکتا ہو
سری نند جی آ گئی اپنی گہر
چلا وانسی وہ افعی بدخصال

کہ جب ختم اہنین بارہوان سال ہو
پرستش ادا کرکی با صد ادب
کہا نند نی تب بصد اضطراب
کہا اوسنی مین اسودرشن نام ہی
غضب کا کہ مجہہ سی رکہہ نی کہا
ہبین ہر بلی اوسنی خاک قدم
کوئی مجہہ سا موسوم تہا شنکہ چور
چلی مارنی ہر تو مار ستر بر

پرستش بصد عز واقبال ہو
ہوئی استقامت گزین لطف شب
سری کرشن جی آ گئی ہنوز تا آب
بہم سیر کرتی تہی صبح و شام
یہ مغرور ہو صورت اژدہا
اوڑا مثل بو سوی باغ ارم
گیا بن مین اکدن وہ با صد غرور
اوڑا صاف جلا کی مانند تیر

مگر اوسکو مارا بصد عقل و فن — نکالا وہین سے سری کالی کرمین

ادہیای چہتیسوان ۳۶ بیان حال گوپیون کا

سری کرشن صحرا کو جاتی تھی جب — جلیسون پہ ہوتا تہا جور و تعب
اوبجھتا تہا جی دن جو کٹتا تہا — پہاڑ اونکی چہاتی سی ہلتا تہا
اونہین کو سدا یاد کرتی تہین وہ — تب غم سی فریاد کرتی تہین وہ
جو ہوتی زبس مضطر و بدحواس — تو اٹھتی تہین جسونت کی پاس
وہان کہو اگر بیردہ رادہا کرشن — سناتی جسونت کو اعجاز کرشن
جو آتی سری کرشن جی وقت شام — تو ہوتی تہین سب خرم و شاد کام

ادہیای سینتیسوان ۳۷ آگاہ ہونا کنس کا حال ولادت سری کرشن سی اور مشورہ کرنا واسطی گرفتاری کی

کسیدن کو دی پاجہس اہل شہر — مبدل ہوا صورت گاو نر
پہری ہر جو صحرا سی ہنگام شام — لگا شور کرنی وہ شورا نام
لگا کانپنی جسم گاو زمین — ہوا صاف جگر مین چرخ برین
لگا کرنی وہ گاو زور سی پیچ — مگر ہوگیی داو پیچ اوسکی ہیچ
سری کرشن نی دی کی جہٹکا اوسے — پکڑ کر کمر دہر سے ٹیکا اوسے
ہوا پہر وہ آمادہ شور و غل — لیا شاخ پر سر کو مانند گل
مگر ہو گئی مانند جام بلور — گئی اوسکی عضو بدن چور چور
کہا رادہکا نی بصد شد و مد — کہ خونریز یہ گاو ہی غل بد
نہائین اگر جلد تیرتھ پہ آپ — تو ہو رفع اس جسم خاکی سی پاپ
گئی تب گوبردہن کو تھی کرشن چند — وہان حوض کہدوا ای دو خورسند
بحکم سری کرشن حالی نسب — قدمبوس تیرتھ ہوئی آکی سب
ملبب ہوئی چشم عشاق تیان — بہر ادو نو چشمون مین آب روان
نہائی وہ جب اوسمین فرخندہ خو — ہر ہی چشمہ آب کی آبرو
جو تہی دو نو خود چشمی کرشن کند — ہوئی رادہکا کند سی کرشن کند
سنو ہیانسی کیفیت ذکر کنس — کہ تہی مشتعل آتش فکر کنس
کسیدن گئی نارد خوش کلام — کہی سرگذشت گذشتہ تمام
وہ مایا کی پیدائیش پر محل — وہ نابود ہونا نشان جمل
وہ کیفیت مقدم کرشن چند — وہ در پردہ جانا سوی قید نند
سنا یہ تو شاہنشہ اہل شر — ہوا قتل یہ قتل بسدیو پر
لگی کہنی تب نارد ارجمند — وارکہہ نہ بسدیو جی پر گزند
وہ تدبیر کرای شہ نیک روز — کہ یان کرشن و بلدیو ہین فروغ
غرض دیکی بسدیو کو قید سخت — بلائی شیر وار اکین تخت
لگا مشورہ کرنی دیو شریر — کرون کرشن کو کسطرح دستگیر
بصد عجز ملکر جبین نیاز — کہا سبنی ہو عمر سلطان دراز
اگر جگ یہ شمبہو کا ہو انصرام — خبر ہو یہ آویزہ گوش عام
پرستش کو جب آئینگی گر سی نند — عجب کیا چلی آئین سبہی کرشن چند
ہوئی دلپسند اوسکو تجویز عام — ہوا پہلوانون سی گرم کلام
کہ جب موقع و وقت برجستہ ہو — پی کد و کاوش کمر بستہ ہو
کہا فیلبان سی بصد بند و بست — لئی در پہ حاضر رہی فیل مست
کہا پہر یہ اکرور سی ہو کی شاد — کہ تم ہو زبس لایق اعتماد
فن و دانش و عقل و تدبیر سی — فریب و دغا مکر و تزویر سی
بلا لاؤ تم کرشن و بلرام کو — کہ راحت ملی روح ناکام کو
کہ دن پہلی ہم جم کو زیر و زبر — نمایان ہو تا صورت دفع شر
وہین کرکی بسدیو جی کو ہلاک — پدر کو غضب سی کرون [illegible]

ہوئی تھی اکروز دلیں ملول — بظاہر کیا حکم سلطان قبول

ادھیائے اڑتیسواں مارا جانا کیشی و بوماسر کا

کوئی دیو تھا کیشی زشت کار — جفا کیش و بدنیت و بدشعار
بنا چابکی سے بشکل سمند — جسیم و قوی ہیکل و پر گزند
کبھی سوے صحرا وہ ہوتا علف — کبھی مثل دریا بہاتا تھا کف
چلا جب دہن کھولکر بدخصال — دیا پھرنی خود سمت آخر اوچھال
اوسے دم ہوا عالم حبس دم — کیا تنگدل ہوگئی سوے عدم
پھر اک آیا بوماسر بدشعار — مشیر و فرستادہ شہریار
ملا ہمنشینوں میں وہ سینہ ریش — لگا کھیلنے بازی گرگ و میش
اوٹھاتا تھا اک کو انبوہ میں — چھپاتا تھا اک دو اسے کوہ میں
اکیلے ہے جب وہ عالی تبار — ہوا آپ یارہ دشمنی سے دو چار
وہ دی ہاتھ سے ہرنی [illegible] — کہ راچھس ہوا رہ نورد عدم

ادھیائے انتالیسواں جانا اکرور کا بندرابن میں

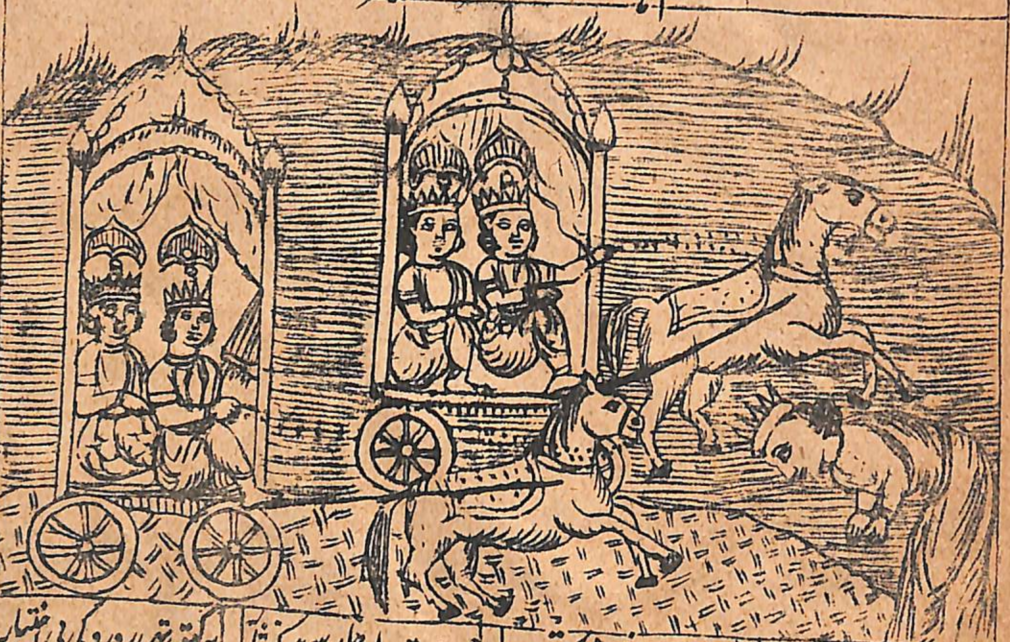
جہاں سے کھلا پردۂ صبح جب — ہوئی شہ سے اکرور رخصت طلب
چلی نبی بسی سے وہ ہوکر سوار — لبسی انکھ میں صورت انتظار
کہا دل نے کو خدمت سعادت ہے — مگر اوج پر کوکب بخت ہے
کھلی مجھ پہ کب راز وحدت کا حال — ملی کب مجھے دولت لازوال
عیاں ان پہ ہوا آگنگا سارا دل — کہ ہیں خود وہ دانندۂ راز دل
انہیں مجھ پہ تا مہربانی نہیں — کوئی صورت بدگمانی نہیں
پھرے سوے دولتسرا جبکہ ہیر — تو جا پہونچے اکرور واں گاہ گہر
ہوئے جب سری کرشن جی سے دو چار — قدم پر گرے اکے بے اختیار
سری کرشن جی ہاتھ میں ہاتھ لے — لگے خانۂ نند میں لیکے ساتھ
سری نند نے اوسکی تعظیم کی — ادا سر کی جل رسم تکریم کی
رکھا میہماں کو بصد عز و جاہ — لگے پوچھنے شب کو احوال شاہ
کہا منتشر ہیں رؤساے شہر — سب اظہر من الشمس ہے جبر و قہر

ادھیائے چالیسواں جانا نندجی کا متھرا میں اکرور کی ساتھ

ہوا دل میں بسدیو جی کا خیال — ہوا کرشن کو ذوق تفتیش حال
الگ ونکو لیجا کے بولی کہ عم — کہو مجھ سے کیفیت بیش و کم
یہی ہے یقین مجھکو اے ذی حشم — میری یاد واں ہوگی شام و حشم
کہا قید غم میں گرفتار ہیں — دل و جان سے مشتاق دیدار ہیں
کہا جا کے صدمہ سے ہیں زار وہ حال — ہوا اشک کو صد گونہ درد و ملال
وہ بسدیو جی تب سے پابند ہیں — پے ہجر ماں صدمہ چند ہیں
مگر جنگ کا آغاز ہے کل کی رو — وہاں آپ ہوں جلکے [illegible]
انہیں قید سے اب رہائی ملے — نہ زخم دل ہو ہرا اے بھلے
ادہر شرکت جنگ ادہر اتصال — ہم ہوں یہ دو امر فرخندہ فال
میری ساتھ آپ ایسا راج ہوں — مثل وہ کہ اک پنتھ دو کاج ہوں
کہا ہری نے تب نند سے کہہ شتاب — کہے آپ کی خدمت سلطان یاد
مناسب ہے لیکے خیل و خدم — سوے شہر متھرا چلیں صبحدم
بحکم سری نند عالی مقام — منادی نے دی پھیرا اک عام
کہ کل صبحدم اپنے گھر سے نکل — ہر اک بہر طاعت چلے سر کے بل
چلی صبح کو جب کہ باد سحر — رعیت ہوئی اوٹھکے گرم سفر
سر کرشن و بلدیو عالی وقار — ہوئے شان و شوکت سے [illegible] سوار

جو تہین گوپیان غرقہ بحر یاس — ہوئین جمع یکبارگی تہک کی پاس
ہر اک چشم تر اشکباری مین تہی — ہر اک روح بی اختیاری مین تہی
کوئی بولی اکرور کا ہی فساد — جو یون لیچلا ہر کو حسب المراد
روان تم ہوئی لیگئی روح روان — رہیگا فقط جسم خاکی یہان
زمین سی فلک تک یہ کہرام تہا — کہ چارون طرف ماتم عام تہا
زبس بی کلی سی ہوئین منتشر — گریبان کو پہاڑا برنگ سحر
کوئی شعلہ رو بولی یون ہو کی گرم — مناسب ہی کچھ دستگیری کی شرم
بس اب کچھ بہار جوانی نہین — ہمین لذت زندگانی نہین

عازم ہونا نندجی کا متہرا کو معہ سری کشن کی



چلین ساتہ گرد کدورت سایہ ہم — زمین زیر پا مثل خاک قدم
کہین بہولجانا ای نخل دل — بجوش محبت شتابی کی مل
سہائی جو اکرور والا نسب — تو دیکہا تماشای قدرت عجب
ادہر آیا جو سر برنگ حباب — تو تہی کرشن رتہہ پر بصد آب و تاب
جسومت دل جان سی ہو کر نثار — یہ کہتی تہی رو رو کی بی اختیار
اودہر کرشن سر حلقۂ انجمن — گئی رفتہ رفتہ کنار چمن
نظر آئی شی کشن جب آب مین — پہنسا دل تعجب کی گرداب مین
جیت راس زیر و زبر بیش و پس — وہی آپ ہی آپ تہی ہر نفس

ادہیای اکتالیسوان استت کرنا اکرور کا دریا مین

نظر آئی قدرت جو حسب المراد — ہوا موج زن قلزم اعتقاد
لگی کہنی اکرور عالی وقار — کہ ہین آپ اعجوبۂ روزگار
تن و جان مین تم جسم جو دہو — وجود ہر انسان مین موجود ہو
برہا دلمین دریای وحدت کا جوش — برنگ صدف کہلگئی چشم ہوش
وجود کرم قاطع العیب ہو — کشائندۂ پردۂ غیب ہو
تمہین سی یہ ہین جملہ جن و ملک — مکین و مکان و زمین و فلک

ادہیای بیالیسوان داخل ہونا متہرا مین

غرض جبکہ اکرور بیتاب سی — بر آمد ہوئی پردۂ آب سی
کہا کرشن نی ای عم مہربان — ہوئی کیا دل بیگمان کو گمان

ہوئی غسل دریا مین دیر اسقدر
تماشا مگر کوئی آیا نظر

کہا شرم سی باندہ کر اوسنی ہاتہ
کہ ہین آپ ہر لحظہ انسان کی ساتہ

بہلا مجہسے کیا پوشش عیب ہو
اجی تم تو خود عالم الغیب ہو

غرض سب نہا کر بصد شان و فوج
کنار چمن سی بڑہی مثل موج

در شہر متہرا پہ تہا سبزہ زار
ہوئی خیمہ زن اوسمین مثل بہار

لگی کہنے اکرور عالی گہر
قدم رنجہ فرمائیے میری گہر

کہا جائیے پہلی سلطان کی پاس
لہی اوسکو صد گونہ تم سے ہراس

گئی الغرض وہ سوی بارگاہ
ہوئی چشم و سر کے قدم بوس شاہ

کبھی جبکہ کیفیت جزو کل
عدو کہلکہلانی لگا مثل گل

خوشی سی بدن مین سماتا نہ تہا
بدن پیرہن مین سماتا نہ تہا

ادہر نند جی کرشن عالی نسب
ہوئی سیر متہرا کو رخصت طلب

سر کرشن و بلدیو شیرین مقال
لگی سیر کرنی بصد قیل و قال

عجب شہر تہا رشک باغ جنان
زمین جسکی تہی غیرت آسمان

پہنچے مکانات شاہی کی بات
کہ ششدر رہون خود دیدۂ شش جہات

ہوا ناگہان چار جانب سے غل
کہلا شہر متہرا مین ہے تازہ گل

زن و مرد شہر اپنی گہر سی نکل
پی پای بوسی چلی سر کی بل

ملی راہ مین گازر شہریار
بغل مین لیے جامۂ زرنگار

کہا کرشن نی ہمکو بخشو لباس
مشرف ہون تا جاکی سلطان کی پاس

کیا اوسنے کب ہے یہ تاب بشر
جو پہنے لباس شہ بحر و بر

تمہین اپنی گائین چرانی سے کام
نہین تمکو زیبا یہ طرز کلام

سر کرشن جی تب ہوئی خشمناک
پی جامہ اوسکو کیا فرش خاک

جو گوالون سی تہا چولی دامن کا ساتہ
لباس تکلف دیے ہاتھون ہاتہ

پہنی لگی جیٹ و دانش پسند
کہلی بندان کستی تہی جامہ کی بند

وہ تنگی سی تن مین جو آتی نہ تہی
یہ جامی مین ہیولی سماتی نہ تہی

ملا ایک خیاط عجوبہ ہنر
گرا وہ قدم پر بصد انکسار

گئی یکقلم اوسنے جامی درست
بنائی وہ پیراہن تنگ و چست

سر کرشن و بلدیو سجکی لباس
چلی آگی بی خطرہ و بی ہراس

ملا باغبان بر سر رہگذر
بمنت ادہنین لیگیا اپنی گہر

لگی پیشکش اوسنی پہولون کی ہار
رکہی آگی گلدستہ خوشگوار

ادہیائی چہیالیسون ملاقات ہونا کبجا سی

لئی اپنی یاران ہمدم تمام
ہوئی کرشن جی اوسنی گرم خرام

نظر آئی کبجا ان کو زہ پشت
بجسم خمیدہ بہ شکل درست

لئی ہاتہ مین صندل خوشگوار
کہ کافور ہو بوی مشک تتار

ہوئی کرشن یون مرجع گفتگو
کہ تو کون ہی ای زن نیکخو

کہا اوسنی ہین ہون پرستار کنس
مطیع و کنیز وفادار کنس

در قلزم بی کمالی ہون مین
مگر تابع حکم عالی ہون مین

ہوس ہی کہ چہوہون زمین ادب
گہسون شکل صندل جبین آدب

ملون آپکی صندل ہی بی نیاز
بڑہی آبرو سب مین ہون سرفراز

دکہائی جو تہی باغ قدرت کی سیر
کہا کرشن نی مسکرا کر کہ خیر

تن کرشن و بلدیو پہ بر ملا
بذوق اوسنی سب صندل تر ملا

غرض ہرنی رکہکر قدم پر قدم
ذقن چہو کی سیدہا کیا اوسکا خم

بنی وہ بنی نادر روزگار
تصدق ہو جسپر عروس بہار

کنیز کہ ہوئی جب پرستار کرشن
بڑہا جذبۂ شوق دیدار کرشن

کہا اوسنی تب زینت خانہ ہو
کہ رشک مہ و مہر اوسکا شانہ ہو

کہا ہنسکی ای دلبر دلفروز
چلین گی بس از عرصۂ چند روز

چلی وانسی سی کرشن با صد گر
ہوئی محفل شاہ مین جلوہ گر

تہا معجزہ آشکارا کیا
دہنک شیو کا لیکر دو پارا کیا

گرا جب زمین پہ وہ مانند کوہ
ہوا حلقہ زن ارجسون کا گروہ

ادہر کنس کو جب یہ پہونچی خبر
کہا ہرنی آہستہ بلرام سے
چلی الغرض وان سے سنگ کرشن چند
یہ ہی شہر متہرا مین اپنا گہر
کمین کچہ حصول ندامت نہند
رئیس آتش غم سے جلتا تہا وہ
کہ ہے یعنی اوسکا جدا تن سے سر
کہ سرگرم تیار ہیئے بزم ہو
بصد زینت و زیب پیراستہ
جو تہا شاہ کا اک مقام بلند
ہوا جب نمایان نشان سحر
ادہر کرشن بلدیو بہی لیکے گوال
تہ چرخ نیلی وہ تہا اہل شور
لگا شور کرنی وہ شوریدہ بخت
بہت تمنی وی رچپنو کو شکست
کیا ہاتہ سے اوسپہ بلدیو نے وار
کہلا حال شطرنج باز یکا سب
کبہی اوسکو ملکاتی پہول پہول
سوارونکی تہی کشتہ لاکہا بحال
لئی ہاتہ مین دو نو دندان فیل
قضا جانتی تہی جو تہی اہل خشم
کہا شاہ نے تب بہانگ بلند
کہ ہے آج فرمانروا کو امنگ

روانہ کیا لشکر خیرہ سر
کہ فرصت ملی صبح عام سے
اوب سے ہوئی جا کی پاپوش نند
عبث سکو کرتی ہو زیر و زبر
سر دشمنان پر قیامت نہ ہو
تو ہر لحظہ کروٹ بدلتا تہا وہ
سراسر ہی تن روغن تر مین تہا
شریک آ کی وان ہر اولو العزم ہے
وزیروان نی کی محفل آراستہ

گئی ہرنی سب تو وہ خاک وہ
مناسب ہی یلیی سوئی خوابگاہ
نظر آئی جب جامہ زیب و بہش
وہی ہی ابہی عادت و طرز خو
وہی شب کو یان سب بصد فکر خواب
قضارا کہین ہو گئی آنکہ بند
ہوا خفتہ خواب سے ہوشیار
سب آئین سر کرشن و بلدیو نند
ہوئی حاضر ارکان دولت تمام

ہوئی دم مین آلودہ خاک وہ
کہ وہان منتظر دیکہتی ہونگی راہ
تو کی یون سری نند نی بندہ نہ ہوش
نہین بہتسی جاتی لڑکپن کی بو
گیا شہ ادہر سے آرامگاہ
تو آیا نظر اوسکو خواب گزند
وزیرون سی بولا بصد انتشار
کہ ہین خواب سے مجکو وسواس چند
امیر و ندیم و رؤسای حلم
وہان جم کی تہیا وہ با صد گزند
گئی نند محفل مین با کر و فر

ادہیائی چوالیسوان آنا کرشن کا اور مارنا فیل کو

گئی بزم شہ مین بصد قیل و قال
کہ تہا دس ہزار اوسکو ملکو ننگار
ہوا جلکی سرگرم گفتار سخت
مگر اب ہو سہم پنجہ فیل مست
کہ رچ ہو کی لی اوسنی راہ فرار
گیا شاہ ہیلی کی ادب مین ذرب
کبہی جو لیتی تہی پکڑ اوسکی جہول
پیادونکی چلتی تہی کوئی چال
گئی بزم شہ مین بصد قال قیل
لگا ہوسری نند مین نور چشم
لڑو النسی سب پا کر و قلعہ بند
لہذا ہی شوق تماشای جنگ
اگر خیر زور آزمائی کرین

در بزم سلطان یہ تہا فیل مست
کہا بڑہ کی بلدیو نی فیلبان
کہا مارنا اسکا بازی نہین
بڑہا جب وہ بدمست مرد فیل
پہر اکرشن کی رخ وہ مثل صبا
نکل آئی جہلک کر وہ فرخندہ ذات
غرض اوسکو مارا بصد زور دست
لڑا فیلبان ہو کی تب خشمناک
یہ قدرت تہی اوس عرصۂ جنگ خیز
جو غالب تہی تاریکی چشم کور
جوان اوسمین تہا ایک چانور نام
کہا چشم و سر سے ہی فرمان شاہ
شہ کنس کی جب سبا کی کرین

جو دم مین کری فیل کو دیکہو مست
ہتیا اوسکو گر چاہتا ہی امان
یہ گوکل کی نیرنگ سازی نہین
بلا تا یہ شہ کی شتابی کی پیل
لیا شاخ دندان مین آکر دبا
کیا اوسکی سبہت بدیکو مات
شکستہ ہوئی ہر دو پست و شکست
کیا انکی قہر سی سینہ چاک
نظر آئی سی کرشن ہر رنگ مین
دلیرا نکو سمجی جو تہی اہل زور
ہوا کرشن سی آکی گرم کلام
ولیکن نہین نسبت کو وہ کلا

ادہیائی پینتالیسوان مارنا چانور و مشٹک پہلوانونکا اور پٹکنا کنس کو زمین پر بلندی سی

بڑہا جبکہ وہ دراجیس بد شعار
ملی سر سے بازو دست و پا
ٹپک کر گری پہر وہ مفسد بلا
گردن جسم لبسدیوسی سر جدا
شنایہ تو سب محو حیرت ہوئی
اوسی دم سریکرشن نے کی وہ جیت
ہوا اوٹہ کی آمادہ جنگ وہ
بلند ایسی ہیکا اوسی کر کی پست
برادر جو آٹہ اوسکی تہی بد شعار

ہوئی کرشن آمادہ کارزار
سر و سینہ و زانو و دست و پا
ہوئی دونون آغشتہ خون جابجا
سر خواہر بانی شر جبکہ
عدو غرقہ بحر غیرت ہوئی
کہ پہونچی قریب شہ خود پرست
وہ کہانی لگا سحر و نیرنگ وہ
زمین پر وہ آئی پی بند و بست

صفت آرئیون کا جما پہر رنگ
دم چند زور آزمائی رہے
یکا یک عدو بادل دردمند
پدر کا قلم ایک قلم کر کی سر
زمین کا بدن تہرتہرانی لگا
ہٹا پہلی پیچہی کو وہ تند گام
پکڑ جبکہ سر پہر نی لی ایکبار
بجی شادیانی مچا شور و غل

لگی ہونی بلبہ مشتک و خنگ
ہر اک دل مین حیرت سمائی رہی
گرو بہلی دونونکو محبوس بند
عوض نونکا ان سر بلندی نی ہی
سر چرخ جگر سا کہانی لگا
حیا نی لیا پای ہمت کو تہام
کہ تہی بہر سرکش وہ چوٹی کی ہا
ہوا اوج گردون سی باران گل
نشش و پیچ مین آگئی ایکبار

سریکرشن کا پٹکنا کنس کو زمین پر مع اور بہائیونکی



دو چار آگے جسدم ہوئی وہ شریر
جو تہین بانوی شاہ اہل ستم
سر لاشہ پر روتین زار زار
الم سب بجا ہر حسب رسم دیار

ہوئی پنجہ مرگ مین دستگیر
ہوئین غرقہ قلزم درد و غم
کراو منہ اودل بجر بے اختیار
جلایا تن مردہ شہریار

غرض کہینچکر لاشہ شہریار
محل سی نکلکر چلین بر محل
سریکرشن نی کہی کلمات پند
جلایا جلی دل کو مانند عود

کنار جمن لیگئین موج دار
لب بحر جمنا گئین سر کی بل
عطا کی دوا اہی دل دردمند
جلا دی پی رسم اہل ہنود

ادہیای چھیالیسواں تخت نشین ہونا اوگرسین کا

مسر کنس و بلدیو عالی مقام
جو تہی ہمسری دل شکستہ عوض
ہوئی کرشن و بلدیو جی لمبین شاد
کبھی دل کو تاب جدائی نہ تھی
گئی پھر ہوئی خانۂ اوگرسین
سبھی بی بسو نسی پہ بستی تمام
کریں خود بہ دولت جو تدبیر کام
حجابات ایک تہی سرور لا
بعوض ادسکی دی نوجوانی مجھے
ہوا تب کشیدہ شتہ ارجمند
یہ تہا دوسرا پور عالی صفات
دعا دی پدر نی بصد ابتہاج

ہوئی داخل جس گھڑی گرم خرام
خجالت سی خود دست بستہ ہوئی
کہا بعد مدت بر آئی مراد
نگہبان تک اپنی رسائی نہ تھی
ہوئی زیب کاشانۂ اوگرسین
پہلی پھولی گلزار ہستی تمام
غنی سر سے ہو زینت و تخت و تاج
پسر کا تہا نام اونکی مشہور جہد
ملی لذت زندگانی مجھے
دعا اونکو دی با دل درد مند
پر از عقل و دانش نیکو صفات

نظر آیا جب جلوۂ نور عین
گری پانی جو دیکھی مصیبت تھی
جو ہم ساکن خانۂ بند تھے
لگا ماں نے چہانی بیٹوں کی سر
جدا کر کی پاؤں سے زنجیر سخت
کہا میں سزاوار شاہی نہیں
روایت یہ ہے کرشن جی نے کہی
کہا اپنی جی میں ہو کر ملول
پسر نے جو دیکھا یہ طرز خلاف
کہا نہیں تیری نسل فرخندہ بخت
لباس جوانی دیا باپ کو

منور ہوئی دیدہ والدین
ابھی خود رضا ہی وہ پانون سے
کبھی بند دن گویا کہ پابند تھی
تصدق گئی گوہر اشک تر
کہا تم ہوا اب وقت آرائی تخت
مجھی ذوق عالم پناہی نہیں
نہیں زیب جد نشینوں کو شہی
میرا جانئہ زندگی کر قبول
تو کی صاف دل ہوئی انکا
ہوئی کبھی لائق تاج و تخت
رسیدہ ہیں رسیدہ گیا آپ کی
تری نسل ہوا فخر تخت و تاج

تخت نشین ہونا راجہ اوگرسین کا متہرا میں



کہا کرشن نی بصد چاہ و کد
کہ ہم سب ہیں بنتی نسل جد
کریں کس طرح ہم خلاف رواج
مگر آپ مہان روز تخت و تاج

رہین گی یہان ہم بی بہبود
چنودر کرشن و بلدیو چلنی لگی
یہان کا بیا کہہ یا مختصر
کہان آپ ہون گر کو گرم خرابم
سمجھتے رہے ہکو نور نظر
سنا سب یہی کہ ہوئی نیح جا
کوئی گوال اومین بسدا شان نام
کہان برج باسی کہان کنج جا
کہا نند نی تم چلو اپنے گہر
دئی الغرض خلقت ہر بگہر
نہ دیکہا جسوجت ز جہان گشتان
کبہی ذکر فریاد و زاری کرے
ہوا مشورہ پہر کشتی کی نیح
بلائی سری اگر گ من ایکروز
اوا جب ہوئی رسم جگیو پت
وہان رکھہ تہی سندیپن تا ندر
فن و علم و اداب ہر ہنر
جو ہو حکم اہی حاکم با عمل
فلک آئی بیکہ ہی رکمہ چشم تر
یہ لہر اگئی موجہ آب کو
غرض کشتی بلدیو عالی وقار
سمندر فی آگہہ کی التماس
سری کشن جی دلین کہا پیتا ہ
کہا ہر فی شب با دل ہو ...
جو تہا سر بر شکل ناقوس وہ

سر سر کشان ساتہ سنگہ یکی
الم دوست افسوس ملنی لگی
سنو اور کیفیت طرفہ تر
رہین گی یہان ہم بی انتظام
جگہ ہکو دی مثل جنت جگہ
رہین کچہ دنون افزکی پیش نگاہ
ہوا جوش الفت سی گرم کلام
کہان پہر وہ سبزہ وہ چمن
مگر رکہ وان ہو عزم سفر
کیا سبکو رخصت بعد کرو فا
دگر تمام کر رہ گئے منفعل
کبہی شب کو اختر شماری کرے
رہی چند مدت وفادار نند
اٹہا لا سر محفل دلفروز
لگین اشیر اگادی گووند گیت
رہی دونون با ہم بعید افتخار
ہوئی سکہ کر انتخاب سہر
بجا لائین جا کر یہی سر جل
کہاہے تمنائے نور نظر
ڈوبا میری فرزند یاب کو
او سید ان ہو گئی زیر سوار
نہین وہ زر بر ترے بہر پاس
گئی بحر مین صورت موج آب
یہ کی اہنی خونریزی رائیگان
بجا فی لگی ہوکی مانوس وہ

غرض رحم فرماکی پابوس پر
او سید م منادی نی پایا ولیچ
لئی کرشن و بلدیو کلف لباس
رہین ہم کبہی ہمدم بر آپ ہی
مگر آپ کے گہر رہین جیسے ہم
یہ سنکی وہ سر گرم زاری ہوئی
یہان عیش کو ہو گئی حد سی زیاد
مناسب یہی ہکو ہو لیجئی آپ
لگی کہنے تب کرشن عالیجناب
چلی سب سر مہہ و بدعوان
بنی رفتہ رفتہ وہ مشکل ہلال
ادہر کرشن و بلدیو با عزو جاہ
سکہا یا مین ملت و رسم و دین
لگا یا گئی ہر کسے نار سکو
پی کسب علم و ہنر ایک روز
ہوئی عرض چند مین اکبہی طاق
دم رخصت اگر یقی کی التماس
غرض کہہ گئی سو یہی دولت سر
لب قلزم اکہ بعید فیل چلا
بلا کرم اوسکو لا دیجئے
بی حاصل فسخہ چشم کور
مگر یہی خوشنگاہ سہل شر
کیا چاک اوس مرد بو بگشتہ کو
اجل سی اسی ہمکنار ہی ہوئی
او سید م وہ بخشندہ تخت و تاج

اٹہا لا سر تخت طاؤس پر
دوبارہ ہوئی زینت تخت و تاج
گئی خیمہ نندین بی بہر بس
کئی جا ہمین ہر ایک کی ماں باپ بی
ہو نشن دیو کی مبتلائی الم
اودہر چشمہ چشم جاری ہوا
رہو گی گنتا بع انقیاد
بہار دو روزہ یہو لین آپ
قدمبوس ہرگز کی ہو گئی ...
کوئی ہو حیرت کوئی بیقرار
بدن ہو گیا گہٹ کر شکل ہلال
لگی رہنے یادر کی پیش نگاہ
نشان ہنر سیکھیے دل نشین
مکمل کیا رشتہ تار کو
ہوئی اتفاقا یہ دنون فیروز
رکہا بید خواہ اونکو باہر طاق
رہی ہم بہت خود بدبست ...
کیا اپنی نیچا یہ سے مشورا
نہایا مین ہمراہ آل و عیال
ہمین نقش قدرت دکہا دیجئے
لب بحر شور آئے بازور شور
عجب کیا او ٹہا لیگیا ہو سپر
نہ پایا مگر طفل سر گشتہ ہو
نہ کچھ اپنی مطلب بر آتا ہوئی
گئی جانب شور دہرم راج

کہا اوسنی ہای مبارک پہر
لہذا رکھا اس پسر کو بری
دیا منتظر کو وہ نور نظر
کسی دن ہوئی ہر کو جب نکلی یاد
لکھی ہر تسکین کلام ادب
میری غم میں جاگی ہا مہر تہو
کہا پہر یہ اودھو سی ای نیک نام
وہ تقریر تو کہیو اونکی ساتہ
کہیں اور کیا تم سی ای ارجمند
فقط ایا شہر دلا دیں وہ
سنی جب کہ سر نندجی نی خبر
کہلا کہ اوہتیں ہو وہ خوشگوار
ہمیں ہی زبس کرشن سی اعتقاد
دیا نامہ زار سربستہ وہ
نہ سمجھو اونہیں طفل اور لڑکا
اجل اونکی ہستی میں بستی ہیں
شادی نگی جوش و خروش میں
ہوا دفعتہ چاک دامان صبح
ادہر گویا نہی اوٹھیں صبحگاہ

کہا لا کسے حاضر وہ بخت جاگا
نہ بخشا کوئی قالب عنصری

کہا پہر یہ گسکی جبین نیاز
پسر نند کی تہی کرشن عالی تبار

ادہیای سینتالیسواں اودہو کا برج میں آنا

ہوئی اپنی گلشن کی جو بو لو کی باغ
رہ بندگی سی سلام ادب
رکھو عشق باطن کہ ظاہر نہو
سوی بیج ہو یا نسے گر جر الم
سری دست اودہا لین وہ سب کی التفات
کہ کافی ہی نکتہ پی عقلمند
کہ تہا نخل گلشن طرب خیز وہ
تو خوش ہو کی لائی اونہیں اندر گہر
دیا اک پلنگ جواہر نگار
کبھی وہ بھی بہولی سی کرتی یاد
سنائی مضامین برجستہ وہ
وہ ہیں باعث ہستی مہر و ماہ
کبھی اوج قدرت کو پستی تمیز
سبکسار کردینگی وہ شوخ تین
ہٹائی کلی سی گریبان صبح

لکھا نامۂ جان فزا بہر نند
ہی نازنینان شمشاد قد
مگر سیکہہ لو رسم و آئین جوگ
سنا نا یہ خط جمع تمام میں
سنا نا اونہیں کلمہ بندہ وہ
ہوا نامہ بر ہر کی تقریر سوا
ہوا رفتہ رفتہ یہ غوغا عام
ملی صورت شکر و شیر وہ
غرض پوچھہ کر گرم و سرد سفر
کہو کچہ جگہ گوشہ دل میں ہی
کہا پہر یہ اودہو نی از راہ پند
وہی ساری عالم کی ماں باپ نند
جو ہی ذات اقدس نزدیکار وہ
نہ دور اونکو سمجھو وہ ہیں سب کی پاس
زبس مختصر کرکی طول سخن

ادہیای اڑتالیسواں گفتگو کرنا گوپیوں کا اودہو سے

کہ معلوم تہا مجکو اول سی راز
گئی بیٹھ سنتہ میں نا ملد
گئی سوی متہرا قصد کرکی فر
ہی تا غبار دل دردمند
لکھی یہ نصیحت قصد بشد جو
کہ شائستہ ہی روگیو نکو بر جوگ
کہ قاصد مطلب پہنچی اوم میں
کہ ہوی نہ ہمکو جگر بند وہ
چلا سیر گلشن کو نخل بہار
کہ آیا کوئی قاصد خوش خرام
ہوئی جوش دل سی جو فلگیر وہ
سری نندجی بولی با چشم تر
اثر کچہ ہیری عشق کا مل میں ہی
نہ سمجھو کبھی فرقت کشن چند
جہاں دیکہو جلن آپ ہی آپ ہیں
نمایاں ہوئی رکہہ گی تار وہ
کہ بو باس کا ہی اثر گل میں بس
گئی وہ بھی غسل بحر جمن
چلیں پانی بہر نکو بہر کی آہ



بڑی رتھ پہ جب کو ہونگی نظر / تو نرگس صفت رہ گئین منتظر
کوئی بولی شاید کہ پھر آتی ہین / مگر بعد مدت کی گھر آتے ہین
کوئی بول اوٹھی با دل منفعل / رہی ہی نہ اکر در آشفتہ دل
کوئی بول اوٹھی دیکھا اودہو ہی نام / یہی ہا کرشن کا قاصد خوش خرام
بڑہین الغرض وان سے رک رک کے / ہوئین گرم نظارہ جہک جہک کے
جو یون حلقہ زن ہوا حلقۂ زن / تو اوتری وہ سر حلقۂ انجمن
غرض گوپیان لی گئین گہیر کر / ٹہالا دہ سایۂ نخل تر
ہوئین جمع جسد ہم وہ سب دردمند / سنتا یا اونہین نامہ کرشن چند
کہا اب کرو تم فقیرانہ بہیس / مبدل کرو شکل دیوانہ بہیس
سنا جب اون شعلہ رویون نی / غضب سے ہوئین مثل آتش وہ لال
کوئی گلبدن جل کی رونی لگی / کوئی ہاتہ مل مل کی رونی لگی
کوئی تلملی باندہ کر رہ گئی / کوئی خشک لب چشم تر رہ گئی
کوئی بولی اب تاب طاقت نہین / ہمین نامہ سننی کی طاقت نہین
کرم ہم پر اب اک نگہ کیجیے / بس اب اپنی دفتر کو تہ کیجیے
کوئی بولی یہ قاصد بی خبر / مقرر ہی کبجا کا پیغامبر
کوئی منہ کو حیرت سے تکنی لگی / کوئی ہو کی بیدم سسکنے لگی
کوئی بولی چل ای نسیم سحر / کسی ین نہ اوس گلکی لادی خبر
کوئی بولی ای جذبۂ اشتیاق / کشش کر کے لا اونکو پہر بلاق
کوئی بولی ای آہ پر سوز دل / تڑپ کر ذرا اوسنی وریدہ دل
قضارا جو زنبور اک آیا نظر / تو اک بولی جہنجہلا کی با چشم تر
حذر کیجیے سانولی رنگ سے / بہرا ہی یہ افسون نیرنگ سے
نہین جہنکا افسون وہ کالی ہین یہ / دل اوچکا کر ڈس لینیوالی ہین یہ
پہرین جب وہ سرگشتہ و چشم تر / تو اودہو کو مہمان کیا اپنی گہر
کہا آپ جو تشریف لائین تو خیر / عجب کیا جو ہو باغ جنت کی سیر
بہانتا تک جو آئین ہوا اونکو عار / کی پیشوائی چلی جان زار
غرض آگئی اودہو بجوش طرب / ہوئی تند سی ملکی رخصت طلب
مری روہنی جی کو کرکے سوا / گئی شہر متہرا کو مثل صبا
سر کرشن ہلدی کی چہو کر قدم / کہی سب وہ کیفیت بیش و کم
کہا اون گل و گلشن و برگ و بار / بنا ہی ہر اک دیدۂ انتظار

اودھیائی اونچاسوان جانا کرشن کا کبجا کی گھر

ہوئی ہر کو اک دن جو کبجا کی یاد / گئی اوسکے گھر پر وہ عالی نژاد
ملا اوسنے سر پر غبار قدم / ہوئی بر ملا جان نثار قدم
بچہاتا تہا پلنگ جواہر نگار / بہار اوسپہ ہو جان اوسنی نثار
سر بستر گل پہ مانند بو / ہوئی جلوہ آرا وہ فرخندہ خو
وہ چادر ہوئی چادر کہکشان / ہوئی پای ہم پایۂ آسمان
وہ تکیہ ہوا تکیہ گاہ امید / وہ مسند تہی پشت پناہ امید
لیا اوسنی بن ٹہن کر اپنا سنگار / بنی شکل گلشن وہ رشک بہار
جگہ پائی پہلو مین مانند دل / وہ بیٹہی اک انداز سی متصل
دیا پہول کر اوسکو لطف وصال / کیا ہرنی باغ جہان مین نہال
چلی وانسی شہی کرشن با کر و فر / ہوئی قصر اکرور مین جلوہ گر
غبار قدم اوسنی سر پر ملا / تن کرشن پر صندل تر ملا
کہا خود بدولت نی اکرور سے / خبر لائے ہستناپور سے
کہ کتنی وہان ہین گرفتار غم / برادر ہین پانچو اسیر الم

اودھیائی پچاسوان جانا اکرور کا ہستناپور مین

ہوا حکم جسدم یہ اگر ور کو
لگا کہنے درجودھن نامور
رہا کہہ کی فرزند پر تھہر تخت
پہ پربھگت کو لی لیا اپنے ساتھ
یہ افسانہ دردو غم میں ہی
ہوا شاہ درجودھن نامدار
کہو کرشن سے کی پہنچے ہیں ہستنا

روانہ ہوئی ہستناپور کو
کہو حال اسبد تیو بلدیو سے
ہوئی جودوہ فرزانہ تاج و تخت
قدم پہ گری باندہکر دونوں ہاتہ
دم آدمی دم بدم ہیچ ہے
کیا شیوہ خودسری اختیار
کہ ہے دم بدم کثرت اضطراب
کہا موہو سب جو دیکہا تہا حال

سوی بزم درجودھن نامدار
شہ اگرسین اب ہے ہونیکا نام
سنی جب سراسر یہ تقریر شہر
کہا بس سب امی مادر مہربان
کہا اوسنے ہیں کرشن و بلدہر بخیر
یہاں آج جن کی تکل تہہ دیو تہیم
پہری وہ سنی کہ سنگرا کرو تب
سنایا وہ افسانہ پر ملال

گئی شاد خرم وہ ذی اقتدار
نہیں اونکو اپنی یکانو نسی کام
گیا ایلچی وان سے کنتی کی گہر
غم پانڈوین تم نہو نیم جان
بغیر اونکے یان حالت دل ہی بخیر
جاپہنچے ہیں پابند آزار و بیم
گئی بیٹیں سے کرشن لال اب سب

ادھیائی اکاون لڑنا جراسندہ کا کرشن سے

جہان میں تہی کو عشرت ہیدار
نہ نغمہ کی دہن تہی نہ مے کا خیال
سنی اوسنے جب داستان ملال
چڑہا بست و سہ چہونی لیکے لال
ہر اسان عبث ہوئی جسکہ سب
جراسندہ تب جل اوٹہا بیدرنگ
کہا کرشن جی نی کہ خاموش ہو
یہ کہکر اوڑہی دونوں بائندہ
پیادے کہیں پاس مرد فرنگ
ہوئی فوج دام اجل میں اسیر
گری جمع پھر اپنے بے شمار
چڑہا الغرض ہفت دہ بار وہ
کوئی لچھمن دیو تہا تند گام
جو تم کرشن جی بر سر جنگ ہو
اوسی جا نیو دلمین کرشن چند
ہوا حکم یان اسبو کریان کو تب

نگر بالو سی کنس تہی بقرار
گئیں اپنی میکے کو باصد ملال
ہوا مثل آتش تپ غم سے لال
جلا جل کی بہر لاش اجل
ہوئی کرشن سے لطالسی رخصت طلب
نہیں مجہ سے کرشن کو تاب جنگ
نہ بیہودہ یوں بر سر جوش ہو
چلی جیسے آندہی سی فوج عدو
لیا چاہکی سی سوار و نکو تنگ
کیا شہ کو تب بلبہدر نے دستگیر
نکل رہو آمادہ کارزار
ہوا آکے سرگرم پیکار وہ
سری نارد اوس سے ہوئی ہمکلام
لہیم دولت و تاج و اورنگ ہو
اسیر بلا کیجئے گز ند
سمندر میں شہر اکسی پر طرب

لبِ خشک پر نالۂ بی اثر
پدر اونکا دیو جراسندہ نام
کہا نام جد بنتیونکا فقط
ہوئی شہر پر حلقہ زن یوں سپاہ
چلی فوج میں تہہ پہ ہوکر سوار
لڑیں آگی بلدہر جو ہوا اونکو تاب
دلیرا اہل ہمت کو ہنستی نہیں
رو کی پہر جاکر وہ پای قرار
سر خودسران جو کہ تہی خود بین
کہا ہرنے دو تم رہائی اسی
رہا کر دیا جب یہ خیرہ سر
مگر بار بار اوسنی کہائی شکست
جراسندہ لیتا ہی راہ فرار
جو کم سن نظر آئی پر عقل و ہوش
لیا شہر گہیر اوسنی لاکر سپاہ
اسی طرح کی در ہی ہونی اودہی مکان

رواں خود بخود چشمۂ چشم تر
زبردست تہا دست نغو عام
مٹادونگا مانند حرف غلط
چمن پر جہکی جیسی ابر سیاہ
گئی جانب خیمۂ شہر یار
مقابل ہوں وہ ذرہ آفتاب
گرجتی ہیں بادل برستی نہیں
جہکی فوج دشمن پہ مردانہ وار
گری صورت اشک تر گود میں
نہیں تاب و آزمائی اسی
گئی سوی متہرا وہ باکر و فر
جناب ہری ہر سی پائی شکست
نہیں کچہ اوسی طاقت کارزار
گئی زرد پیتامبر زیب و ششش
تو حد سے مخالف ہوا سد راہ
یہی نقشۂ شہر شک جنان

یہی قصر شاہی نہین سر بسر
غرض دوارکا اوسنی طیار کی
وہان لیکی جدو نشینون کو تمام

یہی گلشن و برگ و بار و شجر
زبس جستی و عجلت کار کی
بسایا اوسی شب بصد انتظام
بشر جاگ اوٹھی بستر خواب سے

بسا جاکی جدو نشینون ہین وہان
بسایا وہ جگر سو درشن پہ شہر
مچانا گہان شور دریای شور
لتعجب ہوا شور شش آب سے

یہی جسطرح جامہ تن مین جان
جو تہا حسن خوبی مین یکتای دہر
ہوا بادھر سی موج نکاز ور

اودھیائی باون مارا جانا کالجمن کا

چلی اوسی شی کرشن عالی وقار
اوٹھی وانسی نور کرانا یہ وہ
رہا صورت دود آتش وہ سات
وہان کوئی سوتا تہا مچکند نام
تعاقب کنان وہ بہی پہونچا شتاب

ہوئی دفعتہ کالجمن سی دوچار
تعاقب کنان صورت ماہ و فر
نگہ آیا نور مجسم نہ تہا
فلک رتبہ و صاحب احتشام
تو دیکہا مخالف ہی سرگرم خواب

نظر آیا جب اوسکو پیتامبر
تماشای قدرت نی پایا ظہور
لگی کرشن اکہ ان کوہ مین
اوڑہایا اوسی اپنا پیتامبر
عمل ہن سمجہ اوسکو مثل عمل

تو لیکا وہ بی پردہ با چشم تر
بباطن قریب اور بظاہر تہی دور
پڑی روح تازہ تن کوہ مین
چہپی گوشہ کوہ مین جاکی ہر
جگایا وہین فتنہ بر محل

چہپنا سری کرشن کا پہاڑ کی کہوہ مین اور مارا جانا کالجمن کا مچکند کی نگاہ سے



کہلی اوسکی جب دیدہ خشمناک
کہا شاہ تہا کوئی مچکند نام

ہوا کالجمن صاف جل بہنکی خاک
جوان بخت و سلطان عالیمقام

پریحیت نی پوچہا کہ ای نامدار
ہوئی رکہہ جو سب راجہ سو تبار

کرو حال مچکند بہی آشکار
تو وہ اوان مچکند مین لی پناہ

ہوا راجہ جیسو نسی وہ سرگرم جنگ
گیا عرصۂ زندگی اونپہ تنگ
بھگوان نے کہا ای شہ نیک ہم
بس اب لی ذرا فرش راحت پہ دم
تری محفل عشرت باقی نہیں
وہ شیشہ وہ ساغر وہ ساقی نہیں
کہا کوہ پر جا کی ہو گرم خواب
نہ وان جاسکیگا کوئی بیحجاب
غرض کوہ میں وہ جفاکش رہا
دل سنگ میں مثل آتش رہا
کہا باعث مقدم پر بسیار
کیا قصۂ کلجمن آشکار
کہا کرشن نے جا کی سوئی شمال
رہو گرم طاعت پی اتصال
قدم پر گرا باندھ کر ہاتھ وہ
گیا جانب بدری ناتھ وہ
ادھر وہ جراسندہ پھر لیکی فوج
چلا دل میں لہرا کی مانند موج
تعاقب کنان لشکر اہل زور
چلا صورت موج دریای شور
چڑھی کرشن و بلدہر کسی کوہ پر
لگی دیکھنی دشمن خیرہ سر
مگر دونوں غائب ہوئی مثل بو
گئی دوارکا میں وہ فرخندہ خو

گئی جاگ رہائی خور و خواب
ہوا راجہ جیسو نیر ظفریاب
گئی جگ ہوئی مٹ گیا خاندان
نہیں اب تری سلطنت کا نشان
کہا مجھکو ہی آرزو صبح و شام
کروں آپ ہی خواب آرام رام
جگائی گا جو خاک ہو جائیگا
کنار اجل میں وہ سو جائیگا
ہوا کلجمن تو دہ خاک جب
کنہیا نے درشن دئی اوسکو تب
کہا اوسنی میں اک گنہگار ہوں
مگر مغفرت کا طلبگار ہوں
ترا جنم ہوگا کسی رکہ کی گھر
ملیگی تجھے یکبت بار دگر
ادھر ہرنی لی پھر جو متھرا کی راہ
کیا لشکر کلجمن کو تباہ
دکھائی جو تھی قدرت آشکار
تو لی کرشن و بلدہر نی راہ فرار
بہت سست و پا مارے گر کر کی جاہ
بنائی مگر بجز قدرت کی تھاہ
زبس ناریوں کو جو تھی ملی لاگ
لگادی تن کوہ میں جلتی آگ
چلی وان سی پھر جسن دغل
کیا شہر متھرا میں جاکر عمل
دیا تخت کو بصد احتشام

ادھیائے ۵۲ بیاہا جانا بلدیو جی کا اور آغاز رکمنی منگل

ہوئی ریوت اک شاہ تھا ذی ہنر
دلیر و سپہدار فرخ سیر
کیا فرط شادی سی ہلدہر نی بیاہ
پھری دوارکا کو بصد عز و جاہ
کہ کنڈل پہ اک شہر غدار تھا
وہاں بھیکمک نام سردار تھا
سراپای عصمت نکوکار تھی
سر جانکی جی کا اوتار تھی
کہا ہی یہ اک دختر بیمثال
سری کرشن سی اسکا ہوگا وصال
کسیدن سری نارد آرجمند
گئی پھر یہ بولی کرشن چند
چیالی قدم اونکا بی پردہ تمام
سعادت کری اونکو جھک کر سلام
لگی ہی جو اوس کا نگی لو سی لو
تو موتی ہیں حلقہ بگوش اوسکی ہو
بڑہا اسکی جوش تمنای دل
کہ جائیں ہم اوس نور کامل سی مل
سری رکمنی تھیں جو بالا ہی نام
ہوئیں طالب وصل سنکر یہ نام
لگا کہنی اک روز محفل میں شاہ
کہاں کیجئے رکمنی کا بیاہ
ارکم کیش تھا روفا کیش تھا
سخن پرور و دور اندیش تھا

جراسندہ جب کر چکا انتظام
ہوئی بزم شہ میں یہ تجویز عام
کہ ہو عقد با مہدر والا مقام
شہ اوگرسین الغرض لیکی فوج
گئی وان بصد رتبہ و شان اوج
لگی کہنی سب مہدیو عالی النسب
سنو شادی کرشن کا حال سب
ہوئی اوسکی گھر دخت فرخ سیر
اطاعت کرین جسکی شمس و قمر
ہوئی جمع اک منجم تمام
سری رکمنی رکھدیا اوسکا نام
بہار اوسپہ گرنی لگی جھوم جھوم
لیا حسن نے پای اقدس کو چوم
کہا رکمنی جی کا مانند نور
ہوا خانۂ بھیکمک میں ظہور
جہاں میں نہیں طاق و ابرو کا جفت
بیان دہن میں نہیں جا گفت
سوا آپکی اونکا ثانی نہیں
کوئی لائق قدردانی نہیں
سو ہی محفل بھیکمک ایک روز
اوٹھا ذکر شری کرشن عالم فروز
یہ عالم رہا پھر تو شام و سحر
اودھر فکر رکمن ادھر ذکر ہر
لگی لینی حضار شاہ سے نام
بتانی لگی رتبہ و احتشام

کہا کرشن کی گر غلامی ملے
یہیں خلعت نیکنامی ملے

رکم بول اوٹھا تب بانگ بلند
کہاں ہم کہاں صحبت کرشن چند

چندیری کا حاکم ہے شیشپال نام
سزاوار نسبت وہی لاکلام

بہت خوش ہوا وہ شہ بدصفات
چلا پھر چندیری سے سجکر برات

کہا اک برہمن سے اے نیکنام
سوی دوارکا تم ہو گرم خرام

یہاں بیاہ کا معرکہ گرم ہے
مقام حیا موقع شرم ہے

گیا الغرض قاصد ارجمند
اوٹھی پیشوائی کو شری کرشن چند

کہلا کر اوسی تحفۂ خیر و گل
سولایا سر بستر بزم گل

دیا اوسنی تب نامۂ اشتیاق
کہا فرط رقت سے حال فراق

شہنشہ نے سنکر سراپا اوسی
کہا آفرین دلسی بیاہا اوسی

در قلزم شہریاری نہیں
وہ شایستۂ رشتہ داری نہیں

رکمنی نے بوقت سعید ایک روز
روانہ کیا قشقۂ دل فروز

سری رکمنی نے سنی جب خبر
ہوئیں تب سراسیمہ و منتشر

کہو ہر سی آجائیں جلد تر
کہ یاں حالت دل ہی نوحہ گر

دیا لکھ کے پھر نامۂ اشتیاق
زبانی کہی داستان فراق

بٹھالا سر مسند زرنگار
قدم دہوئی خود از رہ افتخار

کیا منع گو داب آداب نی
لگی سر بسر دست و پا داب نی

غرض صورت چشم کھولا جو خط
پڑا از جذبۂ شوق تنہا ہر نقط

اوھیتا سی چون جانا کرشن کا اور لانا رکمنی جیکو

بوقت سحر ہو کی رتھ پر سوار
چلی کرشن گہر سی بصد افتخار

ہرن پر پڑی دہنی جانب نگاہ
شگون ونکو رستہ میں آیا ابتدای راہ

شبیہ سواری بلدیو جی کی



نظر آیا وہ شہر زینت سرشت
زمین پر جو تہا رشک باغ بہشت

ستارون پہ تہا وہ زرین خیام
در و نگین تمامی کی پردی تمام

زمین وہ کہ جگہ بین ہو جسے عرش
ہم جا بجا مطرب دل نواز
کہا نامہ بر سے کہ اے ذی ہنر
جراسندہ وان جائیگا لیکے دل
چلی فوج بہر نجہ و ششش کرور
قریب سری کرشن والا گہر
قدم با قدم رہا ہیں تیرہ سر
اوتار اکسی قصر دلخواہ مین
ادا کر کی رسم ضیافت تمام
کبھی کہتی ابتک نہین آئی ہر
مبادا اگر ہو گیا بیاہ کل
چلی آتی ہر کسطرح آپ سی
کہ اتنی مین حاضر ہوا نامہ بر
کہا نامہ بر سے کہ بار دگر
قدم رنجہ فرمائیے وان اگر
ہوا شور آمد مچی دہوم دہام
سری کرشن کیون بی سبب آئے نہین

بچھا سبز بور کا جیسے فرش
بجاتی تہی ساز و بسنی کر کر کرسن
سری آر وکمنی جی کو کر دو خبر
مبادا ہو کچہ ہر سی ارد و دل
ششش و پنج مین سب تھے اہل دل
ہوئی خیمہ افگن بصد کر و فر
جلو مین جراسندہ پر شور و شر
مسخر کیا شہر کو جسنے کاوین
گیا بارگہ کو شہ نیک نام
سری سوز دل کی نلی کچہ خبر
تو دم جائیگا بیکلی سے نکل
نہ رخصت ملی ہو گی مان باپ سے
کہی آمد فصل گل کی خبر
سری کرشن کو جاکی کر دو خبر
رکھون خاک کیا اپنی بالا سی سر
تماشائیون کا ہوا ازدحام
یہ چوڑا کہ حسب الطلب آئے ہین

نہ تہی چاند بی چادر مہ سی کم
غرض وان وہ سر حلقہ انجمن
شہ اوگرسین الغرض کل سہی بان
مناسب تہا جو فوج شاہی تمام
جو نقارہ و ہتہ لمبین بجنی لگا
ادہر گہر سی ششپال با انتظام
پی پیشوائی بصد عز و جاہ
سنی مقدم کرشن کی جب خبر
ادہر روکمنی دل مین بیتاب تہی
اگر مجہ مین کچہ بختیاری نہین
خواصین لگین کہنی بی اختیار
کوئی بولی ہر ہو نگی تم سی بہم
رکمنی جی ہوئین دل مین شاد
جو ہی مندر دیوی کا مشہور نام
ادہر کرشن جی ہلدہر بصد افتخار
زکم کو ہوا سنکے جوش تعب
گیا قصر ششپال مین درد مند

وہ جا جم کے بائی نظر جائی جم
ہوئی صحن گلزار مین خیمہ زن
لگی کرنے بلبھدر سی یون بیان
مدد کی لیے تم ہو گرم خرام
تو بادل سا گردون گرجنے لگا
چڑہا بیاہنے کو بصد احتشام
گئی حسب دستور دستور شاہ
گیا بہیکمک ان کو با چشم تر
پلیان صورت ماہی آب تہین
سزاوار خدمتگزاری نہین
عبث ہی سری کرشن کا انتظار
کوئی دم مین جائینگی مثل دم
ببلا دفعتہ اون کا نخل مراد
پرستش کو مین جاؤنگی وقت شام
گئی بہر گلگشت شہر و دیار
پدر سی لگا کہنے با صد غضب
بیان کی وہ کیفیت کرشن چند

سری کرشن کا رکمنی جیکو رتہہ پر بٹھا لیجانا



کرا ماو نکا مطلق نہین اعتماد ۔ جہان جائین وان کچہ نکچہ ہو فساد
نہین شادی عام مین غم نہو ۔ یہ صف صورت زلف برہم نہو
جراسندہ بولا بہ بانگ بلند ۔ قوی ہین زبس بلبہدر و کرشن چند
مجہی ہفدہ بار دیگر شکست ۔ ہوئی خود وہ اٹہارہوین بار شکست
عیان کوئی شکل قباحت نہو ۔ کہ دعوت مین پیدا عداوت نہو
رکم نے کہا کچہ نہین خوف شر ۔ سمجہ لینگی ہم اونکو تو عدگر
ادہر تو گئی ہی کرشن و بلرام ہتا ۔ محل مین ادہر مجمع عام تہا
سری رکمنی جی غرض وقت شام ۔ ہوئین جانب مندر گرم خرام
پرستش ادا کرکے انداز سے ۔ چلی ناز پروردہ اک ناز سے
او سیدہم سری کرشن عالی تبار ۔ ہوئی گرم رو رتہ پہ کرکی سوار
ہوا فنا ہوئی کل سبہی نخر مردہ سب ۔ ہوئی جیتی جی صورت مردہ سب
سنی جب یہ بلدیو جی نی خبر ۔ چلی لیکی لشکر بقصد کرو فر

ادہیای پچپن شکست پانا جراسندہ ششپال رکم کا

کہا ہر نے رکمن سے اثنای راہ ۔ اگر و نگا مین شادی سے گہر چلکی بیاہ
پنہایا گلی مل کی اک ہار گل ۔ لگا یا گلی اوسنکے زنار گل
بصد جوش الفت جو کی شکرہ ہم سخن ۔ تو فوج عدو ہر لگی سنکے سن
جراسندہ و ششپال ہوکر بہم ۔ ہوئی حملہ آور بصد جوش غم
گہری فوج دشمن سے گوپی کی گہٹا ۔ گہٹا نی اوٹہ کر گیا جہمگہٹا
کہا جاسہد و نی بہ بانگ درشت ۔ گریزان نہو ہمکو دکہلا کی پشت
رکا تہا جو دل لگ گئی تیغ کی آگ ۔ برسنی لگی پہر تو میدان مین آگ
سر لاشہ پر لاش گرنے لگے ۔ اجل اپنا منہ کہولی پہرنی لگی
مخالف ہوئی غرقہ خون ناب ۔ یہی فرق احباب مثل حباب
سراسر کیا سربلند ونکو پست ۔ گریزان ہوئی دونون کہا کر شکست
ہوئی ایسی نوشہ کو شرمندگی ۔ گران ہو گیا جامۂ زندگی
کہا جو گیا اب مین کرونگا بہیس ۔ یہ دہن ہی کہ جنگل سی جا کی وہن بہیس
جراسندہ سمجہا کی گہر لیگیا ۔ سر آسیمہ و چشم تر لے گیا
ہوایان جو ششپال کا حال بد ۔ ہوئی اوسکی مادر کو وان فال بد
پہڑکنے لگی چشم چپ آپکی چہینک ۔ دہڑکنے لگا دل ہوا غم شریک
ستا باوری مٹ گیا جاہ و اوج ۔ گئی تہی دلہن لینے کہو آئی فوج
بنی کی بدولت یہ نوبت بنی ۔ بنا بن کی بہو کہی لگ گت بنی
رکم نی سنا حال جنگ و جدل ۔ چلا گہر سی اک چہوہنی لیکی دل
کہا کرشن جی بانی نہ جیتون اگر ۔ کبہی جیتی جی پہر نہ آون مین گہر
لگی ہونی جب فوج ہلدہر سی جنگ ۔ چلا وہ سوی کرشن جی ہو کے تنگ
لگا جب وہ سر کرنے جلا کی تیر ۔ تو رکمن ہوئین سہم کر گوشہ گیر
اودہر قلعہ زن پہ تیرون کی چوٹ ۔ اودہر شکل گہونگہٹ سی گہونگہٹ کی اوٹ
سری کرشن فرماتی تہی باربار ۔ سری رکمنی تم دہر ہو بی قرار
قلم یکقلم کر دی اوسکے بان ۔ بڑہی شان خفت گہٹی آن بان
چلا پہر وہ جہنجہلا کے مانند شیر ۔ سر دست اوسی کر لیا دستگیر
کہا رکمنی نی امان بخشیے ۔ براہ کرم نقد جان بخشیے
لیا باندہ رتہ سی بصد قیل و قال ۔ تراشی وہین ابرو و سر کی بال
پہری جبکہ بلبہدر بعد از ظفر ۔ لگی کہنی محبوس کو دیکہکر
عوض اوسکو ہر نے سزا لادیا ۔ خسر پورہ کو کیا کسالا دیا
غرض اوسکو چہوڑ اجہال تباہ ۔ سری رکمنی سی ہوی عذر خواہ
رکم ہو گیا بحر غیرت مین غرق ۔ کہا آ گیا جوش مردمی مین فرق
کرونگا نہین وہ کبی ترک لباس ۔ نہ جاؤنگا تا زندگی شہ کی پاس
بسایا پہر اک شہر نزہت مقام ۔ کیا مشتہر بہوج کٹ رکہکی نام
اودہر کرشن و بلدیو جی آئی گہر ۔ ملی سب عزیز آکی باکروفر

ہوئیں لوگ کی شادیوں سے ہر دل / ہوا پر تصدق کیا نقد دل
غرض حسب دستور و آئین بید / کیا بیاہ دونوں کا باصد امید

ادھیای چھپنواں بیان پیدائش سری پردمن کا

کسی رن گیا ہو کئی کیا اسکا کام / چھایا وہاں رنگ عشرت تمام
بسنتی وہ موسم عجائب بہار / وہ کیفیت گلشن و سبزہ زار

وہ رشک گہر تب ہوئی جو بن / ہوئی تازہ اک آبروئی چمن
لگیں گرنے شاخ شجر جھوم جھوم / صبا نے لیا عارض گل کو چوم

ہر اک محو عشرت پرستی ہوا / ہد آشنیو کو بھی جوش مستی ہوا
ہوئی آتش قہر سی خشمناک / جلا کر کیا اوس جلی دلکو خاک

وہ رت کام کی زوجہ ارجمند / ہوئی محو زاری بہ بانگ بلند
کہا قصر شمبر میں کر تو قیام / لگی کہنے پھر یہ ناکام کام

سری کرشن کی گہر میں تھا لیے / شمبر بولا کہ اہل علم و ہنر
بہاویگا دریا میں شمبر اوسی / نکل جاویگی ماہی ترا وہی

مگر بطن ماہی ہی ہو کر نمود / ملیگا تجھی پر وہ دریای جود
وہ رت قصر شمبر میں پیدا ہوئے / پلی زار قدرت ہویدا ہوئے

ادھر سبکو تھا انتظار امید / پہیلا رکمنی جی کا بار امید
تولد ہوا طفل عالی مقام / رکھا پردمن اہل دانش نے نام

منجم لگے کہنے سلطان سے / یہ ایام طفلی میں ہو گا جدا
کوئی نازنین لے کی آئی نگاہ یہ / بہار جوانی دکھائیگا یہ

کہا جا کی شمبر سے نارد نے حال / نہیں اپنے حاسد کا تجھکو خیال
مخالف ترا کام ہمت بلند / ہوا زیب کاشانہ کرشن چند

بنا تند خو پھر وہ شکل صبا / کسی گوشۂ قصر میں آ دبا
جو غافل ہوئیں رکمن نیک خو / اوڑایا گل تر کو مانند بو

سمندر میں پھینکا بصد مکر کو / بہایا دریں بہای امید
کیا منہ میں ماہی نے کہا بیچ آب / مگر مچھ نے لی اوسکو نگلا شتاب

فرو گوہر درج شاہی ہوا / قمر داخل برج ماہی ہوا
وہ ماہی پہنسی دام صیاد میں / گئی بزم سلطان ناشاد میں

کیا خاصہ پزنے جگر چیک جا / نظر آیا اک جلوۂ نور پاک
بہت خوش ہوا شمبر خیرہ سر / پلی پرورش رتکو بخشا پسر

کہا رت سے نارد نے شہود کام / سری پردمن ہیں یہ اوتار کام
ادھر جیسے گم تھا وہ نور نظر / ہر اک مردم شہر تھا چشم تر

کہا جا کی نارد نی از راہ پند / نہ ہو پھر لخت جگر دردمند
ملیگا تمہیں پھر وہ آرام جان / یہ باطن ہی ظاہر بظاہر نہان

جما جب ادھر کچھ جوانی کا رنگ / سکھایا اوسی ستانی آئین جنگ
کہا شاہ کو کرکے زیر و زبر / مجھے دوارکا لیچلو اپنے گھر

یہ سنکر ہوا اونکو جوش تعب / کہا جا کی شمبر سے با صد غضب
سمجھ مجھکو ای دیو ناکام کام / کروں تیرا دم بھر میں کام تمام

یہ کہکر ہوئی پھر وہ سرگرم جنگ / کیا صورت آئینہ اوسکو دنگ
بروی ہوا لی اوڑی بی خطر / قلم کر دیا تیغ بران سی سر

وہیں اوج گردوں سی آیا بوان / اوڑی رتکو لیکر بصد عز و شان
مبدل جو تھی سب خط و خال و رنگ / ہوئیں رکمنی شکل آئینہ دنگ

کیا آکی نارد نی حال آشکار / ہوئیں رکمنی پردمن پر نثار
ملا مال گم گشتہ اصل و سود / لگیں کرنی سر سی ادا سجود

ادہیای ستاونواں بیان حال سترادت کا

کوئی جادوا اک سترادت تھا نام
بصد لطف من او سکو بخشی تھا تمام
گیا کشور خود سری او سنی زبس
گیا بزم ستی کرشن مین ایک روز
یہ تجویز و منصوبہ بزم عام
نہ بھائی اوسی خود نمائی سی بات
وہ من اوسنی رکھکی بطرز درست
کسی جانب اک دشت مین جا رہتا
سر خار سی اوسپہ جیبٹا جو ببر
اوجالا ہوا رقبہ غار مین
اسد اوسنی مار البصد عقل و فن
نہ کچہ آب خورسی رہا اعتقاد
برادر کو مارا بہ درد و گزند
خبر ہوگئی جب مشہور عام
نظر آیا نقش سم راہ جا
کہا سا تھیو لنسی کر دلسوز تم
وہان جامونت جا صبا تہی

رہا طاعت خور مین اغب ام
چمک مین جو تہی صورت آفتاب
کہ تھا مال دنیا سی من یا سیر
دکھایا وہ سرمایۂ دل فروز
ہوئی کرشن جی اوس سی گرم کلام
کہی اپنی برسین بھائی سی بات
گیا سوی صحرا وہ چالاک و چست
سراسر بپا زکر دم و بار تھا
گیا چاک اوسی مثل ایمان صبر
چمک اوٹھی بجلی شب تار مین
وہ دی دختر جامونتی کو من
نہ تہی خواہش زمین ہونکی یاد
وہ من لیگئی ہین سری کرشن چند
ہوئی منتشر کرشن عالی مقام
ملی خوں مین تر استخوان سوار
رہو منتظر تا بہ دہ روز تم
مسہری پہ سوتا تھا با صد سرور

مقدر جو چمکا بزیر سپہر
کہا تم پرستش کرو اوسکی گھر
اوگلتی جو تھی زر وہ شام و سحر
ہوا دل مین جلد بنشیونکو گمان
کرو اسکو نذر شہ اگر سین
بصد دوراندیشی و عقل و فن
ہرن پر کیا اسپ کو گرم خیز
خجل وس سی تاریکی چشم کور
گئی الغرض کشتہ اسپ و سوار
وہان جامونت اک نکو نام تھا
سنا جبکہ سیتر اوت نی حال
کہا اپنی ہمخوابہ سی ایک شب
ولیکن وہی تہی کہاں تاب ضبط
گئی سوی صحرا پی جستجو
ملا لاشہ ضیغم صف شکن
رہی سب سر غار بیدار غار
ہوا اوٹھہ کی آمادہ رزم وہ

سری سورج اوسپر ہوئی گرم مہر
ملی دولت و مال و لعل و گہر
مہنون مین سی سونا ہوا اوسکی گھر
زمین پر یہ ہی نیر آسمان
یہ ہی لائق اور کہہ او گرسین
لی احتیاط اوسکو سونپی وہ من
وہ رہم کر گیا جو کڑی تھی تیز
کہون بہر گور و گوزن اسکو گور
وہ من چہین کر لیگیا سوی غار
جو لنکا مین رام سری رام تھا
ہو قصۂ عیش خواب خیال
کہ ہی دمبدم مجکو جوش تعب
کہا اپنی صحبت مین تھا جنسی ربط
ملی تاکہ کچہ سنخل مطلب کی بو
جو تھا طعمۂ کرگ و زاغ و زغن
ہوئی خود وہ داخل بصد افتخار
کہ تہا فی الحقیقت اولو العزم وہ

جانونت کا سری کرشن سی عذر و معذرت کرنا اور قدمون پر سر رکھنا



کیا پھر یہ اندیشہ دل مین غور / نہین مجھسا ہی رازداں کوئی اَور
ہی اوتار ہمت بلند / نہین جسکو مطلق پہونچتا گزند

قدم پر گرا پھر وہ بی اختیار / سب احوال اوسنی کیا آشکار
ہی ہر یہ شکل سری رام چند / دکھایا اوسی جلوہ ارجمند

کیا اوسنی پھر جانتی ہی بیاہ / وہ من لگی دل سی ہو عذر خواہ
یہان جب گئی دن گذر ہشت و شست / گئی دوارکا کو جو تہی سوی دشت

خبر سنکے خلقت ہوئی بد حواس / لگی پھرنی آنکھو مین تصویر یاس
سری کرشن آ پہونچی باصد حشم / تو آیا پھر اک جسم ہیجان مین دم

عوض از رہ الفت و اتحاد / وہ من سترادت کو دی ہو کے شاد
ہوا تب وہ دریای خجلت مین غرق / عرق آگیا پانون سی تا بہ فرق

دیا آخرش ست بہاماں کو بیاہ / وہ من پھر لگی ہر گھڑی مین نگاہ
جناب ہری سترنی انکار کی / وہ من اوسکو واپس تبکرا کی

ادہیای اٹھاونوان راجا سترادت کا ستہنا کی ہاتہ سی

سنی کرشن و بلدیو جی نی خبر / کہ ہین پانڈو پر صدمہ سخت تر
گئی جانب ہستناپور وہ / کہ تھی جوش الفت سی مجبور وہ

یہان جادو اک ست دہنا تہا نام / دلیر و قوی ہیکل و تند گام
پی ست بہاماں وہ تہا چشم تر / کہ پیغام عقد اوس سی تہا پیشتر

کہا کرت برما اور اکرور نے / رؤسای ذیجاہ و مشہور نے
کیا کرشن سی سترادت نی بیاہ / نہ کی تجھ پہ چشم کرم سی نگاہ

کیا خلق مین تجھکو رسوای عام / اگر حوصلہ ہی تو لے انتقام
گیا وقت شب سترادت کے گھر / وہ من چھین لی کاٹکر اوسکا سر

مگر کرشن ہی دل مین ڈرتا رہا / پی زندگی خود وہ مرتا رہا
نہ تہا چین اوسی غمسی تہا بیکل / تردد سی پامال تہا کشت دل

ادہر جب ہنگامہ غم ہوا / بپا چار سو شور ماتم ہوا
گراست بہاماں یہ کوہ گزند / ہوئین مضطر و ششدر و دردمند

گئین ہستناپور مین ہری کے پاس / سنائی وہ کیفیت درد و یاس
کہا مرگ سی ہمکو یارا نہین / مرض یہ وہ ہی جسکا چارہ نہین

ہوا تہا جو جرم بعید از ادب / چلی خونبہا لینے باصد غضب
عدو سر بسر غرقہ بحر یاس / گیا کرت برما اور اکرور پاس

ہر اک نی کیا چشم دل سی بدر / گرایا اوسی صورت اشک تر
بصد خوف اکرور کو دیکی من / کیا خانہ ویران ترک وطن

گریزاں ہوا تن بہ تقدیر وہ / چلا سہم کر صورت تیر وہ
سری کرشن جا پہونچی پا کر خبر / لیا کاٹ چکر سو دشمن سی سر

کیا پردہ زندگی کو کہ فاش / مگر من نہ ہاتہ آئی وقت تلاش
پلٹ کر سری کرشن جی آئی گھر / ہوئی والنسی بلرام گرم سفر

اودہ مین جو تہا حاکم دلفروز / خوشی سی ہوئی اوسکی محفل فروز
جو کی اونسی سب رسم خدمت ادا / سکھایا اوسی طرز جنگ گدا

نیائی اودہ مین بہی اوس منکی بو / پھری دوارکا کو بصد جستجو
یہ کی ہری سی اکرور نی التماس / کہ جد بشنوں کو نہین کچھ ہراس

جو ہی ہر طرح بی گزندی انہین / پسند آ گئی خود پسندی انہین
دکھا دو انہین کچھ نشیب و فراز / گھسین تاکہ سب پھر جبین نیاز

یہ کہہ سنکے اکرور دوالا گہر / ہوئی والنسی تیرتہہ کو گرم سفر
یہان کرشن جی نی جو بدلی ادا / ہوئی سبکو بیماری لا دوا

کوئی دق سی دق تہا کوئی مضمحل / کوئی غم سی رکتا تہا جیسے یہ سل
کوئی لرزہ و تپ کی بیماری مین تہا / کوئی باد بار اشکبار مین تہا

کوئی درد سر سی پٹکتا تہا سر / کوئی درد آشوب سی چشم تر
گئی سال تک قحط سالی رہی / یہ کیفیت خستہ حالی رہی

رعیت رہی سب بحال تباہ
کہا ہر نی اگر وہ نہین جب سی گم
جہان ہی کوئی بھگت بت قدیم
شفا سبنی پائی مٹا دردسر

ہوئی درد جانکاہ سی تنگ گاہ
ہوئی مبتلائی بلا تب سی تم
نہین اوس جگہہ آمد و درد و غم
بخوبی ہوئی بارش ابر تر

زبس مضطرب ہوکی مانگی امان
کسی طرح ہی اونکو لاؤ یہان
چلی الغرض سب تجسس کنان
غرض ہر کو اکرور نی دی من

کہ تھی ناتوانی سی سب نیم جان
نمایان ہوتا بصورت امن جان
اونہین لیکر آکی اسید عز و شان
لگر ست بہامان کو بخشی وطن

ادھیائی اٹھاونوان بیاہ جانا کالندی کا کرشن سی

سری کرشن بلدیو عالم فروز
دعا کی بہ منت پس از عرض حال
درندون سی خالی کبھی تہکی بن
لب چشمہ تھی اک زن جامہ زیب
کہا مین ہون کالندی اہل سوز
جو دیکہا اوسی ہجر مین بیقرار
کسی ان اگن نی یہ آکر کہا
فقط حکم کی ہون مین امیدوار
چراگاہ کہائی چری مرغزار

گئی ہستناپور مین ایک روز
نہین رہی تا موسم برشگال
ہوئی سب غزالونکی تشنی ہرن
درو ورج دلداری و دلفریب
جگر پارۂ مہر عالم فروز
کیا ہر نی خود اوسکو بہتر سوا
کہ مدت سی ہی شدت تشنہا
چرون دشت مین سبزہ برگ و بار
وہ آتش ہوئی ہر طرف شعلہ بار

جدشٹر و سہدیو و بھیم و نکل
گئی بن کو اک دن وہ عالیجناب
نظر آیا اک چشمہ خوشگوار
کہا اوس سی ارجن نے ای اہل ناز
بحکم مدر ساکن آب ہون
بنایا پہر اک لبسو کرمان نی گھر
مہاراجہ اندر کا ہے خطر
کیا ہر نے ارجن کو ساتھ اوسکی تب
اسد ہوگئی مثل آہو کباب

خوشی سی ہوئی ارجن عقل و کل
مگر پانچون بہائی چلی ہمرکاب
پہر اصورت چشم پر انتظار
گروہ ہمسی بی پردہ افشائی راز
پی کرشن راہی ہی بہتیاب ہون
خوشی سی رہی دونون باہدگر
جو ہین شاہ و فرمانده بحر و بر
چلی سوی صحرا وہ باصد غضب
پلنگ اجل پر ہوئی گرم خواب



وہین قوم نجود جل کی جلتی رہی
ابہی تک ہین آگی جو جلتی رہی

گیا پر قدم تیر ارجن نی سر
گریزان ہوا لشکر ابر تر

لگا جلنی اوسکا جو صحرا مین گہر
ہوا آتش درو سی نوحہ گر

اوسی لیکی ارجن گئی ہر کی پاس
کہا ہی یہ اک بندۂ پر سپاس

گیا سوی صحرا وہ خوش ہو کی جب
کہلایا وہان اک حسین پہول بن

سری کرشن کا کالندری ہل جاہ
رہی اوسمین تا عرصۂ چند ماہ

جو تہی متر بنداز ان ارجمند
سوامبر مین اوسکی گئی کرشن چند

یونہین بہدرا کو جو لائی گہر
یونہین لچہمنا کی ہری ہر نی آ

کہ ناتہی جو یکبار مین گاو سات
وہ ہو لائق دختر نیکذات

دیا دخت ستیا کو سلطان نے بیاہ
پہری کرشن گہر کو بصد عز و جاہ

سرفراز و سر حلقۂ و سربلند

تجلم سری اندر عالم پناہ
روانہ ہوئی فوج ابر سیاہ

وہان بہی تہا اک اجہس نے پرست
سدا بادۂ خود پرستی سی مست

کہا کرشن جی دیکہتی ہی جان
یہ کہکر بلائی ردا ہی امان

غرض نار غم سی بچایا اوسی
سرفراز و ہمدم بنایا اوسی

وہ گلزار جادو مکان طلسم
جو تہی مخزن سحر و کان طلسم

بہمراہی ارجن نیک وزا
ہوئی اپنی گہر آکی رونق فزا

گلون مین گلی ملکی ڈالا جو ہار
چلی کرشن جی رتہ پہ کر کی سوار

نگن جیت تہا اک راجۂ نامدار
کیا اوسنی یون دلمین قول و قرار

ہوا اوسکی ہر مرد انا دبیل
کہ ناتہہ نی جاکی ناتہی وہ بیل

یہ تہین آٹہون ہر صفت آراستہ
کہ ششدر ہو خود حسن پیراستہ

مہارانی وقصر سی کرشن چند

ادہیائے ساٹہوان مارا جانا بہوماسر راکہس کا

چلا آتش اک فتنہ پیل سن وحب
زمین نے کیا تہا تب غم سی تپ

زمین نی کہا مجہکو بخشو پسر
جو ہو حاکم کشور بحر و بر

کہا تیرا ہوگا پسر نیک نام
دلیر و جوانمرد و عالی مقام

کیا دیوتون نی جو قول و قرار
ہوا طفل بہوماسر نامدار

کئی سرنگون کجکلاہان عصر
گرفتار کین دخت شاہان عصر

اڑا سوی بالا و بالا نشین
لیا خور کا کنڈل بصد جبر و کین

کہ دیدن سری کرشن عالی مقام
ہوئی ست بہاما کی گرم کلام

غرض ہوگی پشت گرڑ پر سوار
چلی قتل دشمن کو مردانہ وار

ہوا چار جانب کئی تہی حصار
شرر ریز تہی آتش شعلہ بار

محافظ تہا اوس قلعہ کا دیو مر
رئیس خالی از عقل نخوت ثمر

قصار اجکہ بند تہی اوسکی سات
شش و پنج مین آگئی بدصفات

چلا گہر سی بہوماسر بد شعار
ہوا سر سی آمادۂ کارزار

برنج و سری کشن نارد مہیش
ہوئی حلقہ زن دیوتا گرد پیش

ترقی پر اقبال یاور رہے
وہی خلق پر حملہ آور رہے

کبہی تو جو خود بہر قتل پسر
سری کرشن جی کاٹ لین اوسکا سر

فلک اوسکی در پر گدائی مین تہے
ملک سر بسر جبہہ سائی مین تہے

وہ گلچہرہ سولہ ہزار ایک سو
قفس مین ہمیشہ صورت صید تو

مہاراجہ اندر کا تاج زر
رکہا چہین کر اوسنی بالای سر

چلو باغ سر پہ دکہادین تمہین
نہال کلپ برچہ لادین تمہین

نظر آیا اک قلعۂ سربلند
جو تہا اوج وہم و گمان سی دو چند

کیا اوسکو چکر سدرشن سی خرد
حصار صبا ہو گیا گرد برد

کہ جسنی لگا مثل گردون دون
ہوا طرفۃ العین مین غرق خون

وہ آمادہ کینہ خواہی ہوئی
مگر ملک ہستی سی راہی ہوئی

سر سرکشان جب گری خاک پر
ستاری لگی جہلنی افلاک پر

سرتمی ست بھاماں نکوکار تھیں
غرض ہرنی کا ماسو دشمن سی
عنایت کیا اندر کو جا کی تاج
جو محبوس تھین دخت الاتبار
ادا جب ہوئی رسم شادی تمام
کلپ برچھ بن ہمکو بی قیل قال
کیا گو ہزار اہل گلشن نی شور
بہ فہمائش نارد ذی ہنر

زمین کی حقیقت میں و تار تھیں
جدا کر دیا جامہ تن سی سر
دیا خور کو کنڈل بصد ابتہاج
لیا ساتھ اونکو بصد افتخار
ہوئی سوی بلا وہ گرم خرام
رہین تا وہ باغ جہان مین نہال
شجر کو لیا کرشن جی نی بزور
مٹا شور و غوغا ہوا فتح شر

اللمین کہنی ہر سی بصد اضطراب
ہوا قتل جب مفسد سینہ ریش
جو تھا اوسکا اک طفل خندہ بخت
غرض وار کا ہین گیا اوسکی عقد
لگی کہنی وہ سہ دم یہ نارد سی ہر
مگر صاف سرتہ تی انکار کی
سری اندر تب لی کی فوج عظیم
سری ست بھاماں نے ہو کر تہا

اسی غرق خون کہری ابستان
مطابق ہوا قول اگتین ہمیشہ
کیا اوسکو رونق دہ تاج و تخت
اٹھایا زر و گوہر و مال نقد
کر دیا اجہ اندر کو تم خبر
شجر کی لیے ہر سے تکرار کی
ہوئی در پی جنگ بخوف و بیم
کیا اپنی گہر مین دہ نخل کمال

ادہیای ۶۱ اکسٹہوان گفتگو ہونا کرشن و رکمنی جی سی

کسیدن سری رکمن باوقار
کہا ہرنی ہنسکر کہ ای اہل ناز
جو سچ پوچھیی ہم تو نہ لایق نہ تھی
نہ ہم اہل دولت نہ ذی خاندان
سری کرشن لی ایسی آغوش میں
ہنسی ہی یہ باتین سناتی ہی ہم
کہان زیب نسبت مرتبہ ہی

جناب سری ہری سی تھین ہمکنار
عبث تمنی مجکو کیا سرفراز
کبھی ایسی رتبہ کی لائق نتھی
ہمین ایسی نسبت سی نسبت کہان
او نہین لای پھر جامہ ہوش مین
فقط جوش دل آزماتی تھی ہم
حقیقت مین تم ہمین ناتہ ہو

وہ چھٹکی ہوئی اختر آسمان
کہان ہم کہان شاہ شہپال وہ
تم اب رونق خانہ غیر ہو
سری رکمنی سنکی بی اختیار
کہا بدگمان مجہسی بیاری ہو
وہ بولین براہ پرستند گے
غرض دونون سرمایہ ہوش وہ

شب مہ مین کیفیت کہکشان
کہ ہی صاحب دولت و مال وہ
مری طرح پروانہ غیر ہو
لگین وی مانند ابر بہار
چلو بس اب محو زاری نہو
نہین ہون مین کچھ لائق بندگی
ہوئی جوش دل ہی ہم آغوش وہ

ادہیای ۶۲ باسٹہوان بیاہا جانا پردمن کا او مارا جانا رکم کا

لکھا ہی کہ جب کرشن بنیاد عشیر
کوئی تلوی سہلاتی تھی سرکی پل
رکم نی کسی روز باصد ادب
کہا رکمنی سی یہ ہی مجھکو دہن
بیان کرکی بہا اس راد کہو
چلی جب سری پردمن کی بیاہ

شبستان میں بیٹھی لگی داد عشیر
کوئی دست بستہ لیی مورچھل
کیا رکمن نی پردمن کو طلب
کہ دختر ہو مصحبت پردمن
کیا اسکی ہمشیرہ زادی کو وہ
تو مد مقابل ہوئی صد راہ

کوئی شمع وا او نپہ ہوتی نثار
پسر انکی اک لاکھ اسنہ ہزار
بی فضل مالک ہوا عذر خواہ
قرابت بڑہی اور رہو سب نفاق
سو امبر مین جب دم پڑا بار گل
طریق عدم اونکو دکہلا گو وہ

کوئی گرد پھرتی تھی پروانہ دار
ہوئی صاحب دولت افتخار
رکھا اپنی گھر مین بصد عز و جاہ
تکمل ہو سررشتہ اتفاق
تو پژمردہ سب ہو گئی جزو کل
ہوئی جنگ غلغلہ وار کا اکی وہ

پہلا آخر تش ونکا نکل مراد
لگی ہتی جو لو اوسکی پروانہ وار
سری کرشن و بلبہدر والا صفار

ہوئی اوسنی انرودہ والا نژاد
تو پہونچی لگن از رہ افتخار
چلی فرط شادی سی سجکر برات

رکم کو ہوئی قلزم دل مین جا
یہان شمع سان گو کہ پروانہ تہی
رکم نے رکہا پا ہی قدس پہ سر

کہ ہو دخت فرزند سی اسکا بیاہ
پر انکار مطلق ہی زیبا نہ تہی
تصدق کئی آ کی لعل و گہر

برات انرودہ کی



نبیرہ پہ صدقی کیا مال نقد
یہ دی کرشن جی کو بہیک نی خبر
ادہر سب سلاطین و نیز رہین
جما تختہ نرد کا پہر جو رنگ
کیا ایک بہیک اونکا ہنسی پاس
کلنگ ایک تہا راجہ بد صفات
ہوئی سنکی بلبہدر جی خشمناک

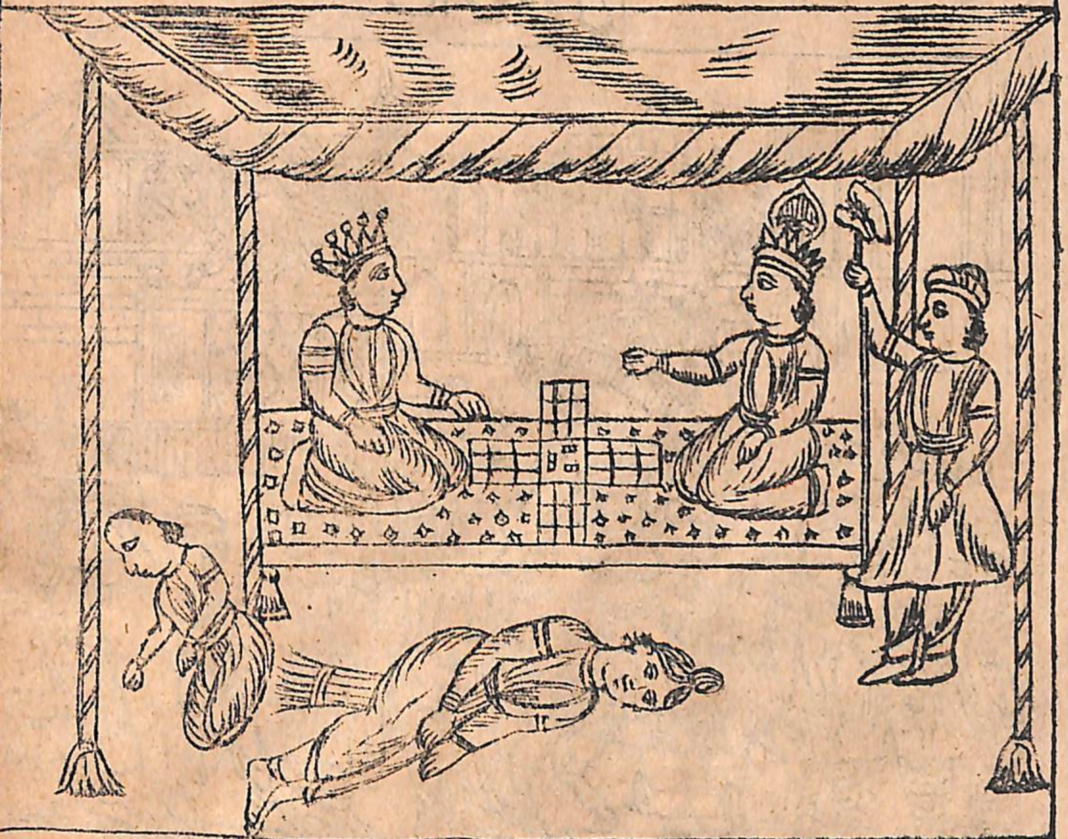
کیا دخت فرزند کا اوس سے عقد
سوی دوارکا تم ہو گرم سفر
ہوئی دیر کی کاوش و بغض و کین
رکم گرم بازی ہوائی و رنگ
ہوئی سب شش و پنج مین ہر اس
رکم سی لگا کہنی ہنسکر یہ بات
کیا دونون اون خفسند کو مات

دل بلی نواسی نواسی کی ساتھ
مبادا عیان کچہ ہو شکل فتور
دیا طیش غم رکم ناکام کو
غرض ہاری بلبہدر جی چند بار
جو تہی ملمین آمادہ جنگ وہ
کہ کہیلو کسی مرد ہمدرد سی
کف پا سی پاسی وہ ماری اینا

ہوا گرم الفت لاسی کی ساتھ
کہ ہین جمع شاہان نیز دیگر رہ
بلایا شبستان مین بلرام کو
ہوا اندہی اونکی گردن کا ہار
ہوئی لال غصی سی بد رنگ وہ
یہ واقف نہین تختۂ نرد سی
جو جیتی بچی دل سی ہاری وہین

جھمکی جام غم سی گئی جھک پڑی چھوٹ	وہ جگ ہر طرح سی گیا اونکا ٹوٹ	غرض لیگئی سب لشکر ان زر	سوی دوارکا آئی بلدیو در

مارا جانا کلنگ او ر رکم کا بلبہدر جی کی ہاتہ سی



اوہیای ترشہوان سرکشی کرنا بانا سر کا

کوئی راجہ سرو بالا تہا بل	کیا جسنی تخت اتری مین عمل	پہر اوسکا بانا ول فیروز	رہا مستعد طاعت شیو مین وہ
ہوئی اوسکی کیلاس ہو بن ترنگ	ترانا او ڑانی لگا لیکی جنگ	جناب سداشیو ہوئی مہربان	کہا بس تمنا ہی دل کی بیان
کہا میری قبضی مین شاہی رہی	بہم حکم عالم پناہی رہی	تب اشیو نی خوش ہوکی بی اختیار	عنایت کئی دست قدرت ہزار
زلسبتہ وہ سرکش ہوا یکی ہاتہ	لگا پانون پہیلانی خلقت کی ساتھ	ہوا بادشاہ زمین و فلاک	ہوئی تابع حکم جن و ملک
مگر بوجہ ہاتہون کا تہا بار دوش	کہتا اونہین ورجوانی کا جوش	بہ تنگ اپنی ہاتہون وہ بشیو تہا	کہ خم صورت شاخ پر میوہ تہا
بڑہا صورت موج دریای شور	بہاڑون سی کرنی لگا جا کی زور	تب اغم سی فرق تہا جو سنگ	لگا توڑنی رہکی چہاتی پہ سل

نکل آئی تھا اوسکو تو باصد ہزار
کہا اب آپ زر آزمائی کریں
کہا کرشن اوتار ہوگا نمود
گری جب زمین پر یہ خود سایہ وار
ہوئی اسکی گھر دختر سبز فام
سری گوری شیو کی با صد طرب
اوسی خواہش ہمکناری ہوے
کہا تب یہ گوری نی اپنی سی خبر
اکڑ کر روش پر جو چلنے لگی
پدر نی دیا اوسکی رہنی کو باغ
کمٹ سر یہ پایان تصدق برق
وہ لطف صحبت وہ بزم عشرت
وہ تھی عاقل و صاحب عز و جاہ
وہ خاکی پسند آئی اوسکو نہ خاک
بہ انداز شائستہ و طرز نیک
اوسیدم وہ ہمراز فرخندہ خو
غرض دونوں مجبور باہم ہوے
ہوئی جبکہ آگاہ دربان در
چلا گھر سی تیر دل وہ مانند شیر
ہوا نعرہ زن جب وہ شوریدہ سر
پشیمان ہوا مفسد دردمند

وہ پہونچا جناب سدا شیو کی پاس
مری درد دل کی دوا ای کریم
لڑیگا وہی تجھسی دریا جیم د
سمجھنا کہ ہم ہیں ہوا آشکار
تو اوکھار کہا اہل دانش نی نام
سکہایا اوسی علم و حلم و ادب
پی شوہر اک بیقراری ہوے
ملیگا تجھی خواب میں ایک شب
دل سرد منہدی سا ملنی لگے
لبی صورت بو وہ از رنگ باغ
بدن شب بجز نزاکت میں غرق
ہوا رائیگان عزم بالجبر خشم
کہ تہیں سا ردہا اوسکی الشیت بناد
نیی صورت غم وہ اندوہناک
پسند اوسمیں تقطیع پیر کی اوسنی ایک
سوی دوارکا اوڑگئی مثل ہوا
حواس پریشان فراہم ہوے
تو کی سب نے سلطان کو جا کر خبر
لیا فوج سی قصر دختر کو گھیر
نکل آئی انرودہ والا گہر
کیا حلقہ مارین اونکو بند
کئی تار دانرودہ سلطان کر پاس

کہا بابی صبر اسکو جہتا نہیں
بتاد و کوئی ورنہ مرد جری
دیا پیر جم آک اسکو بہر نشان
قدم جو گری سرکش گیا گھر کو پیر
پی کسب آئین علم و ہنر
تہمارا نی اک روز تہمیں شیو کی پاس
کہا ای فلک وہ بہی نگار ور
ہوا الغرض بار ہوان جبکہ سال
ہوا اگل کو ہر دم عیاں تھی وہ
ہوئی ایکشب کو جو سرگرم خواب
ہوئی نازنین اسکو بوس و کنار
کوئی جتیر کہا تھی وحشت ورنج
لگی کھینچنی شکل شاہان عصر
غرض شکل جد بنیان کھینچ کر
کہا اوسنی ای سرور خوش کلام
اوڑا کر پلنگ اوسی انرودر کا
وہ افسانہ بختم کہانی ہوا
وہ بر چیم لگا بکنیزی شکوہ
جو دیکھا تو وان دونوں ہمدرد تھے
غرض سکو دی جابکی سی شکست
غرض جبکہ عمد ہوئی ابس نیزہ
انھیں دیکی تخفی انھیں ہم پاس

مر از دور تھا جی سی ہوتا نہیں
بہم ہو جسی طاقت ہمسری
کہا ہمنی یہ کائی پی امتحان
رہا منتظر ہم کرشن کا منتظر
وہ دختر گئی کو وہ کیلاس پر
کہ محو عشرت ہوئیں پی ہر اس
ملیگا تجہی شوہر دل فروز
ہوئی رشک گلشن وہ نخل جمال
صبا جبکہ تمیں اوڑاتی تھی وہ
نظر آئی اک صورت لاجواب
مگر دفعہ جیسی اوٹھی بیقرار
کہا اوس سی احوال غم ناگزیر
نقشا وپر عالم پناہان عصر
مرقع کیا اوسکے پیش نظر
پسر پردمن کا ہی انرودہ نام
اوٹھا ہوی الفت کو گھر میں نگہبان
بہم لطف باغ جوانی ہوا
تو افتادہ خاک بہت مثل کوہ
بہم راغب تختہ نرد تھے
کیا سر بسر شہسوار و نکو پست
ہوا جلوہ افروز مجلس میں وہ

ادہیائی ۶۴ چھٹواں جنگ ہونا سری کرشن جی کی

کسی نی زنار دی جاکر اودہر	لگی ہر سی انرودہ جی کی خبر	اوسیدم بجگم سنہ اہل فوج	چلی کرشن بلدیو جی لیکی فوج

بڑہی آگی جب جمعیت نشان
خبر سنکی لرزاں ہوا اہل تخت
سداشیو کو لہر آگئی بیدرنگ
ملی سر بسر جسم اقدس پی خاک
بصد جوش یو آ سر نامدار
جناب مہادیو شی کرشن چند
بجایا سداشیو نی طوفان کا رنگ

دو بالا ہوئی شان و شوکت نشان
روانہ کیا لشکر تیرہ بخت
چلی صورت موج دریای گنگ
وہ دیدہ جہاندیدہ و خشمناک
ہوا آگی بلدیو جی سی دو چار
لڑی دونوں سر حلقہ ارجمند
وہ آندہی ہوا ہو گئی بیدرنگ
لیا شیو نی تار اپنی اپنا بان

گئی جبکہ کوسوں تک آواز کوس
جناب مہادیو کا کرکر دسیان
وہ کنڈل عجب زینت افزای گوش
جمی لشکر صف شکن صف بہ صف
سری پردمن دیو آ سکند سی
جو شیو بر بہہ بان و نہ کر تہی
جو برسائی آگ آتش خبر سے
لگے سہم کر کچہ کیا دل میں ہیاں

لڑی لشکر تیرہ بختاں بہ اوس
گیا زرنگر کو بصد عز و شان
وہ جیرم غضنفر تہی بالا دوش
بڑہی آگی زور اور و جان بلف
لڑی دیو سر کش کی فرزند سی
تو ہر بار اوسی کاٹ دیتی تہی ہر
فرو ہو گئی بارش ابر سے

لڑنا سری کرشن کا باناسر سے



مٹی سر سبہ کچ نشانو نکو ول	لگی چہانٹی بیہوہ باہاول	تو غافل ہوئی سب صغیر و کبیر	بجوش غضب سبہی مارا جو تیر

سدا شیو نی پہر باصد اندوہ دل
نمایان کیا شعلۂ مشتعل

کیا شعلہ اک کرشن جی نی نمود
لپٹ سی لپٹ نی لگا مثل دود

قدم پر گرا مثل اشک وہ آن
ملی آتش قہر سی امن جان

مگر اوسکی ہان آگئی انتہا وہ
بصد انکساری ہوئی عذر خواہ

سنبہل کر پہر آچو ہنی لیکی دل
کیا ہر نی پہر زور بازو سی شل

فقط چار مثل عناصر رہے
مگر زور بازو مین قاصر رہے

وہ دختر جو تہی صاحب عز و جاہ
کیا اوسنی آنرود سی اوسکا بیاہ

بصد رتبہ و شوکت شان اوج
پہری جانب دوارکا لیکی فوج

کیا فوج نی کرشن مین وہ دون
ہوا رزمین آثار محشر عیان

کیا تہر تہراتا جو وہ شیو پاس
سدا شیو نی بہیجا اوسی ہر کی پاس

گریزان ہوا جہسین ردمند
تعاقب کنان تہی سر کرشن چند

یہان گفتگو مین ہوئی کچہ جو دیر
ہوا پہر وہ آہوی رم خوردہ شیر

سو درشن نی ہاتہ اوسکی مردانہ وار
قلم کردئی صورت شاخسار

قدم پر سدا شیو نی ڈالا اوسی
کیا مورد لطف والا اوسی

سر کرشن جی نی دیا اوسکو راج
نئی سر سی بخشا زر و تخت و تاج

ادہیای پینسٹہوان ٦٥ بیان راجہ نرگ کا

کوئی راجہ نرگ تہا اہل زور
کہ تہا جسکی جود و سخاوت کا شور

سخی تہا زبس وہ شہ نیک روز
ہزارا اوسنی سنکلپ کین ایکروز

برہمن بدستور لیکی وہان
چلی اپنی گہر کو بصد عز و شان

پی یادہ گاو دل دادہ وہ
ہوئی گاؤ زوری پہ آمادہ وہ

گئو چہوڑ کر راجہ رنگ کے پاس
برہمن گئی گہر کو با درد و یاس

لگین انتیر اپنی جہکنگر قدم
وہ بیٹہا وہان سند حم پہ جم

غرض شکل حربا بنایا اوسی
اندہیری کنوئین مین گرایا اوسی

کسی روز فرزند سی کرشن چند
لب چاہ وارد ہوئی بی گزند

تعجب بین تہی سب وہ عالی شکوہ
زمین سی وہ ہلتا نہ تہا مثل کوہ

بنا صورت آدمی زادہ وہ
قدم پر گرا ہو کی دل شاد وہ

زبس اوسنی کی بخشش یادہ گاؤ
مگر بازی چرخ سی کہایا داؤ

بروز دوم وہ شہنشاہ نیک
ملی گلۂ گاؤ مین آکی ایک

پڑی ایک کی اوسپہ جا کر نظر
تو للکارا اوٹہا صورت شیر نر

دئی گو کہ سلطان نی لعل و گہر
نہ راضی ہوئی پر وہ با ہمدگر

کیا شہ نی جام اجل جبکہ نوش
گیا سوی سر پردہ دریای ہوش

دہرم راج بولی کہ ای اہل تخت
سزای خطا لیجئی پہلی سخت

وہ ثابت قدم چاہ مین غرق جاہ
رہا ایک مدت بحال تباہ

ہوا دیکہ کر اونکو جوش طرب
رسن سی لگی کہینچنی اوسکو سب

سر کرشن جی آئی پا کر خبر
قدم رکہدیا اوسکی بالای سر

کیا اوسنی احوال ماضی بیان
ہوا جانب باغ سرسبز روان

ادہیای چہاسٹہوان ٦٦ جانا بلدیو جی کا بندابن مین

کسی روز باعہد عالی وقار
چلی برج کو حسب قول و قرار

گئی برج کو پہر وہ زرین لباس
نظر آیا اک عالم درد و یاس

گئی وان سی نند و جسودا کی پاس
قدم پر گری اونکی باصد ہراس

گئی بیٹہ سندین نامور
ملی اونسی مانند شیر و شکر

ہر اک رو رہا تہا با بانگ بلند
جہان دیکہو وہان کرشن کی کرشن چند

جسودا ست لگین کہنی با چشم تر
کہو یاد کچہ مجہکو کرتی ہین ہر

کہا ایکا ہی وہاں فکر خیر
کوئی بولی دریای غم بہر کے آہ
کہا تب یہ ہلدہر نی باضطرب
مہیا ہوا پہر وہ سامان عیش
یونہین وہ مہینی با لطف عشیر
کہا اب دریا سی یون لیکر اس
نہائی اوسیدم وہ دریا جود

اگر لیا کرین ہی وہ پابند غیر
نہین سرکو ہم نوجوانو نکی جاہ
چلو آج صحرا کو ہنگام شب
نظر آیا لطف شبستان عیش
نہ کچہ ذکر غم تہا نہ کچہ فکر طیش
نی غسل لہر کی آ میری پاس
ہوئی قدرت کا ملہ اک نمود
ہوئی سب رخصت بصد اضطراب

ملین گوپیان پہر وہ تر ولید ہو
گئی جب سری ادہکا جی کی یاد
غرض قرب بلدیو عالی وقار
مقدر جو رس آ گیا بی ہراس
گئی بلدہر اک دن کنار چمن
سنا جب اوسنی یہ طرز سخن
اوسیدن ہی ان کچہ خمیدہ بجھ
گئی دوارکا کو وہ عالی جناب

پریشان و آوارہ کو بکو
تو ہم گوپیو بنی ہو کب اعتقاد
کہین فرط شادی سی کرکی نگار
کیا سب نی بلبہدر سی ملکی پاس
دوبارا ہوا افتخار جسن
لیا کہینچ موسل سی بحر چمن
لبون پر ہی شور آب دیدہ ہی بجھ

اوہیای سرسٹھوان ۶۷ راجا بارصہ بابتہ بلدیو حاکم بنارس کا

بنارس مین اک متا تخت تہا
گئی اوسنی دو دست چوبی تہم
کسیدن ہوی کرشن عالیمقام
سنی ہرنی جب نامہ برسی خبر
وہ چکر سو درشن جو تہا بر قدم
سو دکچہ اوسکا فرزند تہا اہل شر
لگی پر جو دشمن کی تہی عقل خام

فلک احتشام و جوان بخت تہا
جتر بیج بنارا جہسی بی دم
بصد جوش نخوت نہ بہیجا پیام
چلی ہوی کاشی بصد کرو فر
لئی اوسنی دو دست چوبی قلم
ہوا اطاعت شیو سی پر زور زر
اولٹ کر لگا منتر پڑہنی تمام
جو کی اوسپہ چکر سو درشن نے جست

بنا صورت کرشن عالی مقام
سوار گڑر مثل باد صبا
بلاڑ او نام اپنا بی ننگ ہو
مقابل ہوا جہسی بد شعار
کیا جب کہ سر دہر وہ دہڑ سی گیا
بہم حکم شیو سی کیا ساز جنگ
ہوئی آگ سی رہسی اک نمود
گریزان ہوئی خود وہ کہا کر شکست

کیا مشتہر باسدیو اپنا نام
لئی ہاتہ مین سنکہہ و چکر و گدا
بلوا کی یا بر سر جنگ ہو
ہوا گرم ہنگامہ کارزار
او کہڑ کٹا شجر صاف جڑ سی گرا
ہوا خود وہ سرگرم آغاز جنگ
اوڑی جانب دوارکا مثل دود

اوہیای ارسٹھوان ۶۸ راجا دوبدہ میمون کا

دوبدہ ایک میمون پر شور تہا
گیا دوارکا مین جو وہ کج نگاہ
کسیکو شجر پر پٹکتا تہا وہ
خواصین نہایت ہوئین دردمند
بہمراہی نازنینان جبند

جو دستور سنگر تو پر زور تہا
لگا کرنی جد بنیون کو تباہ
سر سنگ پر دہر پٹکتا تہا وہ
گئی صورت چشم در گہر کی بند
نہاتی تہی وہ سرود ارجمند

ہوا جبکہ پوشر اہل فوج
کسیکو کیا اب دریا مین غرق
غرض فتنہ رفتہ بصد شور و شر
گیا کوہ ریوت پہ وہ بدنہاد
شجر سی وہ اترا جو اندوہناک

چلا خون بہالینی مانند موج
کسی کا جدا کر دیا تن سی فرق
وہ بیٹہا سر قصر ہی کرشن پر
نظر آئی بلبہدر والا نژاد
لباس تری کر دی سبکی چاک

راجا دوبدہ میمون ۱۱

بنا سنگدل اور فتنہ شکل کوہ

کیا پیش بلبھدر عالی شکوہ
ہوئی دل میں بلبھدر کے خشمناک

بصد زور و بازو وہ کینہ خواہ
کیا مثل شبنم اوسی فرش خاک

سنجر کو لگا پھینکنے مثل کاہ

ادھیای ۶۹ ونہتروان بیاہا جانا سری شامب کا

زبان قلم سے ہی اظہار تک
سری شامب ہے ہر کی نور نظر
چلی کوروی لیکی فوج دلیر
کہا اب کہاں ہے وہ جنگ و جدل
یہ ہی طفل تھی کرشن عالیجناب
بحکم شہ اوگرسین اہل زور
صف آرائیوں کی ضرورت نہیں
قدم پر گری کوروی بر محل
جو کی تھی حرکت خلاف ادب
مے خود پسندی کی مدہوش ہے
ادھی لحظہ بلبھدر نے بل سے کھینچ
غرض سب بہ عجلت ہوئی عذر خواہ

کہ تھی لچھمنا دخت درجودھن ایک
ہوئی محفل عیش میں جلوہ گر
لیا راہ میں سر بسر تھہ کو گھیر
وہ شوخی گستاخی بے محل
دلیری یہ تھی مقتضای شباب
چلی فوج شاہی بصد زور و شور
ہر آئینہ شکل کدورت نہیں
ادا رسم تعظیم کی سر کے بل
شہ اوگرسین اس سے ہیں بر غضب
حقیقت میں احسان فراموش ہے
لیا ہستنا پور کو بل سے کھینچ
کیا شامب سے شہ نے دختر کا بیاہ

شہ گجکلاہان عالی نسب
جو نکلی وہ گل لیکے پھولوں کا ہار
بصد زور و بازو کیا دستگیر
کہا آ کے نارد نے ای بادشاہ
سوی دوارکا آ کے دی یہ خبر
لگے کہنے بلبھدر والا گہر
چلی الغرض شاد و مسرور وہ
کہا مورد قہر شاہی نہو
ہوئی کورووں کی جبین پر چین
کیا اونسے کیا دوارکا میں محل
کہا کچھ نہیں ہے انہیں پاس ننگ
اونسے جا غرض کہدیا شہر کو

گئی بزم شادی میں حسب الطلب
اوڑی مثل بو رتھ پہ کرکے سوار
رکھا صورت نور مردم اسیر
نہ ہو طفل بیجرم سے کینہ خواہ
کہ ہے قید غم میں وہ نور نظر
کہ خود جا کے اگر دینگے ہم رفع شر
گئی جانب ہستنا پور وہ
محبت غرق بحر تباہی نہو
کہا نام کوشہ کو غیرت نہیں
اکڑ کر دکھانے لگا ہل کو بل
کروں غرقہ آب دریای گنگ
فرو کر دیا آتش قہر کو

ادھیای ستروان جانا سری نارد کا دوارکا میں

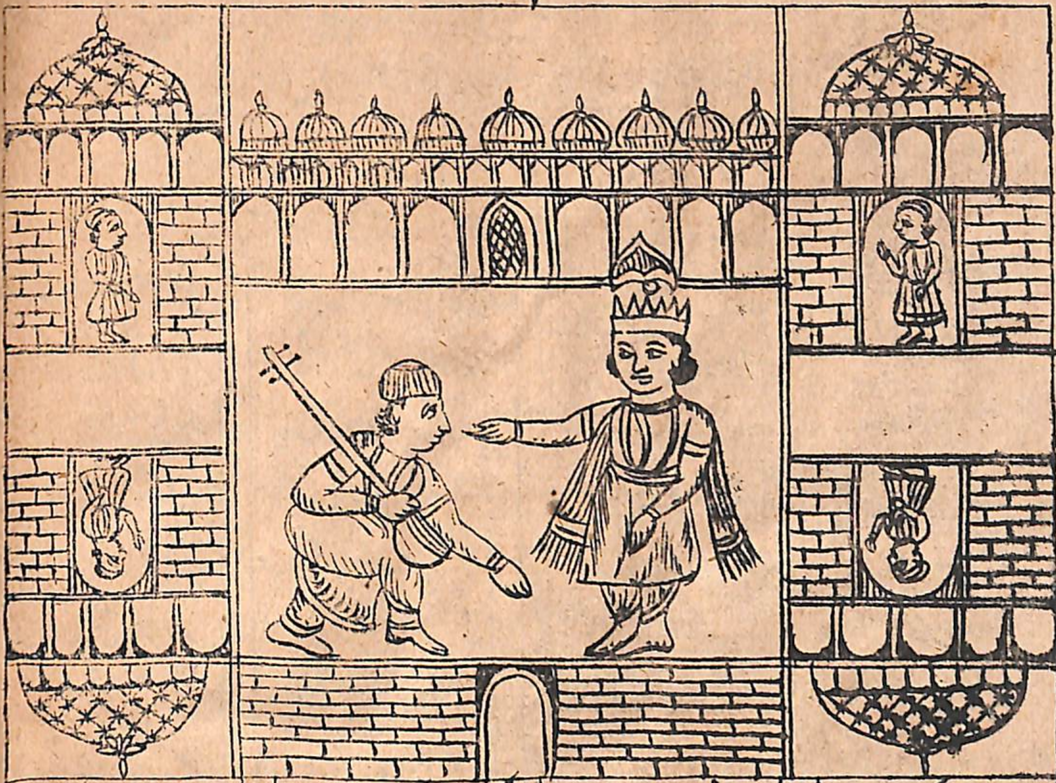
گئے جب سری نارد ذی ہنر
گئے خانہ رکمنی میں شتاب
وہ سولہ ہزار ایک سو آٹھ گہر

گئے جانب دوارکا بے خطر
ادب سے اوٹھے کرشن عالیجناب
پھر بہر تفتیش اسرار پر
نظر آیا جس دم یہ نارد کو حال
کہا کرشن نے ہنسکے ای اہل ہوش

کہا دیکھ کیا قدرتیں ہر میں ہیں
قدم دست سے اپنے دہونے لگے
لگا انکو ہر رنگ میں ہر ملے
ہوئی غرقہ قلزم انفعال
کرو تم نہ صہبا حیرت کو نوش

کہاں ہیں کدہر کون سے گہر میں ہیں
غبار کف پا کو کہونے لگے
ہر اک جا وہ نور منور ملے

آنا سری نارد کا سری کرشن جی کی پاس



سراپردہ راز کھلتا نہین — یہ تل چشم مردم سی تلتا نہین
کہی جب سر کرشن جی نی یہ بات — تو رخصت ہوئی نارد نیک ذات

ادہیای اکہتروان قاصد آنا جراسندہ کی قیدیونکا

گئے ان سری کرشن والا گہر — سر مسند زر پہ تھی جلوہ گر
درون محل بر محل لے گیے — قدم چہو کی خود سر کی بل لگ گئی
ہزاروں سرفراز تاج وسریر — کئی ہین جراسندہ نی دستگیر
شتاب اونکی مطلب براری کرو — براہ کرم غمگساری کرو
لگی پوچہنی کرشن جی حال باند — ہوئی گرم تفتیش احوال پانڈ
سر کرشن جی ہات مین لیکی ہات — لگی مشورہ کرنی اودہو کی سات

وہان اک برہمن ہوا باریاب — ملی اوٹھکی شری کرشن عالی جناب
کہا برہمن نی مین ہون نامہ بر — خبر کہتے آیا ہون با چشم تر
یہ ہی آپ سی التماس ادب — بلی نوش اروبی جان بلب
او سیدہم سری نارد نیک خو — ہوئی محفل ہرین کو رونق فزو
کہا انکو اب جگت کی فکر ہی — بی الضرام آپکا ذکر ہے
کدہر جائیے پہلی ای ذی شعور — کہ درپیش ہین دونون کار ضرور

ادہیای بہتروان جانا کرشن کا ہستنا پور مین اودہو کی سات

کہا تب یہ اودہو نی ای ذی ہنر — چلو ہستنا پور مین پیشتر
رہا قید غم سی جو ہون شہریار — رہین آپکی دلسی خدمتگذار
الگ دیس مین چلکی ہمراہ ہیم — کرو تخت و تاراج ملک غنیم
پئی شرکت جگ معمور وہ — چلین جانب ہستنا پور وہ

سنا جب یہ منصوبہ دل پسند
جدہشٹر ہوئی مضطر دردمند

چلی لی کی لشکر سے کرشن چند
کہ پیدا ہوئی دل مین سو سو چند

بیان کیا کرون فوج شاہ کا حال
مٹا جسکہ دل سی گمان منیم

الغرض ادہی جہلی ام محال
قدم پہ گری آکی بہہد بوو بہیم

ادہیائی تہتروان راجا ناجراسندہ کا

لکہا ہی اکہتی کرشن جی انکیر وفن
کہا ہر نی لازم یہ ہی بیشتر
گئی چار سو چار نا چار وہ
کہا تب یہ او دہوفی ای نیکنام
خرامان سوی قصر دشمن گئی
کہا تم کوئی صاحب رزم ہو
یہ بی وجہ تقلید عالی نہین
جہانین جو جاری کیا فیض عام
رہا تنگدستی مین بہی ست خیر
جو بیج پو جہیی کرشن ہر میرا نام
کہا تم تو خود ہو چکی ہو فرار
مگر بہیم کچہ صاحب عزم ہین
کند جب گئی ابت ہفت ونکو زنی
غرض بہیم نی دل مین تارا ہی ادکی
دبا اوسکی فرزند کو تاج و تخت

سرنرم شاہی تہی ونق فروز
کرو کشور سربلند انکو سر
ہوئی چارون سرگرم پیکار
جراسندہ سی لیجئے انتقام
گئی پہ بشکل برہمن گئے
سر سرفرازان ذی عزم ہو
لباس بشر شر سی خالی نہین
ہوا اشتہر راجہ بل کا نام
کہ خود بک گیا پہر آرام غیر
یہ ہین ارجن و بہیم عالی مقام
مجہی جنگ ثانی مین ہی ننگ عار
جوان دولت لائق رزم ہین
دو جانب ہو اصدمہ درد و سوز
کسی بیج سی وہ بچہارا اوسی

جدہشٹر نی باہم کیا ذکر جنگ
غرض حکم سلطان سی بخوف و بیم
بہت تلہوار کرلیے دستگیر
غرض ارجن و بہیم کو لیکی ساتہ
نہا کر گل تر کا مالا و نہین
کوئی دیوتا ہو کہ با صد ہراس
کہا ہرنی ای مسند آرای فیض
ہوا راجہ ہر چند ہر چند زار
نہین اب کوئی ہمسا خاطر ار
براہ کرم کیجئی ہمسی جنگ
نہین باہی وا ارجن کو مریکا فن
یہ کہکر وہ سرگرم کشتی ہوئے
ہری ہرنی اک دن اشارہ کیا
دو یار اکیا اوسکو مثل صدف

کہ تہی اونکو شام و سحر فکر جنگ
چلی ارجن و کنگل سہد بو و بہیم
بہری بعد نصرت و ارشد نصر
گمدہ و لیس ہو نہچی وہ ناتہو نکو قاتہ
جراسندہ نی لا اٹہا لا اونہین
یہ نکرفن آئی ہو میری پاس
سدا جکسی جاری ہی ریاہی فیض
رکہا مستقل اوسنی پای قرار
لہذا ہم آئی ہین امیدوار
یہی ارزو ہی یہی ہی ترنگ
نہی ہتی یہ اک وقت مین شکل از
بہم دونون با صدہ رشتی ہو
بیرکاہ خشک اک دو بارہ کیا
بپا شور عشرت ہوا ہر طرف
یہی عدل کی ہرکی تاکید سخت

لڑنا بہیم ور جراسندہ کا



ادہیای تہتروان رہا ہونا قیدیون کا اور جانا کرشن کا ہستناپور مین

وہ طفل جراسندہ سہدیو نام
گئی پاس آداب سے ہر کی پاس
کہا جای معبود کو جا کی تم
جدہشٹر بہت خوش ہوئی سنکی حال

ہوا قید خانہ کو گرم خرام
قدم پر گرے مضطر و بدحواس
ملو ہستناپور مین آکے تم
مٹی انکی خلقت کی گرد ملال

اسیران غم کو رہائی ملے
سریکرشن نے وکئی درشن اونہین
غرض ارجن و بہیم و سہدیو دہر
ادہر سب شاہان عالی نسب

نئی سر سی فرمانروائی ملی
روانہ کیا سوی مسکن انہین
ہوئی ہستناپور کو گرم سفر
ہوئی رونق آرای بزم طرب

ادہیای چوہتروان مارا جانا شسپال کا اور جگ کرنا راجہ جدہشٹر کا

لی انتظام و سر انجام کار
عجب دہوم اوج فلک تک مچی
وہ آواز ناقوس چنگ و رباب
بتجویز سہدیو ہمت بلند
زمین پر سریکرشن جی ان نقط
کہا جب یہ پیدا ہوا بد شعار
اگر ہین یہ دشمن ہی ہونگے چشم
گیا میری آگے جو یہ کج نشان
کہا مین نے از راہ الطاف تو
اگر بدی یون ہین بکتا رہا
لیا کرشن نے سر سدرشن سے کاٹ

ہوئی جمع سب راجہ نامدار
رکھو آن بی بیم ہوئی بیدپرچی
غرض محفل عیش تھی انتخاب
ادا شانی کی طاعت کرشن جی نے
لگی کہینچنی دست اقدس سی خط
تو تہین اسکی تین آنکہین اور چار
کٹین دونون ہاتھ اور گئی ایک چشم
تو راس آئی تقریر سیارہ دان
کرونگا خطائین معاف اسکی سو
ارا کین محفل کو سکتا رہا

بہم جبکہ سب ہو چکا ساز جگ
ملک نغمہ بید خوانی مین تہی
ہوا آخرش کار جگ انصرام
وہ شسپال بد باطن پر حسد
لگی کہنی سب راجہ نیک خو
منجم ہوئی آگے یون نغمہ سنج
غرض اوسکی مادر لیمہدر دو سو
زبس اوسکی ماں رہوئی محو یاس
لہذا وہی کہیچتا ہو نہین خط
کبھی خط زمین پر جو یا طرز نیک

جدہشٹر ہوئی گرم آغاز جگ
فلک عالم شادمانی مین تہی
ہوئی بارش گل مچی دہوم دہام
ہوا شرم سی گرم گفتار بد
سبب خط کہنچوائی مو بہ مو
یہی مالک دولت و مال و گنج
گئی جانب دوارکا ایک روز
لی آن جان مجہسی کی التماس
کرونگا سر اوسکا قلم مثل قط
زیادہ نظر آگیا سو سی ایک
دکہایا اوسی بحر رحمت کا گہاٹ

پرستش کرنا راجہ جدہشٹر کا سریکرشن کے سنگاسن پر بیٹھلا کر



دہن جسم ششپال سے پھر بسین — نمایاں ہوا شعلۂ آتشین
دہن میں سری کرشن کی شعلہ دم — درآمد ہوا شعلۂ برق دم
سری کرشن و بلدیو عالی مقام — گئی دوارکا کو بصد احتشام

ادہیائی چہتروان آنا دریودہن کا راجہ جدہشٹر کی ملاقات کو

کیا جب جدہشٹر نے آغاز جگ — کھلا سر بسر پردہ راز جگ
بہ تجویز سری کرشن ذو الاعتبار — جداگانہ سبکو ملے کاروبار
برادر تہا دریودہن نکتہ سنج — مقرر ہوا پھر بہ تقسیم گنج
جو یون ہاتھ مفت آگیا اوسکے ہاتھ — لٹانے لگا اک فضولی کی ساتھ
مگر جانتا تہا وہ اہل مکر — کہ تہا ہاتہ مین حلقۂ نقش چکر
یہ تاثیر تہی اوسکی ایسی ارجمند — گھٹی ایک سکہ تو ہے چار چند
لہذا اوسی کارخانہ رہا — ترقی پہ ہر دم خزانہ رہا
جدہشٹر جو تہی سرو رنگ و زر — گئی پہر شہان گنگ اک مرو نر
پھری جب بصد حشمت و کر و فر — ہوئی جلوہ گر جیسے آپس کی گہر
سو دب ہو گئی دونوں اقبال تخت — جدہشٹر ہوئی رونق آرای تخت
مخالف ہراک دل شکستہ ہوا — فلک سامنے دست بستہ ہوا
خبر سنکے دریودہن نامدار — چلا پھر یہان سے شہر یار
مکان جواہر تہا کان طلسم — عیان جسمین ہر سو نشان طلسم
بڑہا جب وہ سرمایۂ برتری — ہوا اوسکی دل مین گمان تری
غرض ہاتہ سے اپنے دامن کو تہام — ہوا بیکلی سے وہ گرم خرام
لب صحن ایوان جو تہا فرش آب — زمین اوسکو سمجہا وہ گرداب
قدم اوسنے آگے رکہا جلد تر — وہ تر ہوگیا جامہ پر گہسر
زن و مرد محفل ہوئی خندہ زن — ہنسی خود وہ سر حلقۂ انجمن
وہ شرما کے بس آگیا اپنے گہر — ہوا دلمین آمادۂ شور و شر

ادہیائی ستہتروان مارا جانا سالب اور دمرانک جہسونکا

لکہا ہے کہ جب سری کرشن و بلدیو جب — رہی ہستناپور مین باصد طرب
کوئی دیو سالب بداقبال تہا — وفادار ہمدرد ششپال تہا
ہوا تہا جو سی رکمنی جی کا بیاہ — کیا تہا اوسی کرشن جی نے تباہ
لہذا ہوا در پئے انتقام — لگا پوجنے شب کو ہر صبح و شام
سدا شیو ہوئی مہربان سر بسر — عنایت کیا رتہ بہ زور و زر
کہ اب بہم ہوگی ہر شئی تجہی — بناو بگار رتہ رہیں سے تجہے
جہان چاہے لیجائے اوسکو تو — اوڑیگا فلک پر وہ مانند بو
غرض پاتے بخشش تہہ یہ ہو کے سوار — گیا دوارکا مین بصد افتخار
رعیت کو آزار دینے لگا — خلش سے بنا خار دینے لگا
کبہی ابر باران کو پیدا کرے — کبہی جلکی آتش ہویدا کرے
بہ تجویز شاہنشہ اہل اوج — گئی شامت و شئی پر دمن لیکی فوج
مقابل ہوئی جبکہ دل سیرتہ — کیا تیرہ باطن نے اندہیرتہ
اندہیرا سا کر دیا ہر طرف — بلا فوج شاہی مین خنجر بکف
کیا پاش پردمن نے جو سر — وہ تاریکی شب کٹی سر بسر
ڈنک تہا وزیر اوسکا دیو درشت — گدا اوسنے مارا بصد زور و شت
اودہر دل مین خوش ہو کے سرکش ہوا — ادہر دمبدم عالم غش ہوا
وہ اعدا ابہی رتہ پہ کرکے سوار — پہر از نکہ سے بصد انتشار
غرض آئی جب جامۂ ہوش مین — تو پہر غش رہا پڑے جوش مین
کئی وار دشمن پہ مردانہ آ — دنک کو کیا کشتۂ کارزار
سری کرشن و بلدیو عالی نسب — ہوئی وان جدہشٹر سے رخصت طلب
کہا دوارکا مین ہی طرز فساد — کہ ہے خواب شب مین یہ اعتقاد
چلے الغرض ان سے بلدیو پہر — ہوئی عرصۂ جنگ مین جلوہ گر

خبر سنکی غصہ ہوا جی سی تنگ
فلک سی وہ باصد تباہی گرا
وہیں اوسنی ماماسی بی خفتیاں
گیا ہاتہ سی بہلی نقد شکیب
بصد طیش جگر سوز شن سی بہر
برادر تہاشیال کا دنت بکر
ہوئی ہر جب آمادہ کارزار
سری کرشن لعبد از حصول سفر
وہاں سوت جی بید خوان تہی
اوسی لحظہ خم کرکی پشت ادب
ہوا اول بین بلدیو کو جوش غضب
قلم ہوگیا سوت کا تن سی سر
بلا کر سری سوت جی کا پسر
لکہا ہی کہ جب سوت جی کی پسر
سہم کرکی ساز و سرانجام جنگ
سپر لی سی بلدیو نی مارا اوسکو
وہاں ہیم درجودہن نا ملا

اوڑا اوج گردون پہ مثل تنگ
گیا ہرنی اک تیر آتش جو سر
سمندر ہین مانند ماہی گرا
تری سی نکل کر پہ چابک تری
کوئی شکل سیدیو کی آشکار
بہ بنش سری کشن والا گہر

ادہیائی اٹہتروان راجا بادنت برادر اشیال کا

بناہی فریب سراپا ہی مکر
کسی نیو بد رہنہ کو ہمراہ لی
وہ میدان بنا تختہ لالہ زار
زبس تہی وہ رباصفت جو شمیز
گئی سوہی کر جہتر باکر و فر
جدا ہوگی بلبہدر و الاتبار
بصد لطف رنگین بیانی مین تہی
رکہیشر کی جگ تہی وہ انبہ جمع
اوٹہی سبکی بل بہر تعظیم سب
مگر سوت جی تہی جو اہل شکوہ
کہا کچہ نہیں انکو پاس ادب
اوٹہا کر برگ کاہ مارا وہیں
جدا ہوگیا صاف گردن سی سر
رکہیشر ہوئی غرقہ بحر یاس
بیٹہالا کی مسند پہ پاس پسر
سکہا کر وہیں جز و کل امر اوسی

ادہیائی اناسیوان جانا بلدیو جی کا ہستناپور مین

رکہون نی کیا ملک انجام تک
ہوا اک مخلل آکی دیو زبون
صدف ساکیا اوس دو پارہ وہی
ہوا امن سی جبکہ جنگ انصرام

ہوا شکل سر و سینہ و دوش بر
کیا آہر سی بہر دعوی ہمسری
جدا کردیا اوسکا سر کشن نی
جو دیکہا تو تہا نی الحقیقہ فریب
جدا کردیا اوسکا گردن سی سر
چلا خیمہ و فوج و خرگاہ لی
اجل نی لیا اونکو آغوش مین
خراماں گئی جانب نمیسار
مگر مثل پروانہ تہی گرد شمع
ہلی اپنی جا سی نہ مانند کوہ
کیا معجزہ آشکارا وہین
اوڑی سر سی سبکی ہوش و حواس
امر کردیا آخر الامر اوسی
ہوئی مسند یاس پہ جلوہ گر
فلک سی کیا جسنی باران خون
ہوئی سوہی گرجہتر گرم خرام
بہ سختی تہی آمادہ کارزار

لڑنا بہیم و درجودہن کا



جو دیکھا تو پشت ادب کی خم ۔ لگا کہنی در جو دمن ذدی ہم
سری کرشن کی بن بہو ہین یہ ۔ بہار جوانی یہ بہولی ہین یہ
دیا جیم نی مجکو درد و الم ۔ گئی ہاف دست شاسن قلم
سر بیست کی بدعت طرفہ تر ۔ ہرا پانون زخمی کیا سر بسر
لگی تب تو بینیں سری کرشن چند ۔ ہوئی گرم تفتیش حال گزند
کہا کرشن نی خود وہ منسور ہے ۔ ہی خود پسندیسی مخمور ہے
براہ دغا لی لیا ملک و زر ۔ کیا سر بسر انکو جو سر سی سر
جو او جہا و ساسن پیدا کی ہاتہ ۔ قلم ہیم نی کردی اوسکی ہاتہ
ارادہ کیا انہہ نی جب جتن مین ۔ کری اہل عصمت کو آغوش مین
گئی چہاڈ رانی شہ حکمران ۔ کہ تہا ناپسند سخن پروران
جہد نشتر کی کیا اسمین تقصیر ہے ۔ قضا شاید اوسکی گلو گیر ہے
غرض و اسنی لکہ بہدر و الاہم ۔ سوئی دوارکا آئی پنجوف و غم
مگر خون سی جو تہی اوسکی دنبال تہا ۔ عذاب یون عائد حال تہا
سوئی ہمیسار آئی باکر و فر ۔ مہا کر ہوئی پاک مستقل گہر

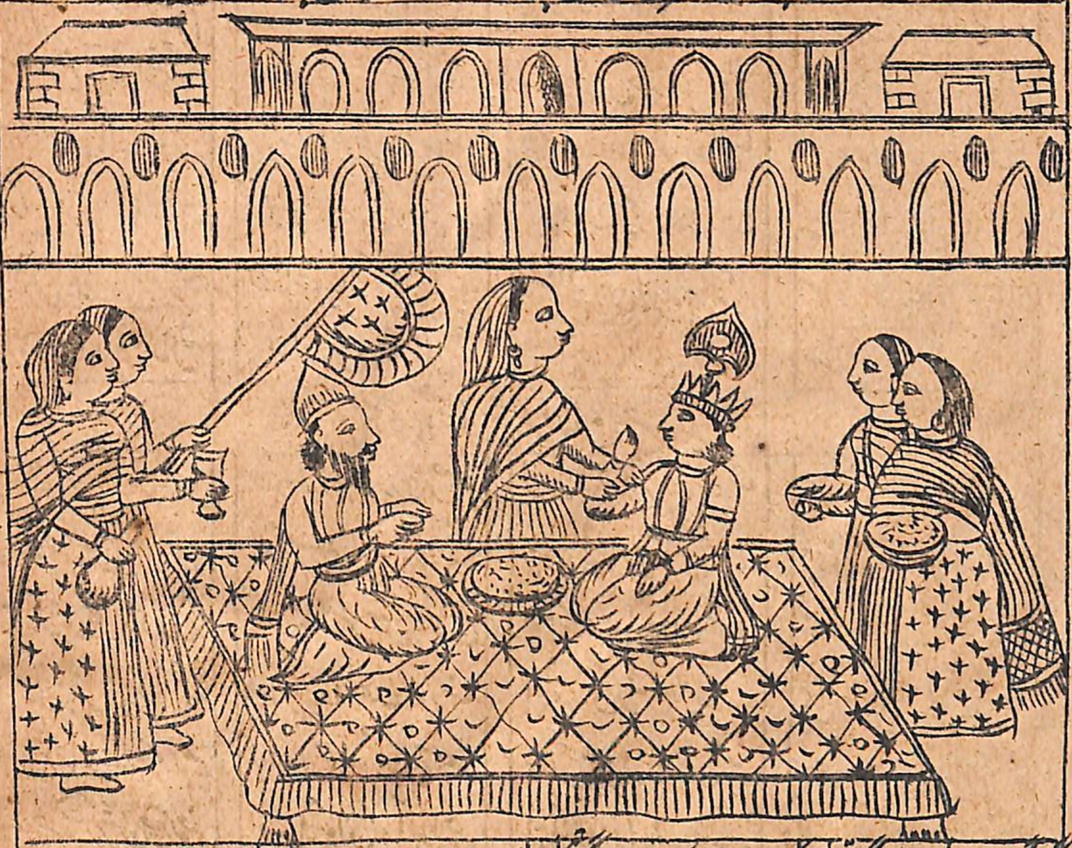
ادہیای اسّی آغاز سدامان چرتر کا

سدامان تہا اک برہمن بہر دبیر ۔ خرد مند و ہشیار روشن ضمیر
مگر سنگ افلاس سی چور تہا ۔ می تنگدستی سی مخمور تہا
ملاقات ہم مکتبی ہر سی تہی ۔ رہ و رسم دیرینہ پلد ہر سی تہی
ہوا جب نہ بس مبتلای گزند ۔ ہوئی حرف زن زوجہ ارجمند
سری کرشن سی لالی جا کی مال ۔ کہ ہو شاید عیش سی اتصال
یونہین زندگی گر گذر جائیگی ۔ ملاقات کسدن وہ کام آئیگی
گئی بہیلی ہنیزا و سنی عذر ست چند ۔ چلا پہر وہ آشفتہ و دردمند
پی نذر سی کرشن عالیجناب ۔ برنج اوسنی لا کر دئی کچہ شتاب
بہ تشویش اندیشہ و خوف و بیم ۔ گیا دوارکا مین بحال سقیم
مکان دیکہی عجوبہ جاحی عام ۔ کہڑی دست بستہ ملازم تمام
ہوئی جب سری کرشن جی کو خبر ۔ اوٹہی پیشوائی کو با کر و فر
بغلگیر ہو ہو گئی بی اختیار ۔ لگی رونی رقت سی زار و نزار
قدم دہو کی پانی سی با چشم تر ۔ لگایا سر و سینہ و دوش پر
لگی کہنی یون پہر وہ عالی نژاد ۔ کہو حلم استاد کی کچہ ہی یاد
دیا ہیزم اکدن گئی سوی دشت ۔ لگی کرنی ہم تم وہان ملکی گشت
گہرا دفعۃ آگئی ابر سیاہ ۔ اندہیری مین ملتی نتہی ہمکو راہ
ہوا جبکہ یون بر بادان گام غم ۔ بزیر شجر چہپ رہی جا کی ہم
ظہور سحر سی ہوئی دل ہی شاد ۔ ہوئی حاضر خدمت اوستاد

ادہیای اکیاسی کامیاب ہونا سداما نکا

سدامان سی پہر کرشن جی نی کہا ۔ کہان ہین وہ اب تحفۂ بی بہا
یہ سنکی وہ شرما گیا مضمحل ۔ بغل مین چہپائی لگا منفعل
ہوگی کشمکش سی پہر بی اختیار ۔ زمین پر گری دانہ خوشگوار
وہ دانہ جو دانونکو کہانی لگی ۔ تو بس مجری مسکرانی لگے
رکہی منہ پہ دو بار پہر پہر کی مشت ۔ لگین پانے ہنسنی کی یکی نشیت
لگا تیسری بار کا جب کہ عزم ۔ ہوئین رکمنی ذوق آمای بزم
کہا اوسکو دونون جہان ملگئے ۔ زمین کانپ اوٹہی آسمان ہلگئی
ادا ہو چکا شہ کا اختصاص ۔ رہی کچہ تو باقی ہی ذات خاص
یہ گم کردہ خانمان کون ہے ۔ سزاوار کون و مکان کون ہے
برغبت اوسی پہر کہلایا طعام ۔ کیا پہر نی ناکام کو شادکام
نگاہ کرم کرکی لا جا در پر ۔ سلایا سر فرش زرکار پر
زبس ہتر نی کی بالش ہائی دو ۔ ہوئی جشن ہم سری جبین سی ادہ
ادہر بسوکرمان نہی بر محل ۔ سدامان کا گہر کردیا پی بدل
سحر کو می غم سی سر مست وہ ۔ چلا پانون چہوکر تہید سست او

سداماں جی کی چاول سری کرشن جی کا کہانا اور رکمنی جی کا منع کرنا



گیا گہر تو وان وہی تنگ تہی — کہ ساتون فلک ششدر و دنگ تہی
تماشی سی حیرت سی ہوا بہول — کہان ہین کہان آن ہارستہ بہول
زن پاکدامن جو تہی در کی پاس — درون محل لی گئی بی ہراس
مکان سر بسر بقعہ نور تہا — ہجوم ملک جمع جو ہو رہا
دیا چکر اس چرخ اخضر نی ہی — مرا گہر بہی کیا ہر لیا ہی زنی سے
کہا ہنسکی اپنی شوہر ارجمند — ہوئی تم پر افضال شری کرشن چند

ادہیائی بیاسی جانا کرشن جیکا کرچہیتر کی اشنان کو

کہ سنئیے سری کرشن جو پائی نور — گئی بزم شاہی مین جب سرور
نہائی اگر جا کی وقت کسوف — دریدعا یاہی اہل وقوف
کوئی اک کہیشتر تہی جمدگن نام — پرسرام طفل انکی عالیمقام
زن انکی جو تہی رینکا اہل درد — سعادت مین یکتا عبادت مین فرد
گئی رینکا ایکدن اوسکی گہر — پیام ضیافت دیا بی خطر
سنا یہ تو وہ ہو گئی محو یاس — گئی منتشر اپنی شوہر کے پاس
کہا جا کی کرچہیتر ہی سب سی پاک — لشکر بعد مردون بیخوف و باک
پی اعتماد اک روایت ہی یہ — پرانون سی تازہ حکایت یہ سنیے
عیان ہوئی آج سعادت تہی وہ — رہی بن مین وقت ولادت سے وہ
بہن اوسکی اک صاحب ہوش تہی — سہسرارجن سی ہم آغوش تہی
کہا اوسکی گہر بہر کی دعوت کرو — مری جملہ لشکر کی دعوت کرو
کہا رکہنی یان کوئی شی کم نہین — خوشی سی چلین آئین کچہ غم نہین

اودسیدھم سری اندر ہی بی ہزار
گرک نقش شمشیر ہی وہی تھی ان
کھلا راز مخفی تو با صد غضب
جدا کر دیا رکھہ کی گردن سی فرق

منگا کر لہی کا مدہن اپنی پاس
پی عزت دل ہرک شی تھی وان
گو رکو کیا رکھہ کی گہری طلب
ہوئی رینکا قلزم غم مین غرق

سحر کو سہسر ارجن لیکی فوج
پس از بسم دعوت گیا شہر یار
نگر رکہہ نی روکا جو اتنا ہی راہ
او سی خشم غیض جبکہ آنی لگی

گیا رکھہ کی گہر پہ قصد ان اوج شاہ
نگر دل مین اک حیرت و انتشار
چلا تشنہ خون وہ لیکر سپاہ
زمین و فلک تھر تھرانی لگی

پرسرام کا سر کاٹنا راجہ سہسر ارجن کا



پرسرام جی نی سنی جب صدا
وہی ارزنگہ ہی یہ مشہور عام
سر کرشن بلدیو و بسدیو و شاہ
لی گوروی اپنی خویش و تبار
قدم پہ گری اونکی بلدیو و ہر

سر شتہ یہ جا پونچی لیکر گدا
وہی ہی یہ کرچتر ای نیکنام
چلی سر بسر وہان سی لیکر سپاہ
ہوئی حاضر خدمت شہر یار
لگی گوپیون سی بصد کر و فر
تمہین یاد ہی میری شام و سحر

لیا کاندہی پر سی جو پرساد تا
روایت کی کرشن جی نی یہ عجب
پس از غسل تیرتھ یہ ہو خیمہ زن
ہوئی جمع نند و جسودھا وہان
کہا ہر نی پابند عادت ہو تم
تو مین جوش الفت سی ہون چشم نم

تراشا غضب سی سر شہر یار
چلی سب آکر کہن عالی نسب
رہی وان وہ سر حلقہ انجمن
سراسیمہ و مضطر و نیم جان
کہ خواہان اہل عبادت ہو تم

ادھیائے تراسی گفتگو ہونا کنتی و دروپدی و رکمن جی سے

گئین سری کنتی و دروپدی
سری رکمنی جی پہ ہو کر نثار

گئین قصر سلطان مین با صد خوشی
لگین پوچھنی دونون فی الحقیقت

ملین آکی خدمتگذاران ہر
کہو کس طرح ہر نی بیاہا تمہین

نچھاور کئی سب پہ لعل و گہر
سبب کیا ہوا جس سے چاہا تمہین

ہوئین یون جو مستغفر حال وہ	کہا کہنی جی نی احوال وہ	یونہین باری بار اسیی ہمہ طرب	ہر اک نی کہی سرگذشت اپنی سب

ادھیائی چوراسی جگ کرنا بسدیو جی کا

حضور شہنشاہ عالی مقام	سر کرشن تھی رونق بزم عام	رکھہ اور دیوتا جملہ آئی وہان	پی دید تشریف لائے وہان
ملی سب سے شری کرشن والا تبار	بٹھالا ہر مسند زر نگار	ادب سی جو کی منت نے قیاس	تو نارد نی کھولی زبان سپاس
کہا تم ہو سرمایہ برتر سے	گنا ہو لنسی ہی ذات اقدس سے	کسی نی کوئی بات پائی نہین	کمند خرد کی رسائی نہین
جو ہم پر دلی کی گناری ہوئے	وہی تاری گردون کی تاری ہوئے	لگی کہنے بسدیو عالی جناب	بتا دو کوئی شغل رفع عذاب
کہا جگ سی بہتر نہین کوئی شی	کہ ہو جادہ راستی جس سے طے	فقط وان تہی نارد نی یہ	سر انجام جگ ہو گیا آگی دیر
ہوئی مستعد جب عالی مقام	رکھی شر ہوئی دربی انصرام	دی جبکہ آہٹ مچا شور و غل	برسنی لگی باغ گردون سی گل
ہوئی شرک گردون وہ ولتسر	خوشی سی لگین ناچنی اپسرا	ہوا جبکہ انجام کار طرب	ہوئی دیوتا سی رخصت طلب
	روانہ ہوئی گوال ہمراہ نند	سوی دوارکا آئی تہی کرشن چند	

ادھیائی پچاسی (۸۵) جانا کرشن کا پاتال مین اور لانا چھہ بھائیونکو

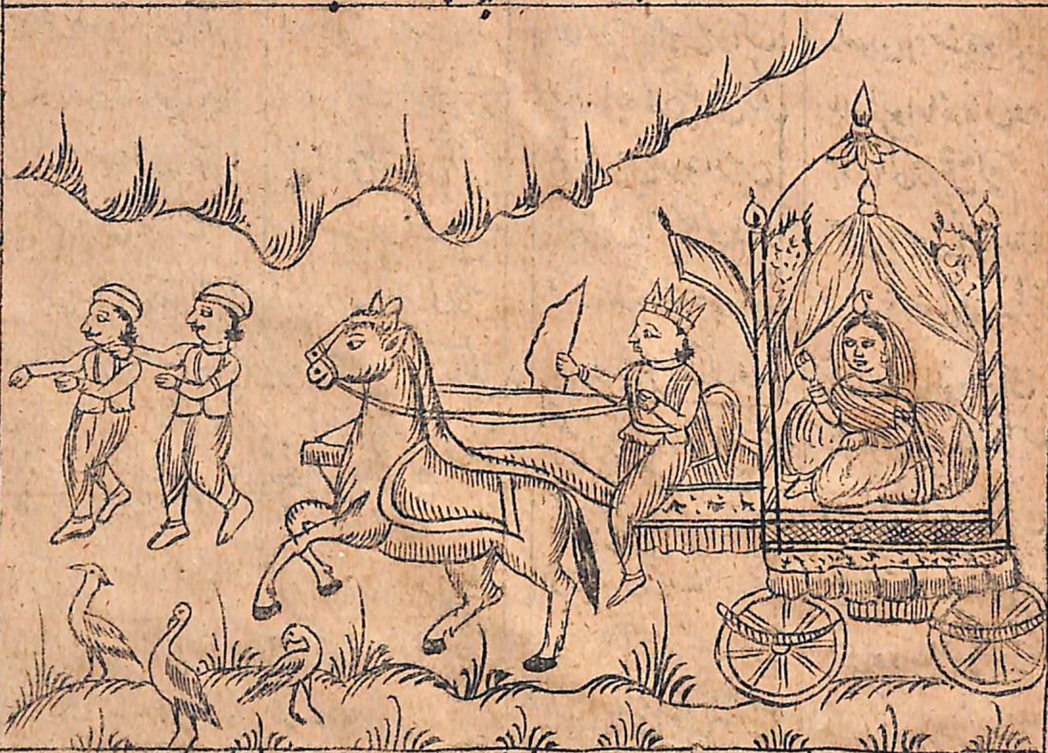
گئی سید ن سر کرشن اہل کرم	گئی بیٹھ بسدیو عالی ہمم	ہوا دفعۃ قول نارد جو یاد	کھڑی ہو گئی وہ بصد اعتقاد
کہا رتبہ جیہہ سائی ملے	یہ معصیت سی رہائی ملے	ہوائی ہوا و ہوس نی جہنون	لبس ہی جہر الفت کے بس سے جہنون
لگی کہنی شری کرشن عالی صفات	بزرگونکو زیبا نہین ایسی بات	خیال آیا کہ اس طرف آج ہے	یہ کیسا گمان مہاراج ہے
درون محل پہر گئی ماں کی پاس	کہا دیوکی نی بصد درد یاس	جہانمین جیہہ بیٹونکا ہی غم مجھی	اونہین کی تمنا ہی ہر دم مجھی
سنا جبکہ یہ قصہ جان گزا	گئی کرشن جی سوی تحت الثری	مہاراجہ بل اوٹھی سرکی بل	ہی بخشش تحفہ نی بدل
کہا ہر نی لا دو وہ طفل مرےج	کھلی تھی جو گل باغ عالم کی بیچ	گئی سوی پرجاپت اکر زوہ	ہنسی بی محل کہیہ دل افروزہ
کہا اوسنی تم لا کے جہین جا کی ہو	اسیر ہوا و ہوس جا کے ہو	ملا قصر ہر ناکہ مین پہر وجود	ہوئی خانہ دیوکی مین نمود
مگر کنس نے مار ڈالا اونہین	سمجہ کر بلا سر سی ٹالا اونہین	دئی راجہ بل نی فرزند وہ	سوی دوارکا آئی خورسند وہ
	دئی مادر مہربان کو پسر	عروس طرب نے کیا دلمین گہر	

ادھیائی چھیاسی (۸۶) آنا ارجن کا اور لیجانا سوبہدرا کو

سوبہدرا تھی اک خواہر کرشن چند	انکو کاروذی عصمت ارجمند	وہ ارجن جو تھی صاحب غوغا جاہ	ہوئی اونکو اوس سحر عصمت کے چاہ
ہوئی خنجر غم سی لرزش وہ	گئی دوارکا بنکی درویش وہ	ہوئی معتقد بندہ خاص عام	لگا رہنی شام و سحر از دحام
کسی ورنہ بلبہدر والا گہر	لی دعوت ارجن کو لی آئی گہر	سوبہدرا نظر آ گئین ناگہان	اوڑا طائر صبر و آرام جان

ہوا ناگہاں دن جو تیوہارات کا | تو موقع یہ ہاتھ آگیا گہات کا | ہر اک بہر طاعت چلا سر کی بل | سو بہدرا بہی گہر سی گنگا بر چلی
ہوئی دفعۃً ارجن آکر دوچار | ہوا ہوگئی رتھ پہ کر کی سوار

ارجن کا سوبہدرا کو رتھ پر بٹھلا کر لیجانا



سنا حال بلدیو جی نے یہ جب | ہوئی مشتعل دل میں نار غضب | ہوا تہا جو یہ شیوۂ سرکشی | کیا عزم بالجزم لشکر کشی
ہوئی جب سری کرشن جیکو خبر | تو سمجہا بجہا کر کیا رفع شر | گئی سوی ہتہنا پر اکدن جو ہر | جلو میں چلی دیوتا سربسر
وہاں انکو بہی تہا ذہی اعتقاد | گئی اوسکی گہر پر وہ عالی نژاد | بصد لطف عاجز نوازی وہاں | عطا ہرنی کی سرفرازی اوسی

ادہیای ستاسی بیان بید استت چاروں بید کا

پریچہت نے پوچہا کہ ای دلنواز | بیان کیجیی مجہ سی حقیقت کا راز | پہلا بید چاروں جو ہیں مشتہر | بیان کب کرتی ہیں وہ صفات
کہا آفرین ای فسنہ نکذات | یہی ہر سی نارد نی پوچہی تہی بات | کہا خلق ہوتی ہی جب گرد برد | فقط ذات اقدس وہ رہتی ہی فرد
اوسی دم وہ نارائن لا جواب | بصد لطف ہوئی ہیں گرم خواب | تہی پیدا ہوکی بیدونکی دم سی نمود | ادا کرتی ہیں ہر سی دائب سجود
کہ ای آفرینندۂ روزگار | شتاب اپنی خلقت کرو آشکار | تر و تازہ گلزار ہستی ہو پہر | وہی طرز وحدت پرستی ہو پہر

ادہیای اٹہاسی بیان کاشر اہیس کا

یہ کہتی ہیں بید لو وحدت گزین | تفاوت سری کشن و شیو میں نہیں | ہم دونوں بلا شبہ طالب ہیں | حقیقت میں اکجان و قالب ہیں دو
یہی جلوہ آرا ہر اک لمیں ہیں | معاً ان بہم وقت مشکل میں ہیں | اکاسر تہا فرزند کشتپ کوئی | ہوا راہرو جادۂ نیکوئی

چلا پھر طاعت جو وہ بدصفات
کہا شیو کی پوجا بہت خوب ہے
ہوا ایسا رغبت و شوق دیدہ پھر
جو شکل ہری گو آئی نظر
دعائی اجابت نے آغوش مین
جناب سدا شیو ہوی پھر جو سر
عذر کیجیے شیو کی نیرنگ ہے
یونہین سب ہی چھریا نے او نہین
ہوا وہ سراسیمہ و منتشر
گئی اشن جی پھر سدا شیو کے پاس
قضا را لب سرستی ایک وز
سری پھر گئی جی پھالی جو نکتہ دان
ہوا او نہین پر ندائی جو آغوش
لگی مینسکی ہی گہر شی ہم گئی
گئی پھر وہ بیکنٹھ مین ہری کی پاس
بصد لطف بیٹھی آئی جو نکلی نظر
کھلی جبکہ کیفیت امتحان
بر ہمن سے ہی دو اوسکا مین تہا ایک
چلا وہ سوی دو گہہ اور بیمن
سراسر ہی غو اہس بھر گناہ
ورشتہ یہ لاشہ کو رکھہ کر گیا
گیا ایکدن بیٹھ آبدیدہ پھر
ارا کین ہوی سنکی خاموش سب
تری گھر مین سری پل جاؤنگا
مکان اوسکا تیر و نسی چہایا تمام

ملی راہ مین نارد نیک ذات
کہا اپنی اشن کو جو خوب ہے
چڑھائی لگا اپنی سر کا شکر
کیا دل مین رحمت کی گھر
وہ دریا صفت آگیا جوش مین
گئی پالنی بیکنٹھ مین ہری کی پاس
وہ المست ہین نشہ ننگ ہے
کہ ہی وت لبن ترانی او نہین
رکھا ہاتہ خود اوسی بالا سر

کہا اسکی خود متکبر اری کر
پہنکی گیا مثل گل پھول وہ
سدا شیو نی برہمن کی ہوئی شاد
لگا کہنی تب ایسی دناک
چلا سایہ سان شیو کی بغل
بنی اشن جی صورت برہمن
نہین قول اقرار کا کچہ قرار
عبث تم نہ سرگشتہ ہو اوسکو
جلا سر بسر مثل خاشاک وہ

ادہیائی نوین بیان آزمائش تینون دیوتون کا

رکھیشر ہوی آگی ونق فروز
الٹی سوی برہما کی امتحان
گئی پہر گرجی سوی کیلاس جب
سر سند خاص پر ہم گئی
جہان اشن تہی بھین جی کی پاس
لگی پانون ملنی وہ ہل بلکی ہاتہ
پہری تب سری گہر جی شاد مان
لگو کار دانشور و مرد نیک
گیا پیش شاہنشہ و گر سین
نہین جسکو اپنی عزت کی جا
گیا گہر کو بیزار و مضطر گیا
لگا کہنی رو رو کی با چشم تر
لگی کہنی ارجن بصد جوش تب
جلاؤن نہ او نکو تو جل جاؤنگا
ہوا از حسرت کا سایہ تمام

کہا اشن و برہما و دیو ہین
ادب سے نہ کی نشست آداب ہم
برای بغلگیری مہمان
ہوا دل مین شیو کی جوش غضب
جڑی لات اک سینہ اشن پر
کہا جسم سنگین ہی ہی مجکو تمام
رکہو تنسی کہا سچا علی ہین اشن
کھلا اوسکی گہر غنچہ آرزو
کہا نیت شہ مین ہی کچہ فتور
جو اس شہر مین کا شہنشانہ ہین
اسی شکل سی اپنی طفلان بلا
نہین کوئی اس مین جو باہی
عیان ہو جو آثار بار نہ ہم
نوین بار دی اوسنی آگر خبر
مسلح ہوئی خود وہ مردانہ وار

ہم رتبہ شہر یاری کرون
ہوا طاعت شب مین مشغول وہ
کہا مانگ لی ہمسی نقد مراد
رکھون ہاتہ جسپر وہ ہو جلکی خاک
بلا سا ہوا عائد حال وہ
ہوئی آگی زر ایسی گرم سخن
سخن کو نہین پایہ اعتبار
جو باور نہو خود رکھو سر پہ
زمین پر ہوا تودہ خاک وہ
گہٹا خوف مفسد مشاش ہراس
مگر کون ہی عقل وہی یو ہین
گئی فرش رکار پر جا کی جم
اوٹھی خود سدا شیو بعزو شان
اوٹھی لیکی ترسول صد تعب
دل پھر گنجینہ اشن پر
ہوا باعث صدمہ یا زم
سدا شیو ہین بالا دو بالا ہین
مگر صاف کھلا گیا دیکی بو
سدا ہی ہی خود پرستی ہی جو
تو یون صدمہ دردستانہ ہین
در شاہ پر رکھہ گیا بیقرار
وہان اجل ہی پسر کو بچائی
تو مجکو خبر کیجیا کے تم
تو ارجن و سیدم گئی اوسکی گھر
ہو کشمکش ہی نہ پائی تہی بر

بہالا الغرض تخل تیہ مردہ وہ
ندوان جب رد عا پانی وہ
سری کرشن جی اوٹہ بیٹھی انکی تا
اندھیرا تھا اوس آسمان مین تمام
اندھیرا وہ یون ہٹ گیا محل
سر نیش جی رحو تھا تخت زر

نکلمی سی گرا جبہ مردہ وہ
پشیمان وہی دوارکا آئی وہ
سوی شرق خود لیگئی اپنی ساتہ
ہوئی سو جیت وہ عالی مقام
ہوا آنکا بیٹی جیسی ہال لگا
وہان تھی سری کرشن جی جلوہ گر

قضا سی جو ارجن کی لا علاج
وہان آگی انبار ہر سو کیا
گئی دونون اک رتھ کو وہ مین
بحکم سری کرشن اہل وفا
یکایک سمندر کئی سات طی
ادب سی سربندگی کرکے خم

گئی بیٹھ شاہنشہ دہر مراج
لی سوخت عزم مصمم کیا
چمک آئی ہر ذرہ کوہ مین
سو دو شن ہوا رہبر و رہنما
ہوئی سب وہ راہ پر آفات طی
کھڑی ہو رہی دونون عالی ہمم

سری کرشن جی کا معہ ارجن کی پاتال مین کشن جی کی پاس آنا اونکا لڑکونکو منگوا دینا



ندا آئی صد آفرین آفرین
عدو کردیتی انی زیر زمین
براہ کرم وہ بخشی پسر
چلی ارجن و کرشن والا گہر

ادہیائی نوٹی بیان اولاد سری کرشن چند کا اور خاتمہ

دئی برہمن کو وہ لڑکی مراد
لکہا ہی کہ تھی کرشن کی لا اگہر
پہلی تہی بیٹی نو عروسان ہر
بہت سحر تعلیم علم نجوم
ہوئی فضل حق سی یہ پوتھی تمام
مقام یہین کوئی مشکل کا ہی
یہی ہی تمنای شاد دیال
سخن کا یہی حمد بر خاتمہ

رہی دوارکا مین بصد کروفر
تولد ہوئی انکی دس دس پسر
مقرر تہی اوستاد اہل علوم
بخوبی ملا درجہ احتشام
بیان آج تہی وار کا لک کا ہی
رہیون گلشن و بوستان مین نہال

سدا جو دہ انصاف شہ کام تہا
بہ کثرت تہا سرسبز ہر سو
بیان کس سی ہو سکتا یکا تہا
بیان آجہین تہی راد ہکا بر کا
اگر ذوق دل سی سنی یا سنا
رہی ہر نفس ہمکو یاد ہری

کیا اوسکو ہمت بلندی سی شاد
ہم خلق کو نقد آرام تہا
گل و برگ و شاخ و شجر سی ہو
کہ تہی سہ کرور اوس اٹہاسی ہزار
یہ سب تہی جب پریم ساگر کا ہی
سر و ست نقد طالب کو پا
پہلی گلشن اعتقاد ہر
زبان پر ہو لفظ شیوای آتہ

تاریخ طبع اد مترجم

یہ پوتھی ہی اک تحفہ بی نظیر
نہو کیسے طبع دل پسند عوام
دل شاد ہی تم یہ فرحت کہو
ہی پوتھی عجب چشمہ فیض عام

۶۱۸۶۲

تمام شد

خاتمۃ الطبع

پرمیشر کی دیا اور بھگوان کی امداد سے ان دنوں رسالہ مفید و نافع بالنظم دلکش اردو زبان مذہبی اہل ہند نہایت معقول پسند خاص
مذاق و بے نظیر مسمی بہ پریم ساگر مصنفہ سخنور خوش خیال ناظم عدیم المثال منشی شنکر دیال صاحب فرحت تخلص بار دوم
مقام کانپور سرسیا گھاٹ مطبع گرامی منشی نولکشور میں بماہ مارچ ۱۸۷۵ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ ہجری
زیور طبع سے آراستہ ہو کر جلوہ نمائے عالم ہوا



بھگت مال - منشی تلسی رام صاحب کی تصنیف ہے

آئینہ مذہب ہنود از لالہ ہجے دیال سنگھ —

کائیست دھرم درپن — یہ کتاب نہایت عمدہ قوم کائیست کی تاریخی حالات کے بیان میں منشی نوبت رائے صاحب تحصیلدار فتحپور نے تصنیف کی ہے —

اردو واسشٹا بکھ — یہ کتاب جوگ بشسٹ وغیرہ اکثر کتب تصوف کے مشابہ از منشی کیول کشن صاحب متوفی ہے —

سکھ ساگر مشہور ترجمہ سریمت بھاگوت بارہوان اسکند کا بخط فارسی

برہم سماج حصہ اول از دودہ برہم سماج عقائد قوم بنگالی

ایضاً حصہ دوم —

ہمن آشوتر مع ٹیکا — بخط ناگری و اردو دو کالم میں یہ مذہب ہنود کی نادر کتاب طرز جدید سے چھپی ہے

ترجمہ دیبی بھاگوت — یہ ترجمہ دیبی بھاگوت کا اردو زبان میں بہت نادر جدید طبع ہوا ہے مترجم پنڈت پیارے لال صاحب —

سریمت بھاگوت اردو ٹیکا سہت از لالہ گنپت رائے صاحب مطبوعہ مطبع لاہور

گیان ساگر تصنیف منشی گردھاری لعل صاحب تصوف میں —

گیا مہاتم اردو اسکے مترجم منشی الہی صاحب

پریم ساگر بخط فارسی سوم اسکندھ سریمت بھاگوت کا ترجمہ ہے

شیو پران اردو کلان مصنفہ شیو سنگھ —

ترجمہ سکنتلا ناٹک — کالی داس شاعر کی تصنیف ہے منشی کاظم علی نے بھاکھا سے اردو میں ترجمہ کیا ہے —

کتب قصہ جات نثر و نظم اردو

الف لیلہ نثر مرتبہ منشی طوطا رام شایان جس میں ایک ہزار ایک رات ہے —

سروش سخن بجواب فسانہ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی

باغ و بہار — معروف قصہ چار درویش تصنیف میر امن دہلوی مرحوم —

فسانہ عجائب نثر از مرزا رجب علی بیگ سرور باتصویر

فسانہ عجائب نثر - باتصویر کاغذ عمدہ —

فسانہ عجائب نثر - بغیر تصویر کاغذ فاختئی —

مجموعۂ قصص — سوداگر بچہ و قصہ ماہی گیر وغیرہ پانچ قصہ —

طلسم فصاحت فسانہ مرغوب — مصنفہ مولوی محمد حسین صاحب جاہ —

سہیل یمن قصہ ہے تصنیف مولوی فیض الدین صاحب وکیل

وقائع راجکمار — ایک فسانہ ہے سراپا ہوش زادہ طبع پر جوش کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مان سنگھ کے حالات میں —

سنگھاسن بتیسی — نثر راجہ بھوج کے قصہ باتصویرات

شبستان عاشقی — قصہ مہیتا از زبان بنگالہ بزبان اردو ترجمہ —

بیتال پچیسی نثر راجہ بکرم کے حالات جلد دی مع تصاویر یہ بھی بہادری — مصنف و مترجم جناب راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر —

الف لیلہ نثر - ہر چہار جلد مصطفائی کاغذ گنجہ و سفید

ایضاً — کاغذ حنائی —

ایضاً — کاغذ سفید رسمی —

گل بکاولی - نثر نہال چند شاہجہان آبادی —

طوطا کہانی تصنیف سید حیدر حسین قصہ نہایت دلچسپ

قصہ گل و صنوبر - تصنیف نیم چند —

آرایش محفل - قصہ حاتم طائی —

آرایش محفل — باتصویر —

داستان امیر حمزہ — نہایت عمدہ زبان میں باتصویرات ہے —

گلزار ابراہیم — حضرت ابراہیم ادہم کا قصہ

چشمۂ شیرین — فرہاد و شیرین کا دلچسپ قصہ

پرکالۂ آتش — نادر قصہ ہے تصنیف طوطا رام متوسلے شایان کا —

نو طرز مرصع قصہ چار درویش اردو میں مسجع لکھا ہے
بستان حکمت ترجمہ انوار سہیلی کا مشہور مولفہ جعفر گویا
ایجاد رنگین — یہ کتاب مجموعہ حکایات دلنشین
بطور پند ہے —
قصہ سیاہ پوش مطبوعہ مطبع احمدی —
قصہ قاضی جونپور دلی گی کا قصہ ہے مقابل عقل وحمق کا
فسانہ معقول — مصنفہ مولوی سید
غلام حیدر خانصاحب بہادر —
آئینہ عقول یعنی قصہ قاسم و ہاشم ور جی افزا
زوجہ دو فرزند خلیفہ بغداد مصنفہ سید غلام حیدر خانصاحب بہادر
قصہ سور جیور ایک زمیندار کا فسانہ —
طلسم حیرت — جواب فسانہ عجائب نہایت عمدہ نثر ہے
جادو تسخیر — از نواب محمد حیدر علیخان بہادر کاغذ سفید
ایضاً — کنا ئی —
نو رتن فسانہ مشہور تصنیف محمد بخش صاحب مہجور —
قصہ اگر گل مشہور فسانہ ہے —
سیر معقول — تصنیف مولوی غلام حیدر خانصاحب
اکسٹرا اسسٹنٹ اودہ —
قصہ گوپی چند بھرتھری — مشہور قصہ ہے —
قصہ جمجمہ بادشاہ — مشہور قصہ —
جوگن نامہ تصنیف میاں باطن صاحب اکبر آبادی —
قصہ مقتول جفا — معروف باسم تاریخی
فسانہ غم آمود —
الف لیلہ نظم پہلی جلد تصنیف مرزا اصغر علی خان نسیم
دہلوی ہے اور دوسری اور تیسری جلد منشی طوطا رام شایان
کی تصنیف ہے جس میں دلچسپ رنگ کا رنگ مضمون علیحدہ —
پدماوت بھاکھا از تصنیف شاہ ملک محمد جائسی —
پدماوت بھاکھا مترجم یہ ترجمہ منشی احمد علی
مرحوم مطبوعہ مطبع شعلۂ طور کانپور —
پدماوت — مولوی قاسم علی صاحب بدایونی
نے بھاکھا کی پدماوت کو شعر بہ شعر دوہرہ
بہ دوہرہ نظم فرمایا ہے —

پدماوت نظم مشہور تصنیف عبرت و عشرت —
گلزار نسیم — گویا شنکر نسیم لکھنوی کی
تصنیفات یادگار ہے —
فسانہ عجائب منظوم —
نل دمن یا جوال اور دمن کا قصہ منظوم —
ہدیۂ انتظار منظوم از مولوی ممتاز علی صاحب سندیلوی کا
مجموعہ چھ نامہ بلی نامہ مشہور قصہ با تصویر —
مثنوی میر حسن مشہور ہے —
زلیخا اردو تصنیف متخلص بہ فگار ہے مشہور ہے —
شیریں خسرو نظم با تصویر تصنیف منشی گوبند پرشاد صاحب فضا
بنجارہ نامہ — تصنیفات نظیر ہے —
سحر اپچھے پیری — از منشی ناصر علی صاحب بلگرامی —
لیلیٰ مجنوں اردو تصنیف میر تقی مرحوم موسوی متخلص
بہار دانش منظوم تصنیف طپش —
قصہ سپاہی زادہ — با تصویر —
قصہ سوداگر بچہ — المعروف بہ بحر دانش
ایک سوداگر بچہ کا قصہ ہے —
شاہنامہ اردو نظم تصنیف منشی مہا چند —
قصہ سوداگر بچہ —
سنگھاسن بتیسی نظم رنگین لال جمن —
طلسم شایان یعنی داستان امیر حمزہ منظوم —
قصہ شاہ روم مطبوعہ مطبع علوی منظوم —
قصہ شاہ روم منظوم مشہور قصہ —
قصہ ماہی گیر منظوم —
قصہ شیخ منصور منظوم —
مثنوی ابر کرم — فسانہ دلچسپ —
مجموعہ قاصد نامہ — ہفت کتاب —
بکٹ کہانی تصنیف مولوی الٰہی بخش بطور بارہ ماسہ
مخبر ہمت — تصنیف منشی جے گوپال
متخلص بہ شائق مطبوعہ مطبع ثمر ہند
سراپا سے تصویر غم تصنیف حکیم
اشرف علی صاحب متخلص بہ حسرت